# THE
# SENATE OF PAKISTAN
# DEBATES

*OFFICIAL REPORT*

Wednesday, May 13, 2015
(115th Session)
Volume VI, No. 08
(Nos. 01-13)

*Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.*

| | |
|---|---|
| Volume-VI | SP.VI(08)/2015 |
| No. 08 | 15 |

CONTENTS


1. Recitation from the Holy Quran ..... 1
2. Fateha ..... 2
3. Motion Under Rule 263 for Suspension of Rules by Senator Karim Ahmed Khawaja ..... 2
4. Resolution moved by Senator Karim Ahmed Khawaja regarding Incident of Brutal Killings in Karachi. ..... 3
   - Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi ..... 3
   - Senator Saeed Ghani ..... 6
   - Senator Karim Ahmed Khawaja ..... 8
   - Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh ..... 9
   - Senator Khushbakht Shujat ..... 10
   - Senator Maulana Tanveer-ul-Haq Thanvi ..... 14
   - Senator Saleem Zia ..... 16
   - Senator Shahi Syed ..... 18
5. Suspension of Question Hour ..... 21
6. Leave of Absence ..... 96
7. Announcement by the Honourable Chairman for Adopting Procedure for Taking up Public Petitions in the Senate Drop Box ..... 97
8. Further Discussion on Resolution moved by Senator Karim Ahmed Khawaja regarding Incident of Brutal Killings in Karachi. ..... 99
   - Senator Taj Haider ..... 99
   - Senator Sassui Palijo ..... 101
   - Senator Muhammad Javed Abbasi ..... 103
   - Senator Nighat Mirza ..... 105
   - Senator Atta-ur-Rehman ..... 106
   - Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel ..... 108
   - Senator Ghous Muhammad Khan Niazi ..... 110
   - Senator Nehal Hashmi ..... 112
   - Senator Brig. (R) John Kenneth Williams ..... 114
   - Senator Rubina Irfan ..... 117
   - Senator Sehar Kamran ..... 118
   - Senator Samina Abid ..... 120
   - Senator Rahila Magsi ..... 121
   - Senator Sitara Ayaz ..... 122
   - Senator Mir Kabir Ahmed Muhammad Shahi ..... 123

- Senator Khalida Parveen ..... 125

9. Adjournment Motion moved by Senators Saeed Ghani, Muhammad Ali Khan Saif and Osman Saifullah Khan Regarding Merging of KASB Bank with Bank Islami ..... 128
   - Senator Osman Saifullah Khan ..... 128
   - Senator Saeed Ghani ..... 132
   - Senator Abdul Latif Ansari ..... 133
   - Senator Nasreen Jalil ..... 135
   - Senator Muhammad Ali Khan Saif ..... 137
   - Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh ..... 139
   - Senator Saeed Ghani ..... 148
   - Mr. Jam Kamal KhanMOS for Petroleum ..... 148
10. Discussion on the Entitlement of Medical Facility for Depending Family Members of Sitting and Former Members of Senate ..... 151
   - Senator Muhammad Javed Abbasi ..... 151
   - Senator Muhammad Ali Khan Saif ..... 156
   - Observation of the Chairman ..... 157
   - Mrs. Anusha Rehman Ahmad Khan, MOS for Information Technology ..... 160
11. Policy Statement by Mrs. Anusha Rahman Ahmed Khan, MOS for Information Technology Regarding Withdrawal of International Clearing House (ICH) Regime ..... 162

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES
Wednesday, May 13, 2015

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at one minute past two in afternoon with Mr. Deputy Chairman (Molana Abdul Ghafoor Haideri) in the Chair.

---

**Recitation from the Holy Quran**

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَ اَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ ۚ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾

ترجمہ: بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد انگیزی کرتے پھرتے ہیں (یعنی مسلمانوں میں خوں ریزی، رہزنی، ڈاکہ زنی، دہشت گردی اور قتل عام کے مرتکب ہوتے ہیں) ان کی سزا یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا پھانسی دیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹے جائیں یا (وطن کی) زمین (میں چلنے پھرنے) سے دور (یعنی ملک بدر یا قید) کر دیئے جائیں۔ یہ (تو) ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں (بھی) بڑا عذاب ہے۔ مگر جن لوگوں نے، قبل اس کے کہ تم ان پر قابو پا جاؤ، توبہ کر لی سو جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

(سورۃ المائدہ آیات 33 تا 34)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرا خیال ہے کہ question hour لیتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب سعید غنی صاحب! قرارداد مذمت کے مسودات بھی آ گئے ہیں۔

سینیٹر سعید غنی: جناب! میرا خیال ہے کہ اس قرارداد کو سوالات سے پہلے کر لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی جھگڑا صاحب۔

سینیٹر اقبال ظفر جھگڑا: جناب چیئرمین صاحب! میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے فاتحہ پڑھ لی جائے، اس کے بعد آپ جس طرح فرمائیں۔

**Fateha**

جناب ڈپٹی چیئرمین: پہلے فاتحہ کر لیتے ہیں۔ مولانا عطاء الرحمٰن صاحب! آپ دعا کرائیں۔

(اس موقع پر ایوان میں فاتحہ کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔ آپ rule موخر کرنے۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: ہمارے پاکستانیوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے، یہ مذہبی انتہا پسندوں نے کیا ہے۔ میں اس پر سخت احتجاج کرتا ہوں۔ وہاں قتل عام کیا جا رہا ہے اور آپ ہمیں بولنے نہیں دے رہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کریم احمد خواجہ صاحب! آپ motion move کریں۔

## Motion Under Rule 263 for Suspension of Rules by Senator Karim Ahmed Khawaja

Senator Karim Ahmed Khawaja: Sir, I beg to move Under Rule 263, of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that requirement of the Rule 25, 26, 29, 30 and 133 of the said Rules be dispensed with in order to enable the House to discuss and pass the resolution regarding today's incident of firing on the bus in Karachi.

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں یہ motion ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

*(The motion was carried)*

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں سعید غنی صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس پر اظہار خیال فرمائیں۔

سینیٹر سعید غنی: میرے خیال میں پہلے قرارداد move کروالیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: خواجہ صاحب! آپ قرارداد move کریں۔

**Resolution moved by Senator Karim Ahmed Khawaja regarding Incident of Brutal Killings in Karachi.**

Senator Karim Ahmed Khawaja: Sir, the House unanimously condemns in strongest terms, the incident of brutal killings of the innocent people, traveling in a passenger bus in Karachi today on 13-05-2015. Declares the Karachi incident of 13th May, 2015 to be a grave national tragedy. Demands that all the culprits to be arrested and expeditious prosecution be initiated in order to bring perpetrators to book and they are awarded due punishment.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جہاں تک کراچی کے حادثے کا تعلق ہے تو یقیناً یہ انتہائی افسوسناک اور شرمناک واقعہ ہے، اس وقت پوری قوم غم میں ڈوبی ہوئی ہے اور افسردہ ہے۔ سینیٹ آف پاکستان نے بروقت احساس کرتے ہوئے اس پر ایک قرارداد مذمت لائی ہے۔ سینیٹر طاہر مشہدی صاحب کا اصرار ہے کہ وہ پہلے بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں اجازت دیتا ہوں کہ وہ بات کریں۔

**Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi**

سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے یہاں سینیٹ میں کھڑے ہو کر ایک ایسے واقعے پر بات کرتے ہوئے بڑا دکھ ہو رہا ہے کہ جہاں 47 پاکستانیوں کا، مسلمانوں کا خون کیا گیا ہے، یہ 47 افراد اسماعیلی کمیونٹی سے تعلق رکھتے تھے، جنہیں ہم آغا خانی بھی کہتے ہیں، یہ انتہائی پیار کرنے والے، خاموش طبعیت اور قانون کو ماننے والے لوگ ہیں، آج تک ان کا کسی سے کوئی جھگڑا نہیں ہوا اور نہ ہی یہ کسی سے جھگڑا کرتے ہیں، انتہائی شریف کمیونٹی ہے۔ انہوں نے پاکستان کو

بہت کچھ دیا ہے۔ انہیں ہر وقت پاکستان کی آن شان پیاری ہے۔ ان کا دن کی روشنی میں بڑے آرام سے قتل عام کیا گیا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں کوئٹہ اور کوہستان کے سانحے کے بعد یہ سانحہ ہمارے لیے ایسا داغ ہے جسے ہم کبھی نہیں مٹا سکیں گے۔ یہ کیوں ہوا، کیسے ہوا جبکہ وہاں پر بڑی special arrangementsہیں ، بہت کہا جا رہا ہے کہ law and order situation improveہو گئی ہے، t.vپر آرہا ہے، photo sessionsہو رہے ہیں کہ ہم نے کمال کر دیا ہے کہ کراچی میں law and order situationٹھیک ہو گئی ہے، کل اور پرسوں بھی دو شیعہ مارے گئے، اس سے پہلے ہمارے professorsمارے گئے، ہماری intelligentsiaکو آہستہ آہستہ ختم کیا جا رہا ہے۔ اب آغا خانی business communityکے انتہائی شریف ، پیار اور محبت کرنے والے لوگوں کو مارا گیا، ان کے ساتھ یہ ظلم کن درندوں نے کیا ہے، حکومت ان درندوں کو کیوں نہیں پکڑتی، یہ monstersہیں، یہ inhuman fiendہیں، انہیں کسی کا کوئی درد نہیں ہے، سب کو معلوم ہے کہ ہماری بہادر فوج ان درندوں کے ساتھ جنگ کر رہی ہے، ہم state of warمیں ہیں۔ یہ بزدل ترین انسان نہیں ہیں بلکہ جانور ہیں، یہ ہر جگہ strikeکر رہے ہیں، یہ اپنی نفرت اور sectarianismکے ساتھ strikeکر رہے ہیں، یہ soft targetsکر رہے ہیں، یہ کبھی ہمارے بچوں کو قتل کرتے ہیں، ان کے گلے کاٹتے ہیں ، کبھی ہمارے professorsکو ، doctorsکو اور شریف لوگوں کو مارتے ہیں۔ Law enforcing agenciesکا کیا کام ہے، گورنمنٹ کا سب سے اولین فرض protection and provision of law and order and protection to the citizens of the countryہے۔ اس سلسلے میں Federal and Provincial Governments failہوئی ہیں۔

آج اس معاملے پر سیاست کو دفن کر دو، کسی پاکستانی کی لاش پشاور، کوئٹہ، خضدار یا کراچی میں گرتی ہے تو وہ پاکستانی خون ہے اور جو بھی پاکستانیوں کا خون کرتا ہے وہ criminalہے، monsterہے، وہ inhuman fiendہے۔ پورے پاکستان کو علم ہے کہ بڑے بڑے نقشے بنا کر publishکیے گئے کہ یہاں طالبان بیٹھے ہیں، یہاں banned organizationsبیٹھی ہیں، کل پرسوں انہوں نے under the protection of law enforcing agencies جلسے جلوس کیے، سب کو معلوم ہے کہ کہاں سے threatہے، مگر کیوں

action نہیں لیا جاتا، لوگوں کو کیوں protection نہیں دی جاتی، کراچی کے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا ہے، کیوں law and order کو politicize کیا جا رہا ہے۔ ہم کیوں اپنی نالائقیوں سے پاکستان کے عوام کو بے وقوف بنا رہے ہیں، ٹھیک ہے کسی political party کے دو آدمی ہوں گے، کسی اور گورنمنٹ پارٹی کے دو آدمی ہوں گے، کسی پختون پارٹی کا ایک آدمی ہو گا کیونکہ وہ popular political parties ہیں تو ضرور کوئی نہ کوئی claim کرے گا کہ میں اس میں ہوں۔ مگر ساری کی ساری political bashing attention پر divert کر دینا اور criminals کو کھلا چھوڑ دینا، mafia کو کھلا چھوڑ دینا، پانی کی وہاں ایک بوند نہیں ہے کیوں کہ وہاں پر ایک مافیا ہے۔ آپ Talibanisation کو دیکھ لیں، وہ وہاں پر flourish کر رہی ہے، آپ banned organizations کو دیکھ لیں وہ کراچی میں جلسے جلوس نکال رہے ہیں اور آپ لوگ کہہ رہے ہیں کہ بہت کچھ ہو گیا ہے اور بہت کچھ ہو رہا ہے۔ اب جو حد سے حد کر دی، شریف لوگوں کو اس طرح بے دردی سے کھلے عام مارا گیا، ہمارے ہاں تو acceptance level ایسا ہو گیا ہے کہ اب تو ہم ہر چیز کو سیاسی رنگ دینے کو تیار ہو جاتے ہیں اور سوچنے لگتے ہیں۔ خدا کے لیے سیاست کو بھول جاؤ، خدا کے لیے political bashing ختم کر دو اور criminal bashing پر آ جاؤ۔ دہشت گردوں کی bashing پر آ جاؤ، درندوں کو مارنا شروع کرو، ان کے جلسوں کو protection دینا بند کر دو، سب کو معلوم ہے کہ ہماری Intelligence Agencies are the best in the world. ان کو سب پتا ہے۔ Everybody is identified اگر نہیں تو کراچی میں کسی بچے سے پوچھ لو وہ بتا دیں گے کہ کون کدھر ہے اور کب سے کب operation ایسا ہو۔ ایک SHO کو suspend کر دیا، ایک DSP کو suspend کر دیا اور کہا کہ اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔ کچھ ٹھیک نہیں ہوا۔ کل شیعہ مارے گئے تھے، آج اسماعیلی مارے گئے ہیں، کل ہمارے سنی بھائی مارے جائیں گے، یہ سلسلہ رکتا ہی نہیں۔ یہ لوگ قتل کو enjoy کرتے ہیں، ان کو گلے کاٹنے میں مزا آتا ہے، ان کو سر کاٹ کر فٹبال کھیلنے میں مزا آتا ہے۔ یہ ان درندوں کی way of life ہے۔ ان درندوں کے خلاف ایسا action لیا جائے جس کو ساری زندگی دنیا یاد رکھے اور اگر یہ لوگ ایسا action نہیں کر سکتے، اگر law enforcing agencies کراچی میں fail ہو گئیں ہیں، اگر نہیں ہوئیں تو پھر حکومت پاکستان اور حکومت سندھ کوئی ایسا action لیں یا آئین پاکستان میں دیکھیں، کوئی طریقہ

ڈھونڈیں کہ ہمارے کراچی کے شہریوں کو اتنا تو ہو کہ اگر وہ بس میں بیٹھے ہیں تو ان کا قتل نہیں ہو گا، سکول جا رہے ہیں تو ان کا قتل نہیں ہو گا، دفتر جا رہے ہیں تو ان کا قتل نہیں ہو گا۔ یہ سیاسی وابستگی سے زیادہ کا معاملہ ہے، یہ انسانیت کا معاملہ ہے، یہ لوگ انسانیت کا قتل کر رہے ہیں، ان کے خلاف جتنا بھی action لیا جائے وہ کم ہے، میں اس سلسلہ میں ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں just to express my disgrace and my disgust on the performance of the law enforcing agencies کہ انہوں نے کسی قسم کا کوئی action نہیں لیا to provide protection to the poor and minority communities of Karachi.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سعید غنی صاحب۔ جھگڑا صاحب آپ ذرا دیکھ لیں۔

**Senator Saeed Ghani**

سینیٹر سعید غنی: بہت شکریہ چیئرمین صاحب! مشہدی صاحب نے جن جذبات کا اظہار کیا میں اس کی قدر کرتا ہوں، یقینی طور پر آج جو کراچی میں واقعہ ہوا ہے وہ بہت ہی المناک اور دردناک ہے ۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس واقعے کی مذمت کر سکوں لیکن یہ بات بھی حقیقت ہے کہ آغا خان کمیونٹی، جن کے لوگوں کو شہید کیا گیا ہے، وہ انتہائی شریف، پرامن لوگ ہیں۔ پاکستان میں لوگوں کی خدمت کرنے کے لیے ان کی بہت بڑی services ہیں جن کو ہم شاید بھلا نہیں سکتے۔ ان کے ہسپتال ہیں، سکولز ہیں، Charity کے بہت سے ادارے ہیں جس میں وہ لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن دہشت گردوں نے یہ کام کیا ہے ان کا مقصد صرف لوگوں کو قتل کرنا نہیں تھا بلکہ وہ یہ پیغام بھی دینا چاہتے ہیں کہ جو پرامن لوگ، خواتین، بزرگ، نوجوان ہیں، جو کسی قسم کی controversy میں نہیں پڑتے، اپنے کام سے کام رکھتے ہیں، اپنی زندگی پر سکون طور پر گزارنا چاہتے ہیں، ان کو قتل کر کے انہوں نے یہ پیغام بھیجا ہے کہ اس قسم کے لوگوں کے لیے زندگی تنگ ہو رہی ہے۔ میں ٹی وی پر بھی مختلف لوگوں کے بیانات دیکھ رہا تھا، تو کوئی پولیس کو کچھ کہہ رہا ہے، کوئی حکومت کو کچھ کہہ رہا ہے، کوئی سیاسی جماعتوں کو کچھ کہہ رہا ہے، کوئی رینجرز کو کچھ کہہ رہا ہے۔ ٹھیک ہے ہمیں ماننا چاہیے کہ ان لوگوں اور اداروں سے ضرور کہیں نہ کہیں کوتاہی ہوئی ہے، لیکن اگر ہم ان دہشت گردوں کا پیچھا چھوڑ دیں اور ان کو برا بھلا کہنے کی بجائے ہم اپنے اداروں کو اور حکومتوں کو برا بھلا کہیں گے تو دہشت گردوں کا یہ بھی ایک target ہوتا ہے جو شاید وہ حاصل کریں گے۔

اس وقت پورا ملک دہشت گردی میں گھرا ہوا ہے۔ وفاقی یا صوبائی حکومت ہو، کوئی علاقہ، کوئی آبادی ایسی نہیں ہے جہاں آپ یہ کہہ سکیں کہ یہاں کوئی واقعہ نہیں ہوگا، یہ امکان نہیں ہے۔ جب ملٹری ہیڈ کوارٹر GHQ میں ایسی چیزیں ہو سکتی ہیں، Naval Base, Air Bases پر ہو سکتی ہیں جو عام طور پر بہت محفوظ جگہیں سمجھی جاتی ہیں مگر وہاں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ جب سے operation ضرب عضب شروع ہوا تھا تو ہم تھوڑا سا مطمئن ہوئے تھے، پھر کراچی میں operation شروع ہوا تو بڑے عرصے تک دہشت گردی کے کوئی بڑے واقعات نہیں ہوئے، اکا دکا ضرور ہوئے ہیں۔ ایک واقعہ پشاور میں APS کا ہوا جہاں پر بچوں کو شہید کیا گیا اور اس کے بعد کراچی کا یہ major واقعہ ہے۔ ہمیں اس وقت اپنے تمام ریاستی اداروں کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیے جو دہشت گردوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں اور اپنی جانیں بھی قربان کر رہے ہیں۔ بلاشبہ اس سلسلے میں وفاقی اور صوبائی حکومت کی بھی کوتاہی ہو گی، پولیس کی بھی کہیں نالائقی ہو گی لیکن ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ اگر ہمیں دہشت گردوں سے یہ جنگ جیتنی ہے تو ہمارے پاس ہماری پاک فوج ہے جو ضرب عضب میں engage ہے، ہمارے پاس Rangers and Police ہیں جو کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس operation کے شروع ہونے کے بعد کراچی میں Rangers and Police کے جتنے سپاہی شہید ہوئے ہیں اس کی بھی مثال نہیں ملتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہیں نہ کہیں ضرور دہشت گردوں یا ان کی تنظیموں کو نقصان پہنچا رہے ہیں جس کے بدلے میں ان کی جانیں لی جا رہی ہیں ان تمام خامیوں اور کوتاہیوں کے باوجود ہمیں آج یہ عزم کرنا چاہیے کہ یہ جو دہشت گرد اس ملک اور معاشرے کو تباہ کرنے جا رہے ہیں ہم ان کے سامنے ہاریں گے نہیں۔ ہم ان اداروں کے پیچھے کھڑے ہیں جو ان دہشت گردوں کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں، جو اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں، اپنی جانوں کو داؤ پر لگا رہے ہیں، اپنے آپ کو معذور کر رہے ہیں صرف اس لیے کہ ہم اور ہمارے بچے آئندہ پر سکون مستقبل گزار سکیں۔ ہمیں دہشت گردوں کو پیغام دینا چاہیے کہ آپ جتنی جانیں لو گے، ہمارا عزم اتنا ہی مضبوط ہو گا، آپ جتنی دہشت گردی کرو گے، ہمارے حوصلے اتنے ہی زیادہ بڑھیں گے۔ آپ جتنا ہمیں demoralize کرنا چاہو گے ہم اپنے اداروں کے پیچھے کھڑے ہو کر یہ جنگ لڑتے رہیں گے اور اس وقت تک لڑیں گے جب تک اس ملک سے دہشت گردوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ جب تک ہم اس ملک میں پر امن طور پر زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہو جاتے۔ ہمیں

ان تمام شہیدوں کو، ان کے خاندانوں کو یاد رکھنا پڑے گا چاہے وہ APS کے بچے ہوں، چاہے وہ کراچی ایئرپورٹ پر شہید ہونے والے لوگ ہوں، چاہے وہ آج کراچی میں بس پر فائرنگ کے نتیجے میں شہید ہونے والے مرد و خواتین ہوں جنہوں نے اپنی جانیں قربان کی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لوگ جتنی اپنی جانیں اور قربانیاں دے رہے ہیں، وہ ضائع نہیں جائیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ نے چاہا تو ان شہادتوں اور قربانیوں کے بدلے میں ہم اپنا مقصد ضرور ایک دن حاصل کریں گے۔ ہم ایک جاں ہو کر اپنے اداروں کے ساتھ کھڑے ہو کر ان کا حوصلہ بھی بڑھائیں گے اور جو لوگ اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں ان کی جانوں کو سلام بھی پیش کریں گے، انشاء اللہ ان دہشت گردوں کو اپنے انجام تک پہنچائیں گے اور اس ملک میں پرامن مستقبل دیکھیں گے۔ بہت بہت شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر کریم احمد خواجہ صاحب۔

**Senator Karim Ahmed Khawaja**

سینیٹر کریم احمد خواجہ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج کراچی میں جو incident ہوا ہے، وہ انتہائی قابلِ مذمت ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی جو کہ ایک national پارٹی ہے، اس واقعے کی پرزور مذمت کرتی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آمریتوں کے دور کی نفرتوں اور تقسیم در تقسیم کی پالیسی کا backfire اس طرح نظر آ رہا ہے۔ کبھی اہلِ تشیع قتل ہوتے ہیں، کبھی ہمارے سنی حضرات قتل ہوتے ہیں، کبھی دیوبندی، کبھی بریلوی، کبھی عیسائی کمیونٹی اور کبھی ہندو کمیونٹی۔ پاکستان آرمی اور ہماری سیاسی قیادت کے one page پر ہونے کی وجہ سے جو ضربِ عضب آپریشن ہو رہا ہے اور کل جو کابل میں پرائم منسٹر اور آرمی چیف افغانستان کی قیادت سے ملے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر حملہ کریں گے تو ہو سکتا ہے کہ یہ اس کا backfire ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پاکستان چین اقتصادی راہداری کا backfire ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کراچی میں ہونے والے آپریشن کا backfire ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کسی انتقام کا backfire ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ تقسیم در تقسیم کی پالیسی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ بیرونی قوتوں کے عمل دخل کا back fire ہو۔ بہرکیف، پاکستان پیپلز پارٹی law enforcing agencies کے ساتھ اور سب سیاسی جماعتوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ ہمارے اندر پاکستانی nationalism اس وقت پیدا ہو گا جب یہاں کی قومیں اور یہاں رہنے والے لوگ سب پاکستانی بنیں گے اور نفرتیں ختم ہوں گی۔

آج کا واقعہ قابلِ مذمت ہے۔ حکومتِ سندھ نے کل سوگ کا اعلان کیا ہے۔ حکومتِ سندھ نے SHOاور DSP کو معطل کیا ہے جبکہ SSP کو بھی معطل کیا جانا چاہیے۔ میں نے چیف منسٹر سے کہا ہے کہ اسے بھی معطل کرو کیونکہ وہ SSP بڑی حقارت سے ایک چینل پر گفتگو کر رہا تھا۔ انشاء اللہ، میں چیف منسٹر سے اس کی معطلی کے حوالے سے بات کروں گا۔ پاکستان میں رہنے والے تمام لوگوں کو protection ملنی چاہیے، کمزور کمیونٹی کو protection ملنی چاہیے اور ہمارے ملک میں بسنے والے تمام لوگوں کو protection ملنی چاہیے۔

یہ واقعہ بہت افسوسناک ہے جہاں عورتوں، بچوں اور دوسرے لوگوں کو شہید کیا گیا ہے۔ اس کمیونٹی نے پاکستان کے لیے بہت کچھ کیا ہے۔ انہوں نے مختلف ادارے دیے ہیں۔ پورے پاکستان میں ان کی ٹھیک ٹھاک investment ہے۔ میں آپ کو بتاؤں گا کہ China Pakistan Economic Corridor جہاں سے شروع ہوتا ہے، وہاں یہ کمیونٹی بستی ہے۔ ہماری law enforcement agencies کو بڑے پیمانے پر اس واقعے کی تحقیقات کرنی چاہییں۔ اس سلسلے میں ایک کمیشن بنانا چاہیے جس سے پتا چلے کہ یہ واقعہ کیوں ہوا ہے۔ کل پرائم منسٹر صاحب اور آرمی چیف کابل میں تھے، وہاں جو بات ہوئی، یہ واقعہ اس کا backfire ہو سکتا ہے، اس لیے ایک بڑے context میں اس کی تحقیقات ہونی چاہییں۔ کراچی جو ایک economic hub ہے، اسے ناکام کرنے کے لیے اس طرح کی سازشیں ہو رہی ہیں۔ میرے خیال میں ان سازشوں کو ناکام بنایا جانا چاہیے۔ جو لوگ شہید ہوئے، ہم ان کے لواحقین کے غم میں شریک ہیں۔ ہم چاہیں گے کہ پاکستان میں مستقبل میں ایسے واقعات نہ ہوں اور پاکستان کا ہر شہری محفوظ ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میاں محمد عتیق شیخ صاحب۔

**Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh**

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ آج کا یہ واقعہ پوری قوم کے لیے ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کو ہلا دینے والا واقعہ ہے۔ اس میں پینتالیس سے زائد لوگوں کو قتل کیا گیا۔ ظاہری طور پر ابھی تک جو سامنے آ رہا ہے، وہ شاید فرقہ واریت کی بنیاد پر ہے، بالخصوص جو لوگ ان میں تھے، وہ اسماعیلی تھے۔ اسماعیلی امن پسند شہری ہونے کے حوالے سے مشہور ہیں اور وہ لوگ زیادہ تر کاروباری ہیں۔

چیئرمین صاحب! ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ آخر کون لوگ ہمارے ملک کو یہاں تک لائے ہیں اور مزید ہماری قوم اور ملک کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ آج افواج پاکستان، دہشت گردی کے خلاف ضرب عضب میں مصروف ہیں لیکن میں ساتھ ہی ساتھ یہ کہتا چلوں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو یہ سوچنا پڑے گا اور ہو سکے تو شاید انہیں از سرِ نو اس بات کا جائزہ لینا پڑے گا کہ ان کی ترجیحات میں سب سے پہلا کام دہشت گردی کے خلاف جنگ ہے۔ اگر کوئی معاملہ کراچی میں ہو یا ملک کے کسی کونے میں بھی ہو، وہ اتنا ہی دکھ کا باعث ہے جتنا کسی ایک جگہ، ایک خاندان کے لیے ہے کیونکہ یہ ہمارا ملک ہے، ہم سب ایک قوم ہیں۔ ہمیں متحد ہو کر پھر سوچنا پڑے گا، ہمیں متحد ہو کر ان کے خلاف جنگ لڑنی پڑے گی۔ اس جنگ میں ہمیں اپنی افواج پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا پڑے گا۔ ہم ایک دوسرے پر بہت الزامات لگاتے رہے ہیں۔ آج اس چیز سے ہٹ کر سوچنا پڑے گا۔

ابھی یہاں مافیا کا ذکر ہوا۔ آخر یہ کون لوگ ہیں جنہیں ہم مافیا کا نام دے رہے ہیں۔ کیا یہ حکومت سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں؟ نہیں، ایسا قطعی طور پر نہیں ہے لیکن ایک چیز ضرور ہے کہ ہر آنے والے دن میں یہ مزید طاقتور ہوتے جا رہے ہیں۔

ابھی یہاں ایک اور بات کی گئی کہ پاکستان میں APS کے بعد یہ اس طرح کا دوسرا واقعہ ہے۔ میں یاد دلاتا چلوں ہم راولپنڈی کی پریڈ لین کے واقعے کو کیسے بھول سکتے ہیں کہ جہاں صرف بہت سی جانیں ہی ضائع نہیں ہوئیں بلکہ تین generations جس میں دادا، والد اور پوتا شامل تھے، انہیں جمعہ کی نماز کے دوران شہید کیا گیا۔ اس بربریت کے خلاف ہم سب کو اٹھ کھڑا ہونا پڑے گا۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: محترمہ خوش بخت صاحبہ۔

**Senator Khushbakht Shujat**

سینیٹر خوش بخت شجاعت: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ اس دکھ کی گھڑی میں آج قاری صاحب نے جب قرأت فرمائی اور ترجمہ بیان کیا، وہ ترجمہ اور قرآنِ حکیم کے وہ الفاظ اور وہ آیت، آج کی صورتحال کے لیے بہت ہی موزوں اور مناسب چناؤ تھا۔ جن دہشت گردوں نے پینتالیس سے زیادہ افراد کو نہایت بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا، ان کے لیے کیا سزا ہونی چاہیے، ان کے لیے کیا سوچ ہونی چاہیے، قرآنِ حکیم کی وہ آیت اور اس کا ترجمہ اس کی غمازی کر رہے تھے۔

میں نہایت افسوس کے ساتھ اس واقعے کی لفظی مذمت تو کروں گی لیکن یہاں میں یہ ضرور پوچھنا چاہوں گی کہ صبح سے وہی tickers چل رہے ہیں، جو ہر حادثے کے بعد چلتے ہیں۔ ایسے ہی بیانات دیے جارہے ہیں جو ہر حادثے کے بعد دیے جاتے ہیں، مذمتیں کی جاتی ہیں۔ دو لاکھ، چار لاکھ، پانچ لاکھ روپے ایک انسانی جان کی قیمت ادا کی جاتی ہے۔ تمام مجرموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے دعوے کیے جاتے ہیں۔ چار دن تک ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں بھی اسی بات پر دھواں دھار بحث ہوتی ہے۔ اس کے بعد نشستند، گفتند، برخاستند، یہ ساری محفلیں بھول جاتی ہیں کہ کل ہمارے ساتھ کیا ہوا تھا۔ پاکستان میں گزشتہ برسوں میں ایسے واقعات تواتر کے ساتھ ہوتے چلے آرہے ہیں۔

یہاں میں ایک بات کی ضرور نشاندہی کرنا چاہوں گی کہ دہشت گردوں نے جس طرح پاکستان کو اپنے حصار میں لیا ہوا ہے اور خاص طور پر کراچی شہر میں دہشت گردوں نے اپنے ٹھکانے بنائے ہوئے ہیں، اپنے hide outs بنائے ہوئے ہیں اور وہاں سے نکل کر وہ جس طرح معصوم شہریوں پر، communities پر حملہ آور ہورہے ہیں، اس کے بارے میں دس سال پہلے قائدِ تحریک الطاف حسین بھائی نے یہ فرمایا تھا کہ Karachi is surrounded by Taliban. اس وقت چونکہ یہ بات ایم۔کیو۔ایم کے پلیٹ فارم سے کہی گئی تھی، اسے بہت سیاسی مانا گیا اور یقیناً اس پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ آج اگر ان دس سالوں پر آپ نگاہ ڈالیں تو اس میں کتنے حادثات ہوئے، کتنی مرتبہ انہوں نے ذمہ داری قبول کی، حتیٰ کہ 2013 کے الیکشن میں انہوں نے تین parties کو election campaign نہیں چلانے دی اور باقاعدہ یہ دعویٰ کیا کہ اگر آپ election campaign چلائیں گے تو ہم آپ کو زندہ نہیں رہنے دیں گے۔ یہ سب کچھ گزری ہوئی بہت دور کی تاریخ نہیں ہے، سب کچھ موجود ہے اور ہم سب کے سامنے ہے، لمحہ فکریہ ہے اور آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے لیکن یہاں ہمیں دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ضرور بیان کرنا چاہیے کہ اس کی جڑ اور وجہ کیا ہے کہ ہمارے وہ ادارے اور ہماری حکومت کے وہ سربراہان جنہیں انسانی جانوں کی حفاظت کے لیے مخصوص کیا جاتا ہے اور اگر کوئی ایسا حادثہ ہو تو انہیں معطل ہونے کی خبر بھی فوراً پہنچادی جاتی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو پورا نہیں کر پارہے ہیں۔ پولیس کی جو بھرتیاں ہیں ان کے بارے میں بھی سب جانتے ہیں۔ کراچی میں لوکل پولیس کا نہ ہونا، وہاں اپنے علاقے کی پولیس کو نامزد نہ

کرنا، میرٹ پر بھرتی نہ ہونا اس بات کی ذمہ داری رکھتی ہے کہ وہاں جو حادثے ہوتے ہیں پولیس والوں کو ان کا نہ دکھ، درد اور نہ ان کو پتا ہوتا ہے۔ دو گھنٹے کے بعد سچل تھانہ سے پولیس وہاں پہنچی ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کو ایک واقعہ بتانا چاہوں گی۔ جب پشاور کا حادثہ ہوا تو تمام پاکستان میں بتادیا گیا کہ سکولوں کی دیواریں اونچی کر دی جائیں اور CC TV کیمرے ہونے چاہییں۔ سکولوں کے باہر سیکورٹی ایجنسیوں کے لوگ کھڑے کر دیے جائیں۔ سچل تھانے کی حدود میں انہوں نے اعلان کیا کہ تمام پرنسپلز تھانے میں آکر اپنی اپنی روداد لکھوائیں اور ہم ان کو چیک کریں گے ورنہ آپ کے سکولز بند کر دیے جائیں گے۔ وہاں جانے والے لوگوں کے عینی گواہوں نے بتایا کہ جب انہوں نے جاکر دیکھا کہ تو ایک تھانہ کیا تھا ایک زبوں حالی کا شکار چار کمروں کی جگہ تھی جہاں دو چار پولیس والے بیٹھے اونگھ رہے تھے اور جب ان سے یہ کہا گیا کہ ایک ایک گلی میں پچاس پچاس سکولز ہیں کیوں نہ آپ ایسا کریں کہ ایک موبائل گاڑی ایک گلی کے نکڑ پر کھڑی کر دیں اور ایک موبائل گاڑی دوسری گلی کے نکڑ پر تو کم از کم حکومت اور آپ کی طرف سے بھی احتیاطی تدابیر ہو جائیں۔ اس پر انہوں نے یہ جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہمارے پاس اس پورے تھانے میں چار ساڑھے چار لاکھ لوگوں کا علاقہ ہے اور ہمارے پاس صرف تین موبائل گاڑیاں ہیں۔ باقی گاڑیاں VIPs کی ذمہ داریوں پر لگائی گئی ہیں اور ان کی سیکورٹی پر لگائی گئی ہیں۔ جب ملک میں VIP culture اپنی حفاظت کے لیے، اداروں کو مخصوص کر کے اپنے آس پاس جمع کر کے ان کو رکھ لیتا ہے اور ایک عام پاکستانی کی ذمہ داری کوئی لینے پر تیار نہیں ہوتا تو وہاں کیا کہا جائے گا۔ یہ جو VIP culture ہے جس کے آگے پیچھے تو موبائلز پھر رہی ہیں لیکن پولیس کی گاڑیاں تھانوں میں دستیاب نہیں ہیں۔ Local Police نہ ہونے کی وجہ سے وہاں کی جو صورت حال ہے اس میں جب آپ نے رینجرز کو لاکر کھڑا کر دیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، مختصر کر لیں۔

سینیٹر خوش بخت شجاعت: مجھے تھوڑی سی بات کرنے کی اجازت دیں کیونکہ بہت دل دکھا ہوا ہے اور دل یوں دکھا ہوا ہے کہ ہر چیز ہر ایک کے سامنے ہے۔ ان platforms پر کھڑے ہو کر جب ہم تقریریں کرتے ہیں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہم شاید گفتار کے غازی بن رہے ہیں اور ہمارے کردار میں غازی پن نہیں آرہا ہے۔ اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ جو ہم کہہ رہے ہیں وہ ہم کر نہیں رہے ہیں۔ آج بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ ایک ایسی community جو بہت پرامن community ہے، انہوں

نے بہت social work کیا ہے، انہوں نے کالجز اور ہسپتال بنائے ہیں اور نہایت سادہ طریقے سے زندگی گزارتے ہیں، اگر ان پر یہ حملہ ہوا ہے۔ کل کوئی کوئٹہ میں ہوا تھا۔ کبھی پشاور اور کبھی لاہور۔ اس کی ذمہ داری کون لے گا؟ ہاں اس وقت کراچی میں پانی کا واویلہ ہے۔ پانی کے قطرے قطرے کے لیے لوگ تڑپ رہے ہیں۔ ایک گلاس صاف ستھرا پانی انہیں نصیب نہیں ہے۔ دوسری طرف خون پانی کی طرح بہا دیا گیا۔ تو یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ہم چاہے کتنے ہی یہاں points دے دیں کہ حکومت بہت کوشش کر رہی ہے، Law enforcement agencies بہت کوشش کر رہی ہیں اور وہاں بہت بڑا ایکشن ہو رہا ہے، فوج نے کارنامہ انجام دیا ہے، میں مانتی ہوں لیکن کیا ہم ہر بات کے لیے صرف فوج کی طرف دیکھیں تو پھر ہم سب کی کیا ذمہ داری ہے۔ ہم سب اور وہ باقی سارے لوگ جو بڑے بڑے عہدوں پر بیٹھے ہیں وہ کیوں بیٹھے ہیں اور ان کو کیوں بٹھایا گیا ہے۔ پھر فوج کو لے کر آئیں۔ پھر فوج سے کہیں کہ آؤ اور ہمیں سنبھالو اور ہم خود نہیں سنبھل سکتے۔ اگر ناکام ہونے کی ذمہ داری قبول نہیں کرنا ہے تو پھر کام کر کے دکھانا پڑے گا اور ہر حالت میں انسانوں کی زندگی کو قیمتی سمجھتے ہوئے ان کی حفاظت کی ذمہ داری حکومت کو بھی لینا پڑے گی اور ریاستی اداروں کو بھی لینا پڑے گی۔ اگر ایسا نہیں کیا گیا تو آج یہ حادثہ ہوا ہے۔ چار دن ہم اس پر گفتگو کر کے بھول جائیں گے۔ چار دن بعد خدانخواستہ پھر کوئی ایسا حادثہ ہو گا۔ ہم لوگوں کی یادداشت بہت کمزور ہے۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ ابھی دو دن پہلے دو DSPs کا قتل ہو گیا۔ جب ان کا قتل ہو گیا تو آج SP صاحب نے کہا کہ ان کا قتل بھی انہوں نے ہی کیا ہے جنہوں نے آج یہ حادثہ کر دیا۔ جب ان سب باتوں کا پتا ہے تو نشاندہی ہونے کے باوجود انہیں پکڑا کیوں نہیں جاتا۔ کراچی لہولہو ہے۔ کراچی رو رہا ہے، پانی مانگ رہا ہے، روزگار مانگ رہا ہے، ٹرانسپورٹ مانگ رہا ہے۔ بچے تعلیم مانگ رہے ہیں اور پھر ان کا خون بھی بہایا جا رہا ہے۔ بہت حد ہو چکی ہے۔ چیئرمین صاحب! کراچی کو لاوارث چھوڑا نہیں جا سکتا۔ کراچی کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے جو بالکل ایک لاوارث شہر کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہاں مافیا پھل پھول رہے ہیں۔ کوئی دیکھنے والا نہیں ہے۔ اس کی ذمہ داری کس پر آتی ہے؟ ان اداروں پر آتی ہے جن کو ذمہ دار بنا کر ان عہدوں پر بٹھایا گیا ہے۔ یہ لوگ وہاں پر تمام سہولیات کو استعمال کر رہے ہیں لیکن وہ عوام کے کسی کام نہیں آ رہے ہیں۔ اگر یہ کہا جاتا ہے کہ ٹینکرز میں پانی بھر کر بھیجا جائے گا تو بھائی جہاں سے ٹینکر میں پانی ڈالا جاتا ہے وہاں سے پائپ لائن میں پانی کیوں نہیں ڈال دیا جاتا۔ جہاں سے ٹینکرز بھر کر بھیجے جاتے ہیں وہاں پائپ لائن بھر کر کیوں نہیں

بھیجی جاتی۔ یہ سوالات ہیں جو بچہ بچہ اٹھا رہا ہے۔ اب اگر انسانی جانوں کا اس طرح ہی زیاں ہوتا رہا اور لوگ وہاں پر اسی طرح چیختے رہے تو پھر اس ریاست، اس ملک کو سنبھالنا بہت مشکل کام ہو جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ ہم وہاں تمام ان ریاستی اداروں کو اور ان تمام لوگوں کو جو وہاں ذمہ دار ہیں اس بات کا احساس دلائیں۔ ان platforms پر جب ہم بات کرتے ہیں تو ہمیں بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے کہ ہم کھل کر بات کریں اور یہ بالکل بتائیں کہ جہاں جس کی ذمہ داری ہے اس کو وہ ذمہ داری اٹھانا پڑے گی۔ صرف اور صرف سیاسی پارٹیوں کے اوپر ہاتھ ڈالنا ہی بہت بڑا آپریشن نہیں ہوتا۔ یہ بھی ہونا چاہیے کہ وہ جو دہشت گرد ہیں، جو کھلے عام دندناتے پھر رہے ہیں، ان پر بھی اسی طرح ہاتھ ڈالا جائے۔ Thank you very much کہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت شکریہ۔ اس سے قبل کے میں اپنے فاضل ممبر کو دعوت دوں۔ بلوچستان کے ہرنائی ڈگری کالج سے کوئی 32 کے قریب طلباء جو سینیٹ کی کارروائی دیکھنے کے لیے visitors gallery میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ اسی طرح کل خضدار سے 80 کے قریب نوجوان آئے تھے وہ بھی چاہتے تھے کہ ہم سینیٹ کی کارروائی دیکھیں مگر باہر مظاہرہ تھا وہ نہیں آ سکے۔ جب مظاہرہ ختم ہوا تو اس کے بعد ان کو بلڈنگ کی سیر کرائی گئی۔ بہر حال ہم ان کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ میں مولانا تنویر الحق تھانوی صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ مختصر وقت میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ بہت سارے فاضل ممبران اس مسئلے پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک انتہائی حساس مسئلہ ہے اور ہر ایک کا دل چاہتا ہے کہ اس واقعہ کی میں شدید مذمت کروں۔ تو اگر ہم ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہوئے اس کو آگے چلائیں اور پھر question hour کے حوالے سے بھی آپ بتائیں گے کہ اس کو بھی ہم نے چلانا ہے یا نہیں۔ مولانا تنویر الحق تھانوی صاحب۔

**Senator Maulana Tanveer-ul-Haq Thanvi**

سینیٹر مولانا تنویر الحق تھانوی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ چیئرمین صاحب! آج کراچی کے واقعہ کی ہمیں یہاں اطلاع ملی۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک بہت بڑا سانحہ ہے اور مسلمان کی جان تو خیر جو بھی کچھ ہے لیکن ایک انسان کی جان کی بھی بڑی اہمیت ہے اور حضور اکرم ﷺ نے انسانی جان کی اہمیت کو بہت واضح فرمایا ہے۔ میں ہاؤس کے تمام حضرات جو تشریف فرما ہیں اور مجھ سے زیادہ علمیت ان کے پاس ہے۔ حضرت عمر فاروق نے اپنے دور خلافت میں یہ بات کھلے عام فرمائی تھی اور یہ گویا ویسے کوئی دعویٰ

نہیں تھا کہ "اگر نیل کے ساحل پر بھی کوئی پیاسا یا بھوکا مر گیا تو اس کی بھی ذمہ داری عمر کے اوپر ہو گی"۔ بہر حال یہ افسانوی باتیں نہیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان جو اسلامی جمہوریہ ہے اور اس کے اندر ہمارے بڑے مقاصد ہیں۔ یہاں پر حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو نبھائے۔ یہ اسماعیلی یا آغا خانی کمیونٹی حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم فرقوں کے حوالے سے نظر ہٹالیں تو اس میں کوئی شک یا دو رائے نہیں کہ یہ انتہائی بے ضرر community ہے اور ان کی بہت خدمات ہیں جن کا ہم سب کو اعتراف ہے بلکہ بعض اوقات یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ پاکستان کے چلانے میں ان کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ آج کے حادثے کے حوالے سے 'قابل مذمت' کا لفظ چھوٹا ہے لیکن یہ انتہائی دکھ اور درد کی بات ہے جس کا شاید ازالہ نہیں ہو سکے گا۔

جناب چیئرمین! میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بات یہ ہے کہ ہم بھی میڈیا اور دوسرے ذرائع سے جو باتیں سنتے ہیں جن میں یہ بتایا جاتا ہے اور اسے مستقل دہرایا جا رہا ہے کہ گیارہ مارچ سے کراچی میں امن کے formula پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ میں حقیقت میں اس بات کو قبول نہیں کرتا، گیارہ مارچ کی بات نہیں ہے، میں ایک سال کی گواہی دے سکتا ہوں کہ میرے نزدیک کراچی کے امن وامان کا معیار یہ ہے کہ ہم کبھی نکاح کی محفلوں سے رات ڈیڑھ یا دو بجے آتے ہیں، میں دیکھتا ہوں کہ کراچی کی سڑکوں پر رونق ہے، خواتین اور بچے موٹر سائیکلوں اور گاڑیوں میں بیٹھے اپنے گھروں کی طرف جا رہے ہیں، یہ امن نہیں تو کیا ہے؟ کراچی کا امن سال بھر سے ہے، اس میں گیارہ مارچ کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری حکومت کے جتنے بھی دعوے دار اور ذمہ دار جوان حالات پر قابو نہیں پا سکتے وہ یہ propaganda بند کر دیں کہ کراچی میں امن ہو چکا ہے اور کراچی میں سارے mafias ختم ہو رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کراچی میں اب بھی بڑے خطرات ہیں اور یہ انہی کا شاخسانہ ہے کہ آج کا واقعہ پیش آیا۔ جس مقام پر یہ واقعہ پیش آیا، میرا وہاں سے آئے روز گزر ہوتا ہے۔ میں نے وہاں دو، تین جگہوں پر دیکھا کہ Rangers کی چوکیاں ہیں، میں حیران ہوں کہ ان کی موجودگی میں یہ واقعہ ہو گیا؟ افواج پاکستان قابل احترام ہیں، ہمارے لیے تمام security personnel محترم ہیں لیکن ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس میں مکمل ناکامی ہے۔ ہماری دعائیں جاری ہیں لیکن بظاہر اس معاملے پر ہمیں کوئی کارروائی نظر نہیں آتی۔ کراچی کو target کرنا در حقیقت یہ پاکستان کی سلامتی کو ختم کرنے والے لوگوں کا کام ہے جو اس طرح کی کارروائیاں کرتے ہیں۔ ان کے

خلاف خالصتاً کارروائی ہونی چاہیے۔ یہ سب ضرب عضب کا نتیجہ ہے جو آج ہمارے سامنے آرہا ہے۔ آج تک پشاور، کوئٹہ یا جہاں بھی target killings ہوئی ہیں، ہم سب کی مذمت کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہر جگہ اللہ تعالیٰ ہمیں امن وامان اور سکون عطا فرمائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ جناب سلیم ضیاء صاحب۔

**Senator Saleem Zia**

سینیٹر سلیم ضیاء: شکریہ، جناب چیئرمین! جس طرح مجھ سے پہلے میرے معزز سینیٹرز نے آج کے اس واقعے کی مذمت کی ہے، میں بھی سخت ترین الفاظ میں آج کے اس دردناک اور وحشیانہ واقعے کی مذمت کرتا ہوں۔ گو کہ کراچی ایسے واقعات کا عادی ہو چکا ہے، پچھلے چھبیس، ستائیس سالوں سے لاتعداد واقعات ہو چکے ہیں لیکن یہ واقعہ اس لحاظ سے منفرد اور الگ ہے کہ اسماعیلی community نہایت ہی پرامن ہے، یہ لوگ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں، انہیں نشانہ بنایا گیا۔ اس community میں زیادہ تعداد تاجر برادری کی ہے، یہ لوگ self-employed ہیں، سرکاری ملازمتوں میں شاذونادر ہی ہیں اور وہ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ ہم نے کراچی میں آج تک ان کا کسی بھی فرقے سے، کسی بھی طبقے سے کسی قسم کے اختلاف کے بارے میں نہیں سنا۔ یہ وہ community ہے جو پاکستان بننے کے وقت قائداعظم محمد علی جناح کے خصوصی کہنے پر اور اس سے بڑھ کر اپنے مذہبی پیشوا جناب آغا خان صاحب کے حکم پر کراچی اور پاکستان تشریف لائے۔ ان کا مقصد یہی تھا کہ پاکستان میں آکر اس کی معیشت میں بہتری پیدا کریں اور ایک پرامن زندگی بسر کر سکیں۔ انہوں نے پاکستان آکر وہی کیا جو ان کے روحانی پیشوا آغا خان صاحب نے کہا۔ ان سب نے مل کر صحت اور تعلیم کے شعبوں کی بہت خدمت کی، اس کے ساتھ ساتھ دیگر رفاعی اور فلاحی کاموں میں بھی انہوں نے جو خدمات سرانجام دی ہیں، ان کی مثال بہت کم ملتی ہے۔

جناب چیئرمین! اگر آپ ہسپتالوں کا جائزہ لیں تو کراچی کے آغا خان ہسپتال سے لے کر پاکستان کے بڑے اور چھوٹے شہروں بشمول آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں ان کے hospitals, dispensaries and laboratories موجود ہیں۔ انہوں نے تعلیم کے حوالے سے بھی بہت خدمات سرانجام دی ہیں۔ کراچی، اندرونِ سندھ، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان سمیت تمام صوبوں میں سینکڑوں سکول موجود ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بلاامتیاز خدمت کی ہے۔ صرف اپنی

communityکے لیے نہیں کی، دوسریcommunitiesکے لیے بھی خدمت کر رہے ہیں، انہوں نے بھی انہی کی طرز پر بلاامتیاز کام کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں نشانہ بنانے کا واحد مقصد یہ ہے کہ کراچی جو پچھلے چوبیس، پچیس سالوں سے جل رہا تھا اور ایک بہت کامیاب operation کے نتیجے میں، جس میں وفاقی حکومت، صوبائی حکومت، Rangers, Army, Civil Administration نے متحد ہو کر کراچی کو خاصی حد تک سنبھالا دیا ہے، جناب والا! یہ ideal situation نہیں ہے لیکن یقینی طور پر آدمی سانس لینے کے قابل ضرور ہو گیا تھا۔ کراچی دوبارہ واپس آ رہا ہے اور انشاء اللہ آئے گا۔ یہ کام ان عناصر نے کیا ہے جنہیں یہ فکر لاحق ہو گئی ہے کہ ہم نے تو اپنا تمام زور لگا دیا لیکن کراچی اور پاکستان کے عوام پیچھے ہٹتے ہی نہیں ہیں۔ ہمارا آج بھی ان کو یہی پیغام ہے اور جیسے میری بہن نے کہا کہ ہم انہیں یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ تم جو کچھ مرضی کر لو، ہم پاکستان کی سالمیت کے لیے، پاکستان کو یکجا کرنے کے لیے، جتنی بھی قربانیوں کی ضرورت ہو گی، کراچی اور پاکستان کے عوام دیتے رہیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ واقعہ اس لیے بھی اہم ہے کہ مجموعی طور پر پاکستان کے حالات بہتر ہو رہے ہیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ چین کے ساتھ ایک بہت بڑا معاہدہ ہوا ہے۔ کل ہی وزیر اعظم پاکستان آرمی چیف کے ہمراہ افغانستان گئے ہیں۔ وہاں جو گفتگو ہوئی وہ اخبارات اور میڈیا میں آ چکی ہے، ان دہشت گردوں کو یہ پیغام بھی گیا ہے، اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے انہیں سخت مایوسی ہوئی ہے کہ پاکستان دوبارہ بہتری کی طرف کیوں روانہ ہو رہا ہے۔ اسی لیے وہ اس طرح کے بزدلانہ ہتھکنڈوں پر آ گئے ہیں کہ ان معصوم لوگوں کو قتل کر دیا گیا۔ اس وقت ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم بھی صوبائی حکومت پر اور انتظامیہ پر تنقید کریں لیکن یہ ہمارا اپنا معاملہ ہے، ہم اس پر بات کرتے رہیں گے، بات کو بالکل اٹھائیں گے۔ اس وقت ہم نے دہشت گردوں کو یہ پیغام دینا ہے کہ پاکستان کے عوام خواہ کسی بھی صوبے سے تعلق رکھتے ہوں، کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں، کوئی بھی زبان بولنے والے ہوں، ہم سب اکٹھے ہیں۔ افواج پاکستان، پاکستان کی سیکورٹی ایجنسیاں، رینجرز ہوں، پولیس ہو سب نے لاتعداد قربانیاں دی ہیں، ہم ان کے ساتھ کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت بہت شکریہ۔ جناب شاہی سید صاحب۔

**Senator Shahi Syed**

سینیٹر شاہی سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں بلوچستان سے آئے ہوئے بچوں کو welcome کرتا ہوں۔ افسوس کہ آج کا دن تکلیف اور فریاد کا ہے۔ میں اس ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم نے اس مسئلے پر کیا صرف تقریریں کرنی ہیں یا اس کا کوئی حل بھی سوچنا ہے کہ اس فورم سے کوئی ایسا حل جائے کہ آئندہ ایسی حرکات نہ ہوں۔

تھوڑا سا آپ کو یاد دلاؤں کہ اگر ہم گولڈن مارکیٹ کے واقعہ پر، عباس ٹاؤن کے واقعہ پر، نواپریل کو جو وکیل جلائے گئے تھے اس پر، کل ہم نے بارہ مئی کا دن منایا اور آٹھ سال سے منا رہے ہیں، اس پر اور آج تیرہ مئی کا واقعہ ہو گیا ہے، ان واقعات کی لسٹ میں آج ایک اور اضافہ ہو گیا ہے۔ اب آئندہ سال سے تیرہ مئی بھی منایا جائے گا۔ ہم سے زیادہ اس درد کو کون جانتا ہے۔

ہم نے کل بھی بارہ مئی کے شہداء کی یاد میں بہت بڑا جلسہ کیا تھا لیکن میرے خیال میں میڈیا ہم سے ناراض ہے کہ جہاں چوبیس گھنٹے تقاریر ہوتی ہیں وہ دکھاتے ہیں لیکن بارہ مئی کے شہداء کے لیے میڈیا کو اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ اس کو صحیح coverage مل جاتی۔ کسی نے دو سیکنڈ خبر چلائی اور کسی نے تین سیکنڈ چلائی۔

ہم نے یہ درد تو بھابڑہ میں بھی دیکھا تھا جہاں تیرہ سو لوگ شہید ہوئے تھے، جہاں ہمارا جرم صرف دفعہ 144 کی خلاف ورزی تھا۔ ہم نے یہ درد راولپنڈی میں بھی سہا جہاں ستائیس لوگ شہید کیے گئے اور ولی خان صاحب نے وہ لاشیں رات کے وقت اس لیے اٹھائیں کہ لوگ مشتعل نہ ہوں اور ملک میں انارکی نہ پھیلے۔

2013ء کے جنرل الیکشن سے دو مہینے پہلے ہمارے مرکزی صدر اسفند یار ولی نے پریس کانفرنس میں میڈیا کو بتایا تھا کہ ہم سمجھ رہے تھے کہ یہ الیکشن فخر و بھائی کروا رہے ہیں جبکہ وہ تو حکیم اللہ محسود کروا رہا ہے۔ نتیجتاً آپ نے دیکھا کہ ہم نے بشیر بلور کی لاش بھی اٹھائی، میاں افتخار کے اکلوتے بیٹے کی، بارہ سو کارکن اور خاص الیکشن والے دن دھماکہ ہوا اور یہ لوگ شہید ہوئے۔ ہم سے زیادہ اس درد کو کون جانتا ہے۔

جناب چیئرمین! جس ملک میں قانون کی implementation کا تصور ہی نہ ہو، ہم جب دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں تو ایئرپورٹ پر ہمیں ایک کارڈ دیتے ہیں جس پر لکھا ہوتا ہے کہ اگر

آپ کے پاس دس ہزار ڈالر سے زیادہ رقم ہے تو اس کو declare کریں۔ ہمارے تو گھر کے پاس پانچ لاکھ ڈالر پکڑے گئے، اس میڈیا کا شکریہ کہ انہوں نے اس کو اچھالا اور یہ معاملہ پوری دنیا کی نظروں میں آ گیا۔

(اس موقع پر چیئرمین سینیٹ، میاں رضا ربانی کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

سینیٹر شاہی سید: یہاں تو یہ بھی خبر ہے کہ سمندر میں ڈالروں کی لانچ پکڑی گئی۔ ہمیں تو برطانیہ کو دیکھنا ہے کہ اگر وہاں پر الطاف حسین پچیس سال سے رہ رہے ہیں اور اگر وہاں دو لاکھ پونڈ پکڑے جاتے ہیں تو منی لانڈرنگ کا کیس ہو جاتا ہے۔ ہمارا کتنا خوبصورت اور کامیاب ملک ہے کہ یہاں ڈالروں کی لانچیں پکڑی جاتی ہیں اور نہ بندہ اور نہ بندے کی ذات کوئی نہیں پکڑا جاتا۔ یہ کیسا ملک ہے، یہ کیسا قانون ہے؟

جناب چیئرمین! جب تک mastermind پر آپ ہاتھ نہ ڈالیں تب تک کچھ نہیں ہو گا۔ ہمارے مرکزی صدر اسفندیار ولی کہتے ہیں کہ مصلحت اور بے غیرتی میں معمولی فرق ہے۔ چیف جسٹس آف پاکستان نے 2011 میں *suo motu* میں چار باتیں point out کی تھیں۔ میں اپنی بات نہیں کر رہا ہوں، میں تو پچھلے سات آٹھ سالوں سے کہہ رہا ہوں کہ کراچی اسلحے کا ڈھیر ہے، کراچی میں وزیرستان سے زیادہ اسلحہ ہے۔ وہاں آپ آپریشن میرے گھر سے شروع کریں لیکن افسوس کہ چیف جسٹس آف پاکستان کے *suo motu* action کے بعد اس نے چار باتیں بتائیں کہ کراچی میں de-weaponization کی ضرورت ہے، کراچی میں militant Wings خواہ جس کے بھی ہوں وہ ختم کرنے ہیں، کراچی کو de-politicize کرنا ہے۔ وہاں پولیس میں 1985ء سے سیاسی بھرتیاں ہوئی ہیں۔ اس سارے گند کے جواب دہ ہم سیاستدان ہیں۔ ہم نے یہ بھرتیاں کی ہیں۔ لوگوں کو open appointment letters دیے گئے۔ جب انکوائری ہوئی تو وہ لوگ قتل کے کیسوں میں ملوث تھے۔ بعد میں ایک آپریشن میں ایک سو چھیاسی پولیس والوں نے کام کیا اور ایک ایک کو چن چن کر شہید کیا۔ آج کراچی میں پولیس کا morale ختم ہو چکا ہے۔ ادارے ختم ہو گئے ہیں۔ اب تھانے کی سطح پر کوئی intelligence یا پولیس والا تھانے سے باہر نہیں نکلتا۔ کنٹرول تو دہشت گردوں کا ہے اور پولیس صرف اور صرف تنخواہ لینے کے لیے ہے۔ ہم پولیس کے morale کو کیسے بلند کریں گے۔

جناب چیئرمین! mastermind پر ہاتھ ڈالیں، اگر آپ لنگڑا، کانا، بچھو، ٹنگو کو پکڑیں گے وہ تو قاتل ہیں۔ چار جاتے ہیں اور چالیس مزید آتے ہیں۔ ہم سچ کب بولیں گے۔ کیا ہمارے ادارے ان باتوں سے بے خبر ہیں، ان کو پتا نہیں ہے؟ جب ہم کہتے ہیں کہ ان واقعات میں بیرونی ہاتھ ہے، وفاقی حکومت کو جو ساری پارٹیوں نے متفقہ طور پر لکھ کر دیا ہے، ان بیس نکات پر عمل درآمد کب ہوگا، جب ہم ختم ہو جائیں گے اور مر جائیں گے؟ کب اس کو highlight کریں گے، کب ان کو جگائیں گے؟

میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک کا ناسور کرپشن ہے، یہ پیسا ہے۔ جب تک یہ چلتا رہے گا تو دہشت گردی ہوتی رہے گی۔ ہمیں حساب کرنا چاہیے۔ خدارا! ملک پر، قوم پر، بچوں پر رحم کریں۔ کراچی چھوٹا پاکستان ہے۔ ہر قومیت اس میں آباد ہے۔ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم سب سیاست سے بالاتر، قومیتوں سے بالاتر، مصلحتوں سے بالاتر ہو کر صرف پاکستان کے لیے سوچیں اور سخت فیصلے کریں چاہے کوئی ہمارا باپ ہی کیوں نہ ہو، بیٹا کیوں نہ ہو۔ ہم اللہ کو حاضر و ناظر جان کر دہشت گرد کو دہشت گرد کہہ دیں۔ ہم نے اپنی سیاسی پارٹیوں میں دہشت گرد پال رکھیں ہیں۔ وہ اگر ہمیں ووٹ دیتے ہیں چاہے وہ سو جرم کریں، سب معاف ہیں۔ جب تک یہ منافقانہ پالیسی رہے گی پاکستان میں امن نہیں ہوگا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: تاج حیدر صاحب! سپیکروں کی فہرست کافی لمبی ہے تو آپ اجازت دیں کہ میں چند چیزیں مکمل کر لوں تاکہ اس کے بعد یہ تسلسل چل سکے۔ سب سے پہلے میں یہ recognize کرتا ہوں کہ ہمارے former colleague but now Governor of Punjab اس وقت گیلری میں موجود ہیں، مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ وہ اب اس سائڈ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس ہاؤس کو اور خاص طور پر مجھے ان کے تجربے سے، ان کی علمیت سے ابھی مستفید ہونا تھا لیکن وہ ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔ بہر حال ہم ان کو گاہے بگاہے اور وقتاً فوقتاً تکلیف دیتے رہیں گے تاکہ وہ ہماری رہنمائی کر سکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک مرتبہ پھر پورا ایوان ان کو welcome کرے۔

(اس موقع پر ایوان میں ڈیسک بجائے گئے)

جناب چیئرمین: اس سے پہلے ایک motion move کیا گیا تھا جو business کی suspension کا motion تھا اور suspension of rules کا تھا وہ motion House نے carry کیا۔

## Suspension of Question Hour

Mr. Chairman: As a consequence of that motion, the question hour has been suspended and the questions and their printed replies placed on the Table of the House shall be taken as read but the Adjournment Motion, Jam *sahib*, we will try and take that so you cannot leave us straightaway.

(i) Questions Nos. 158 and 50 Deferred on 6th March, 2015 (112th Session)

(ii) 1, 2, 3, 4, 5, 6, 7, 8, 9, 10, 11, 12, 13, 14, 15, 16 and 17 were deferred on 5th May, 2015 (Current Session)

*Q. No. 158 (Def.) Senator Osman Saifullah Khan: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the details of deposits raised from the public by scheduled banking institutions from 1st July, 2013 to 30th June, 2014 with province-wise breakup; and

(b) the details of loans advanced / provided by the said institutions during that period with province-wise breakup?

Senator Muhammad Ishaq Dar (Federal Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization): (a) The details of deposits raised from the public by scheduled banking institutions from 1st July, 2013 to 30th June, 2014 with province-wise breakup is as under:—

(Million Rupees)

| Province/Regions | Deposits |
|---|---|
| 1. Punjab | 330,121.0 |
| 2. Sindh | 221,866.4 |

| Province/Regions | Deposits |
|---|---|
| 3. Khyber Pakhtunkhwa | 47.446.7 |
| 4. Balochistan | 13,823.8 |
| 5. Islamabad | 84,927.4 |
| 6. Gilgit-Baltistan | 3.672.0 |
| 7. F A T A | 1,709.6 |
| 8. Azad Jammu & Kashmir | 12,899.4 |
| Over All | 716,466.3 |

(b) The details of loans advanced/provided by the said institutions during that period with province-wise breakup is as under:—

(Million Rupees)

| Province/Regions | Advances |
|---|---|
| 1. Punjab | 161,355.0 |
| 2. Sindh | 138,289.9 |
| 3. Khyber Pakhtunkhwa | 1,501.0 |
| 4. Balochistan | 1,726.4 |
| 5. Islamabad | 9,510.0 |
| 6. Gilgit-Baltistan | 610.4 |
| 7. F A T A | 230.9 |

| | | |
|---|---|---|
| 8. | Azad Jammu & Kashmir | 772.4 |
| | Over All | 313,995.9 |

———————————————————————————

*Q. No. 50 (Def.) Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state the details of aid received by the present Government from foreign countries for the flood affectees in the country and details of its utilization / disbursement?

Senator Mohammad Ishaq Dar: Government of China provided two cash grants of US $ 1.5 million and US $ 1.00 million for flood affectees of 2013 and 2014 respectively. Finance Division made releases/ disbursements of Rs. 253 million & Rs. 106 million to National Disaster Management Authority (NDMA) during 2013-14 & 2014-15 for undertaking relief activities.

*Q. No. 1 (Def.). Senator Farhatullah Babar: Will the Minister for Planning, Development and Reform be pleased to state:

(a) the details of different multiple routes in the proposed China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) linking Gawadar with Khunjerab indicating also the alignment, length and estimated cost of each route and the names of cities/towns through which the same will pass;

(b) the orders of priority in which each of said routes is planned to be executed indicating also the names of the routes on which work has already been commenced;

(c) whether the issue of prioritization of those routes has been taken up in the Council of Common Interests (CCI), if so, the date on which the same was taken up and the decision taken thereon, if not, whether the same will be taken up in that Council, if so, when;

(d) the details and cost of the missing infrastructural projects in each of the said routes indicating also the details and cost of such projects which have already been included in the PSDP;

(e) the number and location of the Economic zones proposed to be setup along each of those routes; and

(f) whether work has been started on any of the said zones, if so, the names and locations thereof?

Mr. Ahsan Iqbal: (a) In fact China Pakistan Economic Corridor is not route but a comprehensive package of cooperative initiatives and projects which covers the key areas of connectivity such as information network, infrastructure, energy cooperation, industries and industrial parks, agricultural development and poverty alleviation, tourism, financial cooperation as well as livelihood improvement including municipal infrastructure, education, public health and people-to-people communication.

The China-Pakistan Economic Corridor would connect the nodes of existing and potential growth centers between Western China and Pakistan to enhance connectivity in all these spheres. The currently identified

significant nodes along the corridor include Kashgar, Taxkorgan, Khunjerab, Peshawar Islamabad, Lahore, D.I. Khan, Multan, Sukkur, Quetta, Karachi and Gwadar etc. and such other nodes/growth centers which may fall within the CPEC in future. These will also be connected with trade facilitation corridors, dedicated freight corridors, energy corridors, trade logistics corridor, telecommunications corridor, industrial corridors etc. These include all the major existing and potential growth centers of all the provinces and the long-term benefits would also accrue to all the provinces Both sides are committed that the fruits of the development of this corridor should benefit all areas/provinces of Pakistan consistent with scientific planning parameters.

(b) In the CPEC context, it is very important to make the Gwadar Port fully operational first and provision of its linkage with Khunjerab. It is equally important to establish the connectivity between significant nodes identified under CPEC and their linkage with Gwadar Port, Ports in Karachi in the South and Khunjerab in the North.

To achieve the above objective, construction of 18.981 Km East bay Expressway has been taken up as a priority project which links Gwadar Port with National highways and motorways network through M-8 & N-85 national highways. Work on M-8 & N-85 being fully funded by the Federal Govt. has been put on fast track basis. Work on M-8 Gwadar-Turbat-Hoshab Section (192 Km) and N-85 Hoshab-Panjgur-Nag-Basima –Sorab (454 Km) has been targeted for completion by June 2016 which will provide connectivity of Gwadar Port with

Quetta, D.I.Khan and Peshawar via N-25, N-50 and N-55 on the western side. To provide the connectivity of Gwadar Port with the highways and motorways network on the eastern side, work on Khuzdar-Ratodero section of M-8 has been planned for completion during this year.

To provide the onward connection with Khunjerab through KKH, multiple existing as well as under construction alignments are available such as N-5 Grand Trunk Road starting from Karachi up to Peshawar, N-55 Indus Highway from Kotri to Peshawar, N-25 linking Karachi with Quetta and onwards up to Chaman border with Afghanistan, then N-50 Linking Quetta with D.I.Khan through Qilla Saifullah, Zhob and Mughalkot up to Peshawar through N-55. The current year PSDP portfolio of Ministry of Communications/NHA include rehabilitation/upgradation projects for the above mentioned national highways. Construction work for improvement of 81 Km Zhob - Mughalkot section of N-50 has been taken up by National Highway Authority. Also NHA is undertaking a feasibility study of a 4-lane highway to connect D.I.Khan with Peshawar-Islamabad Motorway Ml.

There also exist a network of Motorways such as M-1 (155 Km), a 6 lane motorway from Peshawar to Islamabad and M-2 (354 Km), a 6 lane motorway from Islamabad to Lahore. M-3 has also been constructed which starts from Pindi Bhattian at M-2 and terminates at Faisalabad. Work on Motorway from Faisalabad to Multan is in progress and its first completed section up to Gojra has been recently inaugurated by the Prime Minister. The remaining sections of Peshawar-Islamabad-

Lahore-Karachi Motorway such as Multan-Sukkur and Sukkur–Hyderabad are also planned for execution. Construction of 136 Km Hyderabad - Karachi section has been awarded to FWO on BOT basis which is the first highway project on BOT basis at this scale in Pakistan. Rehabilitation work of M-2 has also been awarded to FWO on BOT basis.

Work has also started on Hazara Motorway which connects Havelian with Burhan at M-1 and will link Karakoram Highway (KKH) with national highways and motorways network. An alternate existing link is also available from Hassan Abdal on N-5 to KKH.

KKH from Raikot to Khunjerab has been completed in phase I and work will soon start on the 120 Km long Thakot-Havelian section under Phase II.

So the Government of Pakistan is working not on a single route or highway but on multiple sections to provide connection between significant nodes identified under CPEC with Gwadar & Karachi in the South and Khunjerab in the North for development of China Pak Economic Corridor through the existing/planned networks which pass through all the provinces.

Once fruits of initial development of CPEC become available, long term plan envisages construction of new alignments which cannot be taken up at this stage due to the huge financing requirements as well as long construction period.

(c) It has not been considered for taking up in the Council of Common Interests (CCI).

(d) In light of the reply to Part (b), response is not required.

(e) Gwadar Port Free Zone has been proposed while other economic zones are yet to be determined under the cooperation mechanism.

(f) For Gwadar Port Free Zone, land measuring 2,281 acres has been acquired under Federal Government financing and the land lease deed between GPA & China Overseas Ports holding Company is under process.

*Q. No. 2 (Def.) Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the target fixed for revenue collection during the current financial year;
(b) the revenue collected so far with quarter-wise break-up; and
(c) if the said collection is not as per the target fixed, the reasons for the shortfall?

Senator Muhammad Ishaq Dar: (a) The revised target for revenue collection during the current financial year is ¯Rs. 2,691 Billion.

(b) The revenue collected during July-March 2014-15 has been Rs. 1,775.1 billion. The quarter-wise break-up is as under:-

Rs. Billion

| Quarters | Collection |
|---|---|
| Quarter-1- | 537.9 |
| Quarter-2 | 634.1 |
| Quarter-3 | 603.1 |

| | |
|---|---|
| Total (July-March) | 1,775.1 |

(c) Target of Rs. 2,810 billion was fixed at the time of budget which was later on revised to Rs. 2,691 billion. As far as the revised target of Rs. 1,775 billion (upto March 2015) is concerned, it has been met. However, if it is compared with original target (upto March 2015) it is Rs.151 billion short. The reasons of shortfall to the original target is as under:—

(i) The macroeconomic indicators like inflation, imports, LSM (Nominal) and GDP (Nominal) remained below expectations.

(ii) This has been further accentuated by decline in international prices specifically of POL (Rs. 68 billion shortfall estimated in Sales tax alone.)

(iii) The Law and Order situation and electricity, gas outages further deteriorated the tax collection efforts.

(iv) The tax base was eroded by around Rs. 21 billion as against revised target of Rs. 2275 billion set for FY 2013-14. The actual collection stood as Rs. 2254.5 billion for the year 2013-14.

*Q. No. 3 (Def.) Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue, Economics Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the number of income tax payers registered in the country at present;

(b) the number of the said persons who actually paid the income tax for the last financial year; and

(c) the number of the persons who have been registered as tax payers but they did not file their returns for the said financial year indicating also the action taken by FBR against them?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) The number of income tax payers registered in the country i.e. NTN holders as on 30-03-2015 is 3,762,383

(b) The number of persons who actually paid the income tax for the last financial year is 1,093,475. This includes the persons who have filed income tax returns for tax year 2014.

(c) The number of the persons who have been registered as tax payers but did not file their returns for the tax year 2014 is 2,958,485 (till 30-03-2015).

Non filing taxpayers have been struck off from the Active Taxpayers List (ATL).

Legal notices for non-filing u/s 114(4) of Income Tax Ordinance 2001, have been issued to the non-filers. Further action is being taken as provided in law and procedure to ensure filing of returns.

*Q. No. 4 (Def.) Senator Osman Saifullah Khan: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the number of vehicles and motorcycles assembled / manufactured in the country during the last five years with year-wise break-up;

(b) the number of vehicles and motorcycles exported by Pakistan based manufacturers / assemblers during the said period with year-wise break-up; and

(c) the number of vehicles and motorcycles imported into the country indicating also the import value thereof during that period with year-wise break-up?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) No. of Vehicles & Motorcycles assembled/manufactured during last five years are as under:

| Products | Production During 2009-10 to 2013-14 |
|---|---|
| Cars | 647,438 |
| Jeeps | 5,089 |
| Pick-Ups / LCVs | 89,113 |
| Trucks | 15,240 |
| Buses | 3,588 |
| Tractors | 281,353 |
| Motorcycles | 7,860,524 |
| Auto Rickshaw | 201,732 |
| Grand Total | 9,104,077 |

Year-wise break-up is attached as Annex-I.

(b) Year-wise break-up of vehicles and motorcycles exported by Pakistan has received from FBR is attached as Annex-II.

(c) The number of imported vehicles and motorcycles in the country, the period with year-wise breakup of import value received from FBR is attached as Annex-III.

**Annexure-I**

**Five Year Production and Capacities of Auto Sector**

| Products | Installed capacity | 2009-10 | 2010-11 | 2011-12 | 2012-13 | 2013-14 | 5 Year Total |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| Cars | 285,500 | 121,790 | 133,972 | 154,255 | 120,571 | 116,860 | 647,448 |
| Jeeps | | 1,172 | 883 | 342 | 1,475 | 1,217 | 5,089 |
| Pick-Ups / LCVs | | 15,779 | 19,167 | 21,033 | 15,155 | 17,979 | 89,113 |
| Trucks | 29,150 | 3,779 | 2,995 | 2,728 | 2,284 | 3,454 | 15,240 |
| Buses | | 716 | 577 | 693 | 650 | 952 | 3,588 |
| Tractors | 91,000 | 72,989 | 72,261 | 48,898 | 51,977 | 35,228 | 281,353 |
| Motorcycles | 3,380,800 | 1,377,505 | 1,604,677 | 1,626,754 | 1,599,838 | 1,651,750 | 7,860,524 |
| Auto Rickshaw | 251,000 | 31,781 | 45,211 | 42,039 | 33,989 | 48,712 | 201,732 |
| **Grand Total** | **4,037,450** | **1,625,511** | **1,879,743** | **1,896,742** | **1,825,939** | **1,876,152** | **9,104,088** |

Source: ECB & PAMA

**Annexure-II**

**No. of Vehicles Exported By Pakistan (Excluding Vehicles of PCT Code 87.11)**

| DESCRIPTIONS | HSCODE | FY 2009-10 Unit | FY 2010-11 Unit | FY 2011-12 Unit | FY 2012-13 Unit | FY 2013-14 Unit | FY 2014-15 (To date) Unit |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| Tractors (Other than Tractors of heading 87.09) | 8701.1090 | 2448 | 245 | 939 | 165 | 113 | 136 |
| | 8701.2020 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8701.2040 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8701.2090 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8701.3090 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8701.9020 | 1085 | 867 | 1410 | 2941 | 2400 | 3371 |
| | 8701.9090 | 4 | 20 | 108 | 44 | 11 | 78 |
| Sub Total 87.01 | | 3537 | 1132 | 2457 | 3155 | 2523 | 3589 |
| Motor Vehicles for the transport of ten or more persons, including the driver | 8702.1090 | 0 | 3 | 11 | 1 | 6 | 0 |
| | 8702.9020 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8702.9030 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8702.9090 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| Sub Total 87.02 | | 0 | 3 | 11 | 1 | 6 | 0 |
| Motor cars and other motor vehicles principally designed for the transport of persons (other than those of heading 87.02), including station wagons and racing cars | 8703.2113 | 0 | 3 | 1 | 0 | 1 | 0 |
| | 8703.2115 | 0 | 1 | 62 | 1998 | 43 | 60 |
| | 8703.2119 | 2 | 6 | 96 | 51 | 18 | 2 |
| | 8703.2193 | 0 | 1 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.2195 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.2199 | 0 | 0 | 1 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.2220 | 5 | 6 | 2 | 9 | 12 | 0 |
| | 8703.2240 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.2290 | 1 | 0 | 1 | 3 | 1 | 1 |
| | 8703.2319 | 2 | 0 | 7 | 9 | 103 | 2 |
| | 8703.2323 | 0 | 0 | 0 | 0 | 5 | 0 |
| | 8703.2329 | 10 | 0 | 0 | 10 | 103 | 2 |
| | 8703.3490 | 1 | 4 | 6 | 24 | 6 | 20 |
| | 8703.3112 | 0 | 0 | 1 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.3129 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.3139 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.3219 | 27 | 2 | 0 | 0 | 0 | 4 |

| | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | 8703.3223 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.3225 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 1 |
| | 8703.3229 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.3390 | 16 | 0 | 0 | 0 | 0 | 2 |
| | 8703.9020 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8703.9090 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 3 |
| Sub Total 87.03 | | 64 | 24 | 177 | 2104 | 292 | 101 |
| Motor Vehicles for the transport of goods | 8704.1090 | 0 | 0 | 8 | 0 | 7 | 0 |
| | 8704.2190 | 0 | 2 | 5 | 1 | 0 | 0 |
| | 8704.2219 | 64 | 52 | 2 | 1 | 0 | 0 |
| | 8704.2299 | 0 | 0 | 2 | 2 | 4 | 2 |
| | 8704.2390 | 8 | 1 | 6 | 2 | 0 | 0 |
| | 8704.3130 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8704.3150 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8704.3190 | 157 | 506 | 303 | 0 | 105 | 90 |
| | 8704.3290 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8704.9090 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| Sub Total 87.04 | | 229 | 561 | 326 | 6 | 116 | 92 |
| Grand Total | | 3,830 | 1,720 | 1,971 | 5,266 | 2,937 | 1,782 |

## No. of Vehicles (PCT Code 87.11) Exported By Pakistan

| DESCRIPTIONS | HSCODE | FY 2009-10 | FY 2010-11 | FY 2011-12 | FY 2012-13 | FY 2013-14 | FY 2014-15 (To-date) |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | Unit | Unit | Unit | Unit | Unit | Unit |
| Motorcycles (including mopeds) and cycles fitted with an auxiliary motor, with or without side-cars; side-cars. | 8711.1090 | 11278 | 18394 | 13922 | 4907 | 9416 | 4686 |
| | 8711.2090 | 337 | 120 | 1376 | 5480 | 1946 | 816 |
| | 8711.3020 | 1 | 5 | 11 | 0 | 22 | 1 |
| | 8711.3090 | 9 | 58 | 228 | 185 | 41 | 73 |
| | 8711.4090 | 0 | 0 | 6 | 0 | 0 | 0 |
| | 8711.5090 | 1 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8711.9030 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 | 0 |
| | 8711.9090 | 0 | 0 | 0 | 6 | 0 | 0 |
| Total 87.11 | | 11626 | 18577 | 15543 | 10578 | 11425 | 5576 |

**Annexure-III**

## No. of Vehicles Imported By Pakistan

Value: Rs.In Million

| DESCRIPTIONS | HSCODE | FY 2009-10 | | FY 2010-11 | | FY 2011-12 | | FY2012-13 | | FY2013-14 | | FY 2014-15 (To Date | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | Unit | Value | Unit | Value | Unit | Value | Unit | Value | Unit | Value | Unit | Value |
| Tractors (Other than Tractors of heading 87.09) | 8701.1090 | 1 | 0.25 | 4 | 10.64 | 1 | 0.15 | 3 | 6.44 | 0 | 0.00 | 3 | 0.53 |
| | 8701.2020 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 4 | 15.43 | 17 | 27.24 | 37 | 84.76 |
| | 8701.2040 | 15 | 40.06 | 3 | 8.62 | 11 | 17.50 | 225 | 320.03 | 515 | 680.49 | 429 | 623.18 |
| | 8701.2090 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 1 | 3.69 | 0 | 0.00 |
| | 8701.3090 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 5 | 5.38 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 |
| | 8701.9020 | 2 | 1.53 | 79.47 | 468.85 | 2624 | 2397.27 | 2690 | 2444.16 | 3829 | 3886.64 | 2291 | 2267.22 |
| | 8701.9090 | 6 | 16.63 | 16 | 77.48 | 258 | 61.29 | 332 | 103.75 | 318 | 77.83 | 66 | 23.17 |
| **Sub Total 87.01** | | **24** | **58.46** | **102.47** | **565.60** | **2894** | **2476.20** | **3259** | **2895.20** | **4680** | **4675.90** | **2826** | **2998.85** |
| Motor Vehicles for the transport of ten then or more persons, including the driver | 8702.1090 | 929 | 1735.95 | 755 | 1407.29 | 1064 | 1240.61 | 1077 | 1184.17 | 1085 | 2124.63 | 894 | 2309.31 |
| | 8702.9020 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 126 | 843.27 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 |
| | 8702.9030 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 |
| | 8702.9090 | 122 | 131.70 | 256 | 306.31 | 630 | 634.58 | 667 | 773.50 | 346 | 411.01 | 369 | 433.51 |
| **Sub Total 87.02** | | **1051** | **1867.65** | **1011** | **1713.60** | **1820** | **2718.46** | **1744** | **1957.67** | **1431** | **2535.64** | **1263** | **2742.82** |
| Motor cars and other motor vehicles principally designed for the transport of persons (other than those of heading 87.02),including station vagons and racing cars | 8703.2113 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 6 | 4.20 | 445 | 202.46 | 2545 | 659.85 | 3744 | 1424.93 |
| | 8703.2115 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 608 | 43.98 | 14 | 1.26 | 0 | 0.00 | 3 | 0.26 |
| | 8703.2119 | 1221 | 368.61 | 2628 | 768.37 | 11930 | 2672.49 | 13220 | 3790.11 | 9421 | 3812.47 | 8898 | 3902.72 |
| | 8703.2193 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 11 | 41.40 | 5 | 12.53 | 0 | 0.00 |
| | 8703.2195 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 13 | 5.98 | 0 | 0.00 |
| | 8703.2199 | 3645 | 1277.59 | 3665 | 1075.00 | 13037 | 3614.45 | 13469 | 4570.45 | 10511 | 4584.37 | 8900 | 4169.57 |
| | 8703.2220 | 216 | 155.23 | 1816 | 736.49 | 5283 | 2550.63 | 2190 | 1141.03 | 335 | 205.88 | 321 | 185.56 |
| | 8703.2240 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 112 | 76.63 | 57 | 49.34 |
| | 8703.2290 | 1176 | 988.62 | 4339 | 2805.94 | 18937 | 11606.61 | 12986 | 9536.94 | 4016 | 2754.67 | 2609 | 1872.42 |
| | 8703.2319 | 492 | 1014.07 | 1434 | 1872.12 | 4921 | 5611.08 | 3351 | 3961.38 | 3794 | 3112.39 | 3477 | 3175.34 |
| | 8703.2323 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 1 | 0.66 | 12 | 30.29 |
| | 8703.2329 | 162 | 494.89 | 231 | 502.23 | 639 | 964.91 | 710 | 1647.50 | 657 | 1478.60 | 899 | 1833.15 |
| | 8703.2490 | 197 | 619.43 | 235 | 779.45 | 718 | 2014.71 | 1144 | 3264.03 | 1080 | 3291.72 | 1035 | 2590.44 |
| | 8703.3112 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 1 | 0.22 | 12 | 4.30 | 24 | 7.43 | 7 | 134.05 |
| | 8703.3129 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 1 | 0.43 | 8 | 3.15 | 1 | 0.86 |
| | 8703.3139 | 0 | 0.00 | 1 | 0.92 | 0 | 0.00 | 1 | 0.89 | 4 | 3.37 | 1 | 0.88 |

| | | | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | 8703.3219 | 4 | 1.04 | 24 | 20.36 | 8 | 10.21 | 10 | 12.41 | 6 | 5.62 | 13 | 20.89 |
| | 8703.3223 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 1 | 3.08 | 2 | 7.50 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 |
| | 8703.3225 | 8 | 0.28 | 0 | 0.00 | 3 | 8.78 | 9 | 36.61 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 |
| | 8703.3229 | 2 | 5.15 | 20 | 42.15 | 20 | 63.60 | 19 | 60.60 | 14 | 47.95 | 11 | 39.10 |
| | 8703.3390 | 19 | 37.90 | 7 | 23.78 | 14 | 52.21 | 54 | 179.97 | 23 | 88.63 | 43 | 192.89 |
| | 8703.9020 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 14 | 2.98 | 12 | 4.39 |
| | 8703.9090 | 0 | 0.00 | 1 | 3.19 | 0 | 0.00 | 9 | 12.84 | 75 | 239.14 | 10 | 25.10 |
| **Sub Total 87.03** | | **7139** | **4962.81** | **14401** | **8629.98** | **56126** | **29221.17** | **47657** | **28472.11** | **32658** | **20394.01** | **30053** | **19652.19** |
| Motor Vehicles for the transport of goods. | 8704.1090 | 46 | 84.95 | 167 | 402.02 | 134 | 361.75 | 199 | 754.72 | 273 | 1322.81 | 97 | 203.12 |
| | 8704.2190 | 4840 | 3439.72 | 1189 | 1033.62 | 1441 | 1182.72 | 1540 | 1686.21 | 557 | 525.31 | 527 | 630.43 |
| | 8704.2219 | 48 | 147.33 | 87 | 114.34 | 145 | 181.93 | 132 | 103.36 | 75 | 50.25 | 10 | 18.82 |
| | 8704.2299 | 18 | 43.98 | 74 | 97.46 | 164 | 646.18 | 110 | 262.67 | 33 | 128.38 | 51 | 97.88 |
| | 8704.2390 | 51 | 132.83 | 4 | 3.65 | 42 | 181.51 | 13 | 41.88 | 42 | 188.48 | 1 | 5.27 |
| | 8704.3130 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 |
| | 8704.3150 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 52 | 2.45 |
| | 8704.3190 | 9 | 8.01 | 457 | 63.83 | 2208 | 130.54 | 411 | 89.86 | 145 | 91.83 | 64 | 38.28 |
| | 8704.3290 | 1 | 0.99 | 0 | 0.00 | 12 | 13.17 | 9 | 9.25 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 |
| | 8704.9090 | 0 | 0.00 | 5 | 2.41 | 2 | 4.82 | 0 | 0.00 | 7 | 0.05 | 2 | 3.42 |
| **Sub Total 87.04** | | **5013** | **3857.81** | **1983** | **1717.32** | **4148** | **2702.62** | **2414** | **2947.96** | **1132** | **2307.12** | **804** | **999.67** |
| Motorcycles (including mopeds) and cycles fitted with an auxiliary motor, with or without side-cars; side-cars. | 8711.1090 | 132 | 7.56 | 99 | 4.18 | 44 | 2.44 | 156 | 1.19 | 69 | 4.35 | 66 | 3.35 |
| | 8711.2090 | 100 | 4.50 | 104 | 6.37 | 225 | 7.81 | 616 | 29.33 | 224 | 34.68 | 132 | 24.30 |
| | 8711.3020 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 1 | 0.72 | 1 | 0.05 |
| | 8711.3090 | 1 | 0.31 | 4 | 0.55 | 0 | 0.00 | 16 | 5.56 | 11 | 11.63 | 27 | 11.64 |
| | 8711.4090 | 8 | 2.92 | 21 | 7.87 | 90 | 20.84 | 53 | 20.29 | 82 | 34.51 | 32 | 12.99 |
| | 8711.5090 | 3 | 1.27 | 6 | 3.42 | 39 | 13.63 | 93 | 67.73 | 158 | 79.41 | 187 | 69.75 |
| | 8711.9030 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 0 | 0.00 | 17 | 0.86 | 60 | 1.13 |
| | 8711.9090 | 3 | 0.57 | 33 | 1.03 | 81 | 1.91 | 22 | 1.63 | 5 | 0.79 | 10 | 0.89 |
| **Sub Total 87.11** | | **247** | **17.13** | **267** | **23.42** | **479** | **46.63** | **956** | **125.73** | **567** | **166.95** | **515** | **124.08** |
| **Grand Total** | | **13474** | **10763.86** | **17764.47** | **12649.93** | **65467.5** | **37165.07** | **56030** | **36398.68** | **40468.06** | **30079.63** | **35461** | **26517.63** |

*Q. No. 5 (Def.). Senator Osman Saifullah Khan: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the details of mechanism devised for quality testing of packaged milk being sold in the country;
(b) the names and other details of accredited laboratories in the country where the said testing is carried out;
(c) the nature and frequency of such testing; and
(d) whether the said testing is periodically conducted at accredited laboratories abroad, if so, the names and location of such laboratories indicating also the dates on which testing was carried out in each of those laboratories during the last two years?

Rana Tanveer Hussain (Minister for Defence Production): (a) The Government of Pakistan has mandated Pakistan Standards and Quality Control Authority (PSQCA) to monitor the quality of the 37 food items in the country which are under mandatory certification through SRO's issued by the Govt. of Pakistan from time to time (Annexure -A). As per PSQCA Act VI of 1996 and Pakistan Conformity Assessment Rule 2011, the quality testing of packaged milk does not fall under the mandate of PSQCA being not included in the list of mandatory items.

PSQCA has however a complete mechanism in place to check the quality of Food and other mandatory items as per Pakistan Standards (Annexure-B).

Pakistan Council of Scientific and Industrial Research (PCSIR) working under the administrative

control of Ministry of Science and Technology is playing crucial role in the sustainable development of the country through provision of quality control and quality assurance services to food sectors including milk products in Pakistan on demand basis.

(b) Pakistan National Accreditation Council (PNAC) working under the administrative control of Ministry of Science and Technology (MoST) has accredited following laboratories which are involved in the testing of the Microbiological & Chemical Testing of Milk/Milk products:

| S. # | Organization Name |
|---|---|
| 1. | Pakistan Council of Scientific & Industrial Research (PCSIR), Karachi |
| 2. | Pakistan Council of Scientific & Industrial Research (PCSIR), Peshawar |
| 3. | Pakistan Council of Scientific & Industrial Research (PCSIR), Lahore |
| 4. | Qarshi Research International (Pvt) Ltd, Hatter |
| 5. | QA Lab, Nestle Pakistan, Sheikhupura |
| 6. | QA Lab, Nestle Pakistan, Kabirwala |

(c) The testing of food and commodity products by PCSIR is purely on commercial basis (as and when demanded by the clients).

(d) Not applicable to MoST organizations.

ANNEXURE – A

**PAKISTAN STANDARDS & QUALITY CONTROL AUTHORITY**
**STANDARDS DEVELOPMENT CENTER**
(CONFORMITY ASSESSMENT DIRECTORATE)

## List of Mandatory Food items Notified by the Government under Section 14 of PSQCA Act VI of 1996

| S.# | Name of Items | Relevant PS:# |
|---|---|---|
| 1 | Banaspati Ghee. | 221 |
| 2 | Refined Maize (Corn) Oil. | 1562 |
| 3 | Cooking Oil. | 2858 |
| 4 | Refined Soybean Oil. | 1563 |
| 5 | Refined Sunflower Oil. | 1564 |
| 6 | Cotton Seed Oil. | 21 |
| 7 | Mustard Oil. | 25 |
| 8 | Palm Oil Edible. | 1561 |
| 9 | Sesame Oil. | 98 |
| 10 | Coconut Oil (Expelled). | 99 |
| 11 | Margarine. | 1653 |
| 12 | Biscuits (Excluding Wafers Biscuits). | 383 |
| 13 | Wafers Biscuits. | 614 |
| 14 | Natural Mineral Water. | 2102 |
| 15 | Bottled Drinking Water. | 4639 |
| 16 | Carbonated Beverage. | 1654 |
| 17 | Iodized Salt. | 1669 |
| 18 | Milk Powder (whole and skim) | 363 |
| 19 | Condensed Milk | 364 |
| 20 | Tea Black | 439 |
| 21 | Fruit Squash | 506 |
| 22 | Marmalade | 514 |
| 23 | Concentrated Fruit Juice | 527 |
| 24 | Food for infants and children | 1688 |
| 25 | Chilly Powder | 1742 |
| 26 | Orange Juice | 1738 |
| 27 | Apple Juice | 1739 |
| 28 | Curry Powder | 1741 |
| 29 | Turmeric (Ground & Powdered) | 1820 |
| 30 | Refined Sugar & White Powdered) | 1822 |
| 31 | Butter | 1831 |
| 32 | Honey | 1934 |
| 33 | Jams (Fruit preserve) & Jellies | 2096 |
| 34 | Flavoured Milk | 3189 |
| 35 | Synthetic Vinegar | 3602 |
| 36 | Mayonnaise | 3947 |
| 37 | Pickles | 520 |

ANNEXURE – B

## PSQCA CHECKING MECHANISM

PSQCA has complete mechanism to check the quality of mandatory products as per the Pakistan Standards, as described below:

i. **Quarterly Inspections:**
Quarterly inspections are carried out as per Pakistan Standards. During inspection of a manufacturing unit, a Field Officer checks its manufacturing capability and its Quality Control Infra-structure for producing a quality product as per relevant Pakistan Standard (PS).

ii. **Collection of Random Samples:**
Three random samples are collected from the unit / plant and are sealed. Sample No.1 is sent for testing either to Quality Control Centre (QCC), PSQCA or an Independent Lab; Sample No.2 is retained in the unit/plant and Sample No. 3 is kept in PSQCA for transparency in case of any disagreement on the test results.

iii. **Testing (Microbiological, Chemical & Physical)**
The sealed samples are tested in an Independent Lab / QCC for Microbiological, Chemical & Physical test as per relevant Pakistan Standard.

iv. **Issue of Notices:**
Notices are issued to the unit to stop manufacture of the product if not found in conformity with the relevant Pakistan Standard.

v. **Continuous Surveillance and monitoring:**
Besides quarterly inspection following steps are also taken to check / eliminate sub-standards / un-hygienic products:

a. Open market sampling and testing through PSQCA Mobile Lab to carry out on the spot testing.

b. Hygienic conditions of plants / units are also monitored along-with quality control process and production.

Under the provisions of the PSQCA Act and Pakistan Conformity Assessment (PCA) Rules 2011 the regular monitoring of products is carried out (quarterly) on the basis of samples collected from the manufacturing units and from open market.

*Q. No. 6 (Def.) Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the pay, allowance and other fringe benefits admissible to the President of National Bank of Pakistan; and

(b) whether it is a fact that salary of the President of the said Bank has recently been increased by Rs. 1.1 million, if so, the reasons/ justification thereof?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) The pay, allowances and other fringe benefits admissible to the President of National Bank of Pakistan are annexed.

(b) The salary of President NBP has not recently been increased. He was appointed President NBP on January 21, 2014 for a term of three years and his salary was fixed by the shareholders in their Extra Ordinary General meeting held on February 06, 2015.

**Annexure**

| Subject | Compensation Package and Benefits |
|---|---|
| Position | CEO/President |
| Contract Period | The contract period is 3 years from date of Govt. Notification, renewable at the option of the Federal Government. |
| Gross salary | Monthly Gross Salary of PKR 3.5 million |
| Variable Salary/Annual Performance Bouns | Performance Bonus will be RECOMMENDED by the Board and APPROVED by the shareholders in the general meeting based on performance against agreed Performance indicators and in comparison to the Presidents of peer Banks. |
| Utilities, Security Arrangements and Domestic Help | Utilities (Electricity, Gas, Water, Residence Telephone(s)/Mobile phone(s) at actual). Security arrangement to be provided by the Bank Deployment of four (04) security Guards i.e. two Security Guards on 12 hours shift basis at Residence. Salary of five (05) persons (PKR. 90,000/- per month on reimbursement basis). |
| House Loan | As part of the employment arrangement, NBP will take over the unpaid portion of the existing housing loan availed by syed Ahmed Iqbal Ashraf on the terms and conditions applicable in NBP. However, the Bank may convert the same into a commercial loan in case of separation of the President from the Bank. |

| Subject | Compensation Package and Benefits |
|---|---|
| Home Furnishing Allowance | Amount equivalent to one gross salary payable one during tenure of three years. |
| Vehicles and Fuel | Two cars (one 4,700 cc and one 3,500 cc) provided by the Bank, both fully maintained by the Bank President to have options to purchase one car at 10% of cost or at WDV, whichever is higher, at separation or on expiry of contract. Fuel for the Bank provided vehicles at actual. |
| Drivers | Two drivers provided and paid by the Bank or alternatively salary of two drivers reimbursed @ PKR. 25,000/- per driver per months. |
| Leave Entitlement | Annual leaves 30 days and Medical/sick leave 18 per anaum Annual leaves may be accoumolated upto 90, which are encashable on the basis of last drawn gross salary. |
| Generator Facility at Residence | As per Bank's policy for SEVPs. |
| House and Garden Maintenance | Fully maintained by Bank at actual. |
| Official Travel/Expenses Reimbursement | As per Bank's policy for SEVPs. |
| Medical | Medical/Dental coverage for self and dependent family members within Pakistan and reimbursement of all expenses at actual. Full fledged dental treatment facilities at cost. No post separation or retirement medical/dental facility will be available. |
| Group/Life Insurance | Life insurance coverage to be provided by the Bank (amount Rs. 30 million) during the tenure of contract. 50% yearly premium to be paid by him and remaining 50% yearly premium to be paid by the Bank during the tenure of contract only. |
| Terminal Benefits | Gratuity to be paid at one-month last draw gross salary for each year of service 6 months or more to be treated as a completed year of service. |
| Club member ship | Membership (entry fee) for two clubs of incumbent's choice to be paid by the Bank Subscription/other Charges of 3 clubs to be paid by the Bank. |
| Annual salary and Benefits Review | The package shall remain fixed during the tenure of the contract. |
| Separation from Bank's Service | In-cash of Termination of contract.<br>Three months' notice period or salary in lieu thereof.<br>in-case of Resignation:<br>Three months' notice period or salary in lieu thereof. |

*Q. No. 7 (Def.) Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state whether it is a fact that the management of the National Bank of Pakistan has announced to abolish the region / regional headquarters of the National Bank Larkana, if so, the reasons thereof?

Senator Muhammad Ishaq Dar: Yes

Reasons

The prime objective of restructuring of field offices is to improve efficiency and service quality to ensure competitive & dynamic presence in the contemporary banking industry. This strategic move will result in reduced processing /decision time, prompt delivery, aggressive marketing of NBP products & services. Beside it will help divert maximum skilled human resources to branches/hub branches instead of back offices.

The restructuring plan of NBP has been approved by the Board of Directors of the Bank after thorough deliberations.

*Q. No. 8 (Def.) Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state that:

(a) the names, designation and place of domicile of the persons directly appointed as SEVP, EVP and SVP in the National Bank of Pakistan during the last two years;
(b) the number of officers of the said bank whose promotions were affected due to the said appointments;

(c) the names, designation and place of domicile of the officers / officials of the said bank who have been promoted against the posts of SEVP, EVP and SVP during the said period;

(d) the criteria laid down for promotion against the said posts; and

(e) the names and designation of the officers/officials of the said bank belonging to Sindh rural and Sindh urban whose services have been terminated, dismissed or suspended during the said period indicating also the reasons for termination/ dismissal/suspension in each case?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) Seventeen (17) persons have been directly appointed as SEVP/EVP/ and SVP in the bank during last two years. Details are at Annex-I.

(b) Contract appointments in senior grades have been made against technical/professional assignments for specific period of time. Therefore, promotions of regular executives have not been affected.

(c) Eighty two (82) officials have been promoted, their names, designation and place of domicile are at Annex-II.

(d) The criteria for promotion were the seniority in the grade, professional qualification, last three years performance ratings and interview of the candidates.

(e) Forty (40) employees from the province of Sindh have been terminated/dismissed on account of fraud/forgery/submission of fake degree & un-authorized absence from duty. Details are at Annex-III.

# Annexure-I

List of Executive (SEVP, EVP & SVP) hired on Contract from 01-01-2013 to 20-03-2015

| Sr. | Name | Designation | Date of Joining | Place of Domicile |
|---|---|---|---|---|
| 1 | Mr. Zubair Haider Shaikh | SEVP (Head of Islamic Banking) | 25-02-2013 | Sindh (Karachi) |
| 2 | Mr. Masood Karim Shaikh | SEVP (Group Chief) | 07-05-2014 | Sindh (Karachi) |
| 3 | Mr. Mudassir H. Khan | SEVP (Group Chief) | 16-06-2014 | Punjab (Rawalpindi) |
| 4 | Mr. Asif Ahmed Mena | EVP (CISO) | 25-06-2014 | Sindh (Karachi) |
| 5 | Syed Asrar Hussain | EVP (PMO Head) | 26-06-2014 | Sindh (Karachi) |
| 6 | Mr. Muhammad Ehsan Qadir | EVP (Head of Training & Organizational Development) | 30-06-2014 | Punjab (Sargodha) |
| 7 | Mr. Azfar Jamal | EVP (Head of Alternate Delivery Channels) | 12-01-2015 | Punjab (Lahore) |
| 8 | Mr. Mohammad Asim Akhtar | EVP (Head of Banch Network Management & Service Quality) | 02-02-2015 | Punjab (Rawalpindi) |
| 9 | Ms. Rifat Sultana Mughal | SVP (Wing Head Litigation-HR) | 16-09-2013 | Sindh (Karachi) |
| 10 | Mr. Ehsan Waqqar Ahmed | SVP (Shariah Advisor) | 25-11-2013 | Sindh (Karachi) |
| 11 | Mr. Kamran Masud Khan | SVP (Head of Retail & Branch Banking) | 12-03-2014 | Punjab (Sahiwal) |
| 12 | Mr. Maaz Khair Ud Din | SVP (Wing Head Credit & Bangladesh Operations) | 09-07-2014 | Sindh (Karachi) |
| 13 | Mr. Nabeel Saeed | SVP (Chief Public Relation Officer) | 10-11-2014 | Sindh (Karachi) |
| 14 | Mrs. Rana Athar | SVP (Unit Head, Corporate-South, Khi) | 11-11-2014 | Sindh (Karachi) |
| 15 | Mr. Abid Kitchlew | SVP (Unit Head, Corporate-North, ISBD) | 22-12-2014 | Punjab (Rawalpindi) |
| 16 | Mr. Umer Azim Daudpota | SVP (Head of Institutional Deposit / Sales) | 06-01-2015 | Sindh (Thatta) |
| 17 | Mr. Abdul Qadir | SVP (Wing Head-Infrastructure Wing) | 17-03-2015 | Sindh (Karachi) |

Annexure-II

| Sr. # | Name | Designation | Domicile |
|---|---|---|---|
| 1 | Sultana Naheed (Ms) | SEVP | NWFP |
| 2 | Wajahat A.Baqai | SEVP | Punjab |
| 3 | Shahzad Akhtar Shami | SEVP | Punjab |
| 4 | Qamar Husain | SEVP | Sindh |
| 5 | Muhammad Atlas Khan | EVP | NWFP |
| 6 | Moeenuddin | EVP | NWFP |
| 7 | Tariq Taj | EVP | NWFP |
| 8 | Khurrum Saeed Naik | EVP | Punjab |
| 9 | Shahid Iqbal Dar | EVP | Punjab |
| 10 | Abdul Wahid Sethi | EVP | Punjab |
| 11 | Azra Naila Uzair (Mrs) | EVP | Sindh |
| 12 | Dr. Qadir Bukhsh | EVP | Sindh |
| 13 | Muhammad Ashfaq Khan | SVP | A.K |
| 14 | M. Khursheed Khan | SVP | A.K |
| 15 | Salman Talat | SVP | Balochistan |
| 16 | Ali Ahmed | SVP | Balochistan |
| 17 | Syed Azhar Ali | SVP | Balochistan |
| 18 | Rashid Mirza | SVP | Balochistan |
| 19 | Jahan Zeb | SVP | NWFP |
| 20 | Pir Muhammad | SVP | NWFP |
| 21 | Tarranum Sarwar (Ms) | SVP | NWFP |
| 22 | Imtiaz -ul-Haq | SVP | NWFP |
| 23 | Syed Azhar Hussain Shah | SVP | NWFP |
| 24 | Naseeruddin | SVP | NWFP |
| 25 | Nadir Khan | SVP | NWFP |
| 26 | Muhammad Naeemullah Jan | SVP | NWFP |
| 27 | Sohail Akhtar | SVP | NWFP |
| 28 | Mustadar -ul-Islam | SVP | Punjab |
| 29 | Manzur Ahmed | SVP | Punjab |
| 30 | Muhammad Mubashir Ahmed | SVP | Punjab |
| 31 | Hamid Raza | SVP | Punjab |
| 32 | Muhammad Iftikhar | SVP | Punjab |
| 33 | Muhammad Iqbal Malik | SVP | Punjab |
| 34 | Abdul Jamal Tariq Hassan | SVP | Punjab |
| 35 | Amanat Ali | SVP | Punjab |
| 36 | Imtiaz Ali Khan | SVP | Punjab |
| 37 | Abdul Majid Arshad | SVP | Punjab |
| 38 | Amjad Pervez | SVP | Punjab |
| 39 | Aziz Ur-Rehman | SVP | Punjab |
| 40 | Shamsher Hussain | SVP | Punjab |
| 41 | Mehmood Akhtar Nadeem | SVP | Punjab |
| 42 | Syed Shabbir Ahmed | SVP | Punjab |
| 43 | Muhammad Ahsan Aslam Bhutta | SVP | Punjab |
| 44 | Hafiz Muhammad Fayyaz | SVP | Punjab |

| | | | |
|---|---|---|---|
| 45 | Abdul Hameed Asim | SVP | Punjab |
| 46 | Shahid Majeed | SVP | Punjab |
| 47 | Ansar Raza Goraha | SVP | Punjab |
| 48 | Manzoor Ahmed | SVP | Punjab |
| 49 | Zia Ur-Rashid Ibrahim | SVP | Punjab |
| 50 | Sohail Hassan Butt | SVP | Punjab |
| 51 | Muhammad Yaqoob | SVP | Punjab |
| 52 | Abdul Aziz | SVP | Punjab |
| 53 | Muhammad Anjum Rafiq | SVP | Punjab |
| 54 | Talat Khurshid | SVP | Punjab |
| 55 | Muhammad Naeem Ansari | SVP | Punjab |
| 56 | Haseeb Arshad | SVP | Punjab |
| 57 | Javaid Anwar Khan | SVP | Punjab |
| 58 | Dilbar Hussain Khan | SVP | Punjab |
| 59 | Muhammad Younas | SVP | Punjab |
| 60 | Basharat Ali | SVP | Punjab |
| 61 | Muhammad Irfan Khan | SVP | Punjab |
| 62 | Imtiaz Ahmed | SVP | Punjab |
| 63 | Zubaid Ali Sheikh | SVP | Punjab |
| 64 | Aamir Manzoor | SVP | Punjab |
| 65 | Muhammad Rizwan Khan | SVP | Punjab |
| 66 | Muhammad Fuad Mohsin | SVP | Punjab |
| 67 | Mujahid Abbas Khan | SVP | Punjab |
| 68 | Mashkoor Ahmed Khan | SVP | Punjab |
| 69 | Kizwana Ammar(Ms) | SVP | Sindh |
| 70 | Kaleem Ullah Sheikh | SVP | Sindh |
| 71 | Gulzar Ahmed Sanghar | SVP | Sindh |
| 72 | Khadija Adnan(Mrs) | SVP | Sindh |
| 73 | Malik Amir Sultan | SVP | Sindh |
| 74 | Ghulam Raza Dehraj | SVP | Sindh |
| 75 | Muhammad Farooq | SVP | Sindh |
| 76 | Javed Ashraf | SVP | Sindh |
| 77 | Mushtaq Ahmed Shaikh | SVP | Sindh |
| 78 | Muhammad Nusrat Ilyas | SVP | Sindh |
| 79 | Mudasser Nabi | SVP | Sindh |
| 80 | Sh. Tariq Abdullah | SVP | Sindh |
| 81 | Ahmer Liaquat | SVP | Sindh |
| 82 | Ahmed Naseem | SVP | Sindh |

# Annexure-III

(E-2) SINDH RURAL

| | | | Action Type | Reason for Action | Personnel Area | Personnel Sub Area | | | Hire Date | Province | District |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 14231 | SIKANDAR ALI | Termination | Un Authorized Abse | Head Office | CORPORATE INVESTMENT BANKING GROUP | Regular | OG-I | 13/11/2013 | Sindh | Dadu |
| 2 | 15283 | AFTAB AHMED MEMON | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | MIRPUR BATHORO BRANCH | Regular | OG I | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 3 | 1139 | GHULAM MUSTAFA KHATRY | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 4 | 1140 | AFTAB ALI SHAH | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 5 | 1253 | MUHARRAM KHUSHIK | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 10/05/2013 | Sindh | Thatta |
| 6 | 1586 | S. SHAHNAWAZ SHAH | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 7 | 14396 | SHAHZAD KHOWAJA | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | MIRPUR SAKRO BRANCH | Regular | OG-II | 27/09/2013 | Sindh | Thatta |
| 8 | 15709 | MUHAMMAD IQBAL KHATTI | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 08/03/2013 | Sindh | Thatta |
| 9 | 15952 | MUHAMMAD YOUNIS | Termination | Un Authorized Abse | Larkana | MIRO KHAN BRANCH | Contractual | OG-III | 13/08/2013 | Sindh | Larkana |
| 10 | 16086 | YASIR ALI JUNEJO | Termination | Un Authorized Abse | Karachi South | NICVD JINNAH HOSPITAL BR | Contractual | OG-III | 09/10/2013 | Sindh | Shahdadkot |
| 11 | 16125 | AQEEL A ANJUM | Termination | Un Authorized Abse | Head Office | HUMAN RESOURCE MANAGEMENT GROUP | Contractual | OG-III | 01/10/2014 | Sindh | Mirpur Khas |
| 12 | 1143 | MANZOOR AHMED KHATTI | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | MIRPUR SAKRO BRANCH | Regular | OG-III | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 13 | 1183 | QURBAN ALI CHANNA | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-III | 10/05/2013 | Sindh | Nawabshah |
| 14 | 1185 | TUFAIL AHMED MEMON | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-III | 10/05/2013 | Sindh | Thatta |
| 15 | 14584 | RAFEEQUE U ZAMAN | Termination | Un Authorized Abse | Sukkur | Sukkur Regional Office | Contractual | OG-III | 27/03/2013 | Sindh | Khairpur |
| 16 | 14903 | GHULAM HYDER QURESHI | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | MAKLI BRANCH | Regular | OG-III | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |

Sindh Rural = 16
Urban = 24.
Total : 40

(E-1) SINDH URBAN

| | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 162 | IMRAN SHAIKH | Termination | Un Authorized Abse | Head Office | RISK MANAGEMENT GROUP | Regular | AVP | 16/09/2014 | Sindh | KARACHI |
| 2 | 17484 | Muhammad Ali Farooqi | Termination | Un Authorized Abse | Head Office | CREDIT MANAGEMENT GROUP | Contractual | AVP | 11/12/2014 | Sindh | KARACHI |
| 3 | 158 | MUKARRAM AHMED KHAN | Termination | Un Authorized Abse | Karachi South | Karachi South Regional Office | Regular | OG-I | 29/10/2013 | Sindh | KARACHI |
| 4 | 5230 | AZFAR TANVEER KHAN | Termination | Fake Documents | Head Office | SECRETARY BOARD OF DIRECTORS | Contractual | OG-I | 03/04/2014 | Sindh | KARACHI |
| 5 | 4816 | KHAWAR JAVED | Dismissal | Fake Documents | Head Office | HUMAN RESOURCE MANAGEMENT GROUP | Regular | OG-I | 23/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 6 | 7046 | MUHAMMAD HASEEB KHAN | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-I | 27/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 7 | 7120 | NAZAR HUSSAIN | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-I | 26/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 8 | 7444 | MUHAMMAD AZFAR | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-I | 28/01/2015 | Sindh | KARACHI |
| 9 | 5242 | M ABDUL RAHIM QUADRI | Termination | Un Authorized Abse | Head Office | CORPORATE INVESTMENT BANKING GROUP | Contractual | OG-II | 06/01/2015 | Sindh | KARACHI |
| 10 | 6197 | MERAJ AHMED | Termination | Un Authorized Abse | Karachi South | HOOR MARKET KEAMARI KAR. | Regular | OG-II | 17/01/2013 | Sindh | KARACHI |
| 11 | 14332 | YOUSUF HANEEF PATHAN | Termination | Un Authorized Abse | Head Office | COMMERCIAL RETAIL BANKING GROUP | Contractual | OG-II | 14/01/2013 | Sindh | KARACHI |
| 12 | 14633 | YUSRA WAQAR | Termination | Un Authorized Abse | Head Office | CORPORATE BANKING DIVISION (SOUTH) | Regular | OG-II | 03/01/2013 | Sindh | KARACHI |
| 13 | 16210 | MS KIRAN ASSNANI | Termination | Un Authorized Abse | Karachi West | Regional Audit Office karachi | Regular | OG-II | 30/04/2014 | Sindh | KARACHI |
| 14 | 16395 | Muhammad Ali Baig | Termination | Un Authorized Abse | Karachi South | SADDAR BRANCH KARACHI | Regular | OG-II | 04/04/2013 | Sindh | KARACHI |
| 15 | 7054 | SYED HASHIM RAZA RIZVI | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-II | 27/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 16 | 7055 | MOHAMMAD KAMRAN | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-II | 27/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 17 | 1040 | SYED HAFEEZ ALI SHAH | Termination | Un Authorized Abse | Hyderabad | Ghari Khata Hyderabad | Contractual | OG-III | 23/12/2013 | Sindh | Hyderabad |
| 18 | 5220 | AMIR HABIB SIDDIQUI | Dismissal | Forged SSC Certifica | Head Office | HUMAN RESOURCE MANAGEMENT GROUP | Contractual | OG-III | 22/11/2013 | Sindh | Karachi |
| 19 | 6271 | HASEEB NAIMAT ULLAH | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-III | 12/02/2015 | Sindh | KARACHI |
| 20 | 15307 | FATIMA ZEHRA | Dismissal | Forged HSC Certific | Head Office | HUMAN RESOURCE MANAGEMENT GROUP | Contractual | OG-III | 11/12/2014 | Sindh | Karachi |
| 21 | 16438 | Maqsood Ali | Termination | Un Authorized Abse | Sukk:-r | PANO AKIL CANTONMENT | Contractual | OG-III | 05/09/2013 | Sindh | Sukkur |
| 22 | 17206 | SEHRESH FARID | Termination | Un Authorized Abse | Karachi West | SAKHI HASAN BRANCH | Contractual | OG-III | 12/09/2013 | Sindh | Karachi |
| 23 | 17264 | MUHAMMAD SAIF UR RAHMAN KHA | Termination | Un Authorized Abse | Karachi West | PAPOSH NAGAR KARACHI | Contractual | OG-III | 27/11/2013 | Sindh | Karachi |
| 24 | 4640 | SYED AHMED | Dismissal | Fake Documents | Head Office | CORPORATE COMMUNICATION DIVISION | Regular | CLER-IV | 30/03/2013 | Sindh | Karachi |

*Q. No. 9 (Def.) Senator Nighat Mirza: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the amount collected as taxes and duties by Federal Board of Revenue under various heads from July 2014 to February, 2015 and during the same period of preceding year indicating also the percentage of increase in collection during that period of current financial year;

(b) the percentage of increase made in various taxes and duties and details of new taxes imposed during the said period of 2014-15 as compared to the same period of preceding year; and

(c) the amount of taxes and duties collected as a result of the said increase and its percentage to the total collection?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) FBR has collected Rs. 1538.1 billion during July-February 2014-15 against Rs. 1360.6 billion collected in the corresponding period of preceding year. The collection of July-February 2014-15 is 13% higher than the collection of July-February 2013-14. The head-wise collection and growth is shown in the following Table:

Table 1: Head-wise Taxes and Duties Collected by FBR

Rs. Billion

| Tax Head | July-February 2014-15 | July-February 2013-14 | Growth% |
|---|---|---|---|
| Direct Taxes | 599.3 | 500.1 | 19.8 |

| | | | |
|---|---|---|---|
| Sales Tax | 669.3 | 635.6 | 5.3 |
| FED | 88.7 | 78.0 | 13.7 |
| Customs | 180.8 | 146.9 | 23.1 |
| Total | 1,538.1 | 1,360.6 | 13.0 |

(b) The percentage of increase made in various taxes and duties is given above.

Detail of new taxes:

I. **Customs**

- 0% duty slabs in tariff was substituted with 1% duty slabs.
- 5% regulatory duty was imposed on luxury goods.
- Concessions available under different SRO's was withdrawn/ reduced.

II. **Income Tax**

| S. No. | Section | Increase / Decrease in Rates |
|---|---|---|
| 1 | 148 (Imports) | 0.5% to 1% Increase in rates |
| 2 | 150 (Dividends) | 5% increase in rate for Non-filer & 15% on Money Market Fund |
| 3 | 151 (Bank Interest & Securities) | 5% increase in rate for Non-filers |
| 4 | 153 (Contracts) | Increase in rates |
| 5 | 156 A | 2% increase in rate |
| 6 | 231A (Cash Withdrawal) | 0.2% increase in rate for Non-filer |
| 7 | 231B (Registration of New Vehicles) | Increase in Slab Rates |
| 8 | 233 (Commission) | 2% increase in rate |
| 9 | 234 (Transport) | Increase in Slab Rates & increased rates for Non-filers |
| 10 | 236 (Telephone) | 1% decrease in rates |
| 11 | 236C (Advance Tax on Sales/Transfer of immoveable property | 0.5% increase in rates for Non-filer |
| 12 | 236D (Advance Tax on Functions/Gathering) | 5% decrease in rate |
| 13 | 236G (Advance Tax on Distributers / Whole Sellers) | 0.2% increase for Non-filer |
| 14 | 235A (Domestic Electricity Consumption ) | Rate of 7.5% |
| 15 | 235B (Tax on Steel Melters, Steel Re-rollers) | Rate of 1% |

III. Sales Tax

| | |
|---|---|
| Steel Melters | Rate enhanced from Rs. 4 to 7 per unit of electricity |
| Ship breaker | Rate enhanced from Rs. 5862 per metric ton to 6700 per metric ton |
| Import of Remeltable scrap | Rate enhanced from Rs. 1600 per metric ton to 5600 per metric ton |
| Beverage sector (aerated water) | Capacity tax was replaced with standard rate of ST. |
| Retailers | New regime imposing different rates under different conditions |

IV. Federal Excise Duty

| | |
|---|---|
| Cigarettes | Increase in rates |
| Aerated water | 50% of value on beverage concentrate and 9% on aerated water |
| Cement | 5% of retail price |
| Travel by air | Domestic categories (Rs.2500, Rs. 1250& 500)<br>International (Eco Rs.3840 - Rs.5000)<br>(Business Rs.6840 – Rs. 10000) |
| Chartered flights | 16% |

The further details of new taxes and duties are given in Annex-A, B and C.

(c) The amount of taxes and duties collected during July-February 2014-15 as a result of the said increase is Rs. 137 billion, which is 9.0% of the total collection.

## Annexure-A

### Revenue Impact of New Budgetary Measures & Change in Rates (Income Tax) 2014-15 (Jul ~ Feb)

As on: 31-03-2015 (Rs. in Millions)

| Section | Increase / Decrease in Rates & New provision 2014 | Collection Upto February, 2015 | Collection Upto February, 2014 | Increse / Decrease |
|---|---|---|---|---|
| (Imports) | 0.5% to 1% Increase in rates | 95,245 | 81,613 | 13,632 |
| (Dividends) | 5% increase in rate for Non-filer & 15% on Money Market Fund | 17,674 | 15,784 | 1,890 |
| (Bank Interest & Securities) | 5% increase in rate for Non-filers | 30,403 | 27,407 | 2,996 |
| i (Contracts) | Increase in rates | 89,766 | 70,650 | 19,116 |
| I A | 2% increase in rate | 2,774 | 2,148 | 626 |
| 1A (Cash Withdrawal) | 0.3% increase in rate for Non-filer | 15,464 | 12,427 | 3,038 |
| 1B (Registration of New Vehicles) | Increase in Slab Rates | 4,581 | 2,279 | 2,301 |
| 3 (Commission) | 2% increase in rate | 6,683 | 5,343 | 1,340 |
| 4 (Transport) | Increase in Slab Rates & increased rates for Non-filers | 4,332 | 4,580 | (248) |
| 6 (Telephone) | 1% decrease in rates | 27,596 | 31,863 | (4,267) |
| 6C (Advance Tax on Sales/Transfer immoveable property) | 0.5% increase in rates for Non-filer | 662 | 218 | 444 |
| 6D (Advance Tax on nctions/Gathering) | 5% decrease in rate | 324 | 432 | (108) |
| 6G (Advance Tax on istributers/Whole Salers) | 0.2% increase for Non-filer | 1,343 | 625 | 718 |
| 6A (Domestic Electricity onsumption) | 7.5% | 177 | | 177 |
| 6B (Tax on Steel Melters, Steel Re-ollers) | 1% | 414 | | 414 |
| 6K (Advance Tax on purchaser or ransfer of immovable properties) | New Provision | 2,360 | | 2,360 |
| 6L (Advance Tax on purchaser of nternational air ticket) | New Provision | 388 | | 388 |
| 6M (Bonus shares Issued by companies quoted on stock exchange | New Provision | 33 | | 33 |
| 6N (Bonus shares Issued by companies not quoted on stock exchange) | New Provision | 3 | | 3 |
| 13C (Alternative Corporate Tax) | New Provision | 0 | | 0 |
| 37A (Tax on security where holding period is less than 12 months for TY 2015) | New Provision | 357 | | 357 |
| 37A (Tax on security where holding period is 12 months or more but less than 24 months) | New Provision | 78 | | 78 |
| Total | | 300,656 | 255,369 | 45,286 |

## Annexure-B

ST and FED Impact July-February 2014-15

Rs.million

| Heads | Sales tax | | | FED | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | 2013-14 | 2014-15 | Diffrence | 2013-14 | 2014-15 | Diffrence |
| Cigarettes | | | 0 | 37617 | 39950 | 2333 |
| Cement | | | 0 | 6597 | 7232 | 635 |
| Travel by Air | | | 0 | 8736 | 14593 | 5857 |
| Aerated Water/Beverages | | | 0 | 14 | 955 | 941 |
| Services by Telecom | 3099 | 1643 | -1456 | | | 0 |
| Tractors | 111 | 54 | -57 | 0 | 0 | 0 |
| Motor cars | | | 0 | 124 | 2 | -122 |
| Steel Melters | 2952 | 8202 | 5250 | 0 | 0 | 0 |
| Further Tax | 5818 | 7590 | 1772 | 0 | 0 | 0 |
| Retailers | 0 | 1237 | 1237 | 0 | 0 | 0 |
| Electronics Scrutiny and Intimation | | 5744 | 5744 | | | |
| Restricting undue claims of input | | | | | | |
| **Total** | **11980** | **24470** | **12490** | **53088** | **62732** | **9644** |
| Difference | | | 12490 | | | 9644 |

SROs Sales tax

| | |
|---|---|
| TRANSPOSITION OF SRO 375(I)/2006, DATED 13.06.2006 TO SCHEDULES WITH CERTAIN CHANGES | 20,424 |
| TRANSPOSITION OF SRO 727(I)/2011, DATED 01.08.2011 TO THE NEWLY CREATED EIGHTH SCHEDULE WITH 5% RATE OF SALES TAX | 4,045 |
| TRANSPOSITION OF SRO 551(I)/2008, DATED 11.06.2008 TO SCHEDULES WITH CERTAIN CHANGES | 7,007 |
| TRANSPOSITION OF SRO 501(I)/2013, DATED 12.06.2013 TO SCHEDULES WITH CERTAIN CHANGES | 1,656 |
| RESCISSION OF SRO 69(I)/2006, DATED 28.01.2006 | 1,023 |
| AMENDMENT IN SRO 1125(I)/2011, DATED 31.12.2011 TO PROVIDE FOR LEVY OF SALES TAX @ 17% ON IMPORT OF FINISHED ARTICLES OF TEXTILE AND LEATHER | 1,778 |
| Sub total SROs | 35,933 |
| ST Total | 48,423 |
| Grand Total (ST and FED) | 58,067 |

**Annexure-C**

**Customs duty collected as a Result of Measures**

RS. Billion

| Tax Head | July-February 2014-15 | %age to the Collection |
|---|---|---|
| 0% slab to 1% slab | 3.4 | 1.8 |
| RD on Luxury goods | 2.7 | 1.5 |
| Rationalization of SROs | 28.0 | 15.0 |
| **Total** | 34.1 | 18.9 |

**Customs**

Following revenue measures were taken in the budget FY 2014-15:-

- 0% duty slab in tariff was substituted with 1% duty slab.
- 5% regulatory duty was imposed on luxury goods.
- Concessionary regime under different SROs was rationalized.
- The regulatory duty was levied on certain items i.e, steel products, mobile phone, scrap and furnace oil besides enhancing the rate of RD from 5% to 10% on luxury goods during the months of January and February, 2015.

The amount of customs duty collected and as a result of the aforesaid measures and its percentage to the total collection is as under:-

Due to substitution of 0% slab with 1% slab customs duty amounting to Rs.3,421 million is collected during July-February, 2014-15, which is 1.8% of the total customs duty during the said period.

Due to levy of RD on luxury goods, customs duty amounting to Rs. 2,713 million is collected during July-February, 2014-15 which is 1.5% of the total customs duty collection during the said period.

Due to rationalization of concessionary regime under different SROs, customs duty amounting to Rs. 28,000 million is collected during Jul-Feb, 2014-15 which is 15% of the total customs duty collection during the said period.

Due to revenue measure undertaken in the Months of January and February, 2015, the yield of Rs. 8 billion is estimated during the remaining months of the CFY.

*Q. No. 10 (Def.) Senator Ms. Nighat Mirza: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state the names and value of smuggled items confiscated by the regional offices of the Directorate General of Customs Intelligence from January to December, 2014?

Senator Muhammad Ishaq Dar: The details of smuggled items confiscated by the regional offices of the Directorate General of Customs intelligence & Investigation-FBR, from January to December, 2014 is enclosed as (Annex-A).

**Annexure-A**

**ANTI-SMUGGLING ACTIVITIES REPORT (JANUARY - DECEMBER, 2014) BY THE DIRECTORATE GENERAL OF CUSTOMS INTELLIGENCE & INVESTIGATION - FBR**

Value in Rupees

| Description of Goods | Units | GRAND TOTAL | |
|---|---|---|---|
| | | Quantity | C.I.F. Value |
| Vehicles U/S 157 | Nos. | 384 | 639,300,000 |
| Vehicles U/S 16 (NDP) | Nos. | 299 | 355,926,896 |
| Cloth F/O | Yards | 10,221,160 | 829,466,282 |
| Arms & Ammunication | Misc. | - | 180,000 |
| Tea | Kgs. | 282,915 | 100,326,422 |
| Tyres & Tubes | Nos. | 13,632 | 86,089,196 |
| Auto Spare Parts | Misc. | - | 79,696,533 |
| Liquor | Bottles/ Tins | 24,233 | 28,743,742 |
| Timber | Cft. | 115 | 2,434,976 |
| Petrol | Ltrs. | 14,000 | 1,500,000 |
| Diesel | Ltrs. | 1,612,718 | 127,775,939 |
| Mobil Oil | Ltrs. | 55,535 | 6,822,618 |
| Grease | Buckets | 624 | 120,000 |
| Cigarettes (Fake/Foreign) | Dandas | 133,559 | 132,872,015 |
| Electronic Goods | Misc. | - | 213,728,457 |
| Carpets | Nos. | 551 | 4,250,000 |
| Pirated CDs/DVDs | Nos. | 17,400 | 174,000 |
| Blankets | Nos. | 1,482 | 3,757,273 |
| Toys | Nos. | - | 94,500 |
| Medicine | Misc. | - | 12,352,100 |
| Dinner Set/Crockery | Carton | - | 344,862 |
| Pan Parag/Zafrani Patti | Tins | 21,043 | 5,900,000 |
| Gutka (All Brands Origin) | Misc. | - | 13,179,860 |
| Toiletries | Misc. | - | 26,471,000 |
| Cooking Oil & Veg.Ghee | Kgs. | - | 600,000 |
| Misc. Goods | Misc. | - | 1,583,750,228 |
| TOTAL | | | 4,255,857,099 |
| NARCOTICS: | | | - |
| CHARAS | Kgs. | 10,676.00 | - |
| HEROIN | Kgs. | 6.78 | - |
| Poppy Seeds | Kgs. | 28,834.70 | - |
| Cannabis Seeds | Kgs. | 2,250 | - |

## ANTI-SMUGGLING ACTIVITIES REPORT (JANUARY - DECEMBER, 2014) BY THE DIRECTORATE GENERAL OF CUSTOMS INTELLIGENCE & INVESTIGATION-FBR

Value in Rupees

| Sr. No. | Description of Goods | Units | LAHORE | | GUJRANWALA | | FAISALABAD | | SIALKOT | | QUETTA | | PESHAWAR | | KARACHI | | RAWALPINDI | | SWADAR | | GRAND TOTAL | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | | | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value | Qty. | C.I.F. Value |
| 1 | Vehicles U/S 157 | Nos. | 67 | 109,600,000 | 24 | 17,600,000 | 47 | 86,200,000 | 20 | 100,200,000 | 28 | 74,430,000 | 72 | 128,690,000 | 63 | 101,200,000 | 21 | 35,000,000 | 4 | 4,900,000 | 384 | 638,390,000 |
| 2 | Vehicles U/S 16 (HSP) | Nos. | 13 | 22,850,000 | 9 | 9,680,000 | 9 | 8,800,000 | 09 | 88,500,000 | 07 | 80,300,000 | 40 | 32,150,297 | 42 | 63,167,674 | 21 | 53,218,021 | - | - | 209 | 365,926,996 |
| 3 | Cloth F/D | Yards | 234,130 | 13,029,200 | 89,843 | 6,807,600 | 414,788 | 76,733,244 | 64,612 | 26,780,200 | 10,287 | 2,785,000 | 383,647 | 61,992,289 | 1,109,582 | 945,644,218 | 7,722,905 | 88,243,531 | - | - | 10,221,160 | 825,466,782 |
| 4 | Arms & Ammunication | Nos. | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 180,000 | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 180,000 |
| 5 | Tea | Kgs. | 24,772 | 7,284,600 | 960 | 340,000 | 899 | 1,201,200 | 14,588 | 6,562,560 | 3,832 | 1,300,000 | 114,030 | 28,494,840 | 113,312 | 33,098,200 | 16,131 | 2,654,254 | - | - | 282,915 | 100,328,422 |
| 6 | Tyres & Tubes | Nos. | 2,148 | 28,464,000 | 687 | 3,833,000 | 203 | 1,215,000 | 2,922 | 13,740,000 | 68 | 850,000 | 1,078 | 2,714,488 | 2,106 | 33,649,648 | 2,482 | 2,816,182 | - | - | 12,632 | 86,089,196 |
| 7 | Auto Spare Parts | Misc. | - | 10,793,000 | - | 880,000 | - | 3,648,000 | - | 7,080,000 | - | 14,642,000 | - | 4,467,223 | - | 33,013,743 | - | 4,551,521 | - | - | - | 79,535,533 |
| 8 | Liquor | Bottles/ Litre | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 9 | 27,243,000 | 24,229 | 1,480,742 | - | - | 24,233 | 28,743,742 |
| 9 | Timber | C/ft. | - | - | - | - | 118 | 2,434,576 | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 118 | 2,434,576 |
| 10 | Petrol | Ltrs. | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 14,000 | 1,500,000 | - | - | - | - | 14,000 | 1,500,000 |
| 11 | Diesel | Ltrs. | - | - | - | - | - | - | 121,490 | 9,258,210 | 480,000 | 34,200,000 | - | - | 813,218 | 72,900,279 | - | - | 168,000 | 10,217,410 | 1,612,718 | 127,775,899 |
| 12 | Mobil Oil | Ltrs. | 1,860 | 380,000 | 3,422 | 960,000 | - | - | - | - | 9,000 | 1,100,000 | 5,628 | 856,182 | 33,729 | 7,841,456 | 10,016 | 1,251,236 | - | - | 55,535 | 8,832,618 |
| 13 | Grease | Buckets | - | - | 324 | 60,000 | - | - | - | - | - | - | - | - | 300 | 60,000 | - | - | - | - | 624 | 120,000 |
| 14 | Cigarettes (Fake/Foreign) | Sandas | 6,300 | 2,762,800 | - | - | 6,240 | 16,800,000 | 18,643 | 14,130,000 | 3,700 | 5,000,000 | 7,300 | 1,274,396 | 88,014 | 93,951,790 | 2,293 | 1,412,715 | - | - | 133,559 | 132,872,015 |
| 15 | Electronic Goods | Misc. | - | 67,622,507 | - | 2,816,000 | - | - | - | 1,950,000 | - | 2,600,000 | - | 12,695,034 | - | 72,634,715 | - | 53,011,125 | - | - | - | 212,728,457 |
| 16 | Carpets | Nos. | - | - | - | - | - | - | 286 | 790,000 | - | - | - | - | 263 | 3,560,000 | - | - | - | - | 551 | 4,250,000 |
| 17 | Pirated CDs/DVDs | Nos. | - | - | 17,400 | 174,000 | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 17,400 | 174,000 |
| 18 | Blankets | Nos. | 213 | 700,000 | - | - | - | - | 897 | 2,916,000 | - | - | - | - | 972 | 1,842,273 | - | - | - | - | 1,482 | 3,707,273 |
| 19 | Toys | Nos. | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 94,500 | - | - | - | 94,500 |
| 20 | Medicine | Misc. | - | - | - | - | - | 6,120,000 | - | 1,132,800 | - | - | - | 3,230,400 | - | 1,841,200 | - | - | - | - | - | 12,353,100 |
| 21 | Dinner Set/Crockery | Carton | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 344,882 | - | - | - | 344,882 |
| 22 | Pan Parag/Zafrani Pan | Tins | 1,443 | 1,008,800 | - | - | - | - | 18,530 | 4,900,000 | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 21,643 | 5,908,800 |
| 23 | Gutka (All Brands Origin) | Misc. | - | 250,000 | - | - | - | 1,000,000 | - | - | - | 1,000,000 | - | - | - | 10,929,860 | - | - | - | - | - | 13,179,860 |
| 24 | Toiletries | Misc. | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 72,000 | - | - | - | 26,399,000 | - | - | - | - | - | 26,471,000 |
| 25 | Cooking Oil & Veg.Ghee | Kgs. | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | - | 600,000 | - | - | - | - | - | - | - | 600,000 |
| 26 | Misc. Goods | Misc. | - | 915,189,888 | - | 33,981,900 | - | 174,233,368 | - | 117,186,039 | - | 24,967,000 | - | 86,544,470 | - | 811,862,012 | - | 46,452,111 | - | - | - | 1,583,790,228 |
| | TOTAL | | | 781,083,465 | | 77,173,400 | | 369,237,818 | | 389,891,967 | | 243,547,500 | | 234,644,011 | | 1,788,881,454 | | 282,771,074 | | 17,617,410 | | 4,265,857,099 |
| | NARCOTICS: | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | - |
| | CHARAS | Kgs. | | | | | | | | | 820.00 | | 368.00 | | 9,940.00 | | | | | | | - |
| | HEROIN | Kgs. | | | | | | | | | | | | | 8.78 | | | | | | 10,676.00 | - |
| | Poppy Seeds | Kgs. | | | | | | | | | | | 9.70 | | 29,625.00 | | | | | | 8.78 | - |
| | Cannabis Seeds | Kgs. | | | | | | | | | 2239 Kgs | | | | - | | | | | | 29,634.70 | - |
| | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | | 2239 Kgs | - |

*Q. No. 11 (Def.) Senator Osman Saifullah Khan: Will the Minister for Planning, Development and Reform be pleased to state the details of the Early Harvest Economic Corridor projects indicating also the estimated cost, source of funding, terms of funding, date of commencement and date of completion in each case?

Mr. Ahsan Iqbal (Minister for Planning, Development and Reform): The list of communication and energy related prioritized/early harvest projects as agreed during 2nd & 3rd Joint Cooperation Committee meetings of China-Pak Economic Corridor alongwith tentative estimated costs is attached at Annex. Under an energy cooperation agreement with Chinese side it was mutually agreed that both sides would cooperate to complete 10,400 MW prioritized energy projects of thermal, wind & solar by 2017-18 and hydro projects by 2020 (Sr. No. 1-14 of attached list). The transport infrastructure projects at Sr. No. 1, 2, 5 and 6 are also scheduled to be completed by 2017-18.

The timing of remaining projects would be finalized after necessary technical & financial work is completed. The energy projects at Sr. No. 1-14 of attached list are expected to be constructed in IPP mode with major financing by Chinese financial institutions. The transport infrastructure projects at Sr. No. 1, 2, 5 and 6 are expected to be completed through concessional loans by the Chinese side.

## Annexure

PROJECTS OF CPEC

| A | Energy Projects | | | |
|---|---|---|---|---|
| Sr. No | Projects | MW | Estimated Cost (US$ Million) | Category |
| 1 | Port Qasim Coal fired Power Plant | 1320 | 1,880 | Priority |
| 2 | Sahiwal 2x660MW Coal-fired Power Plant | 1320 | 1,400 | Priority |
| 3 | Engro dual 2x330MW Coal-fired<br>Surface mine in Block II of Thar Coal field,3.8 million tons/year | 660 | 1,000<br>$60 | Priority<br>Priority |
| 4 | Gawadar Coal Power Project | 300 | 360 | Priority |
| 5 | Muzaffargarh Coal Power Project | 1320 | 1,600 | Priority |
| 6 | Rahimyar Khan Coal Power Project | 1320 | 1,600 | Priority |
| 7 | SSRL Thar Coal Block 6.5mpta &CPIH Mine Mouth Power Plan | 1320 | 1,300 | Priority |
| 8 | Quaid-e-Azam 1000MW Solar Park | 1000 | 1,350 | Priority |
| 9 | Dawood 50MW wind Farm | 50 | 125 | Priority |
| 10 | UEP 100MW wind Farm | 100 | 250 | Priority |
| 11 | Sachal 50MW Wind Farm | 50 | 134 | Priority |
| 12 | Sunnec 50MW wind Farm | 50 | 125 | Priority |
| 13 | Suki Kinari Hydropower Station | 870 | 1,802 | Priority |
| 14 | Karot Hydropower Station | 720 | 1,420 | Priority |
| | Total (Priority) | 10400 | | |

| | Projects | MW | | |
|---|---|---|---|---|
| 15 | Gaddani Power Park Project | | | Actively Promoted |
| (i) | 4x660MW | 2640 | 7,920 | Actively Promoted |
| (ii) | Jetty + Infrastructure | | 1,400 | Actively Promoted |
| (iii) | Transmission Line to Lahore and Faisalabad | | 3,000 | Actively Promoted |
| 16 | HUBCO coal power plant | 660 | 970 | Actively Promoted |
| 17 | Chichoki Mallian 525MW Combined-cycle Power Plant | 525 | 550 | Actively Promoted |
| 18 | Salt Range Mine Mouth Power Project including mining | 300 | 600 | Actively Promoted |
| 19 | Kohala Hydel Project | 1100 | 2,397 | Actively Promoted |
| 20 | Pakistan Wind Farm II (Jhampir, Thatta) | 100 | 150 | Actively Promoted |
| 21 | Thar mine mouth oracle | 1320 | 1,300 | Actively Promoted |
| | Total (Actively Promoted) | 6645 | | |

| B | Transport Infrastructure Sector Projects | | | |
|---|---|---|---|---|
| i) | Roads | | | |
| | Projects | Length (km) | | |
| 1 | KKH Phase II (Thakot-Havelian Section) | 120 | 929 | Priority/EHP (Early Harvest Project) |
| 2 | Karachi - Lahore Motorway (Multan-Sukkur Section) | 392 | 2,594 | Priority/EHP |

| ii) | Rail Sector Projects | | | |
|---|---|---|---|---|
| | Projects | | | |
| 3 | Expansion and reconstruction of existing Line ML-1 | 1736 Km | 3,650 | Priority/EHP |
| 4 | Havelian Dry port | 450 mu | 40 | Priority/EHP |

| iii) | Gwadar Port Related Projects | | | |
|---|---|---|---|---|
| | Projects | | | |
| 5 | Eastbay Expressway | | 140.62 | Priority/EHP |
| 6 | Gwadar International Airport | | 230.00 | Priority/EHP |
| 7 | Construction of Breakwaters | | 123.00 | Priority/EHP |
| 8 | Dredging of berthing areas & channels | | 27.00 | Priority/EHP |
| 9 | Infrastructure for Free Zone & EPZs port related industries | | 32.00 | Priority/EHP |
| 10 | Necessary Facilities of Fresh Water Treatment and Supply | | 130.00 | Priority/EHP |
| 11 | Hospital at Gwadar | | 100.00 | Priority/EHP |
| 12 | Technical and Vocational Institute at Gwadar | | 10.00 | Priority/EHP |

| C | Others | | | |
|---|---|---|---|---|
| | Projects of CPEC | | | |
| 1 | Cross Border Otical Fiber Cable | | 44 | Priority/EHP |
| 2 | DTMB | | | Priority/EHP |

*Q. No. 12 (Def.) Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the steps being taken by the Government to restructure the units proposed to be privatized in order to get the best possible price thereof;
(b) whether it is a fact that some profit making institutions like Banks, OGDCL and PPL are also being privatized, if so, the reasons thereof; and
(c) the details of mismanagement surfaced in privatization of Public entities in the past and precautionary measures being adopted by the Government to avoid the same?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) The restructuring of the units to be privatized will be carried out, if deemed necessary, after the diagnostic analysis of the sector and entity. Services of independent Financial Advisors are being hired on major transactions keeping in view the complexity of the entity. Currently, restructuring plans of PSMC and PIA, are in process. In case of PSMC, a restructuring plan of Rs.18.5 Billion has been approved by the ECC in April, 2014, to revive the unit to maximize its production capacity and to turn around the same to profitability. In case of PIA, Financial Advisors are preparing the proposals.

(b) The Government has not privatised OGDCL and PPL. The Government was only divesting minority stakes in OGDCL and PPL through the capital market. Divestment of shareholding in OGDCL could not

materialize due to decline in oil price, whereas only ~3.5% of company share capital was divested in PPL through the domestic stock exchanges. The PPL share was sold at a premium to market price. In case of Banks, UBL, ABL and HBL has already been privatized

(c) Since the promulgation of Privatization Commission Ordinance, 2000, the Privatization Commission (PC) has carried out privatization of public entities as per the approvals of the Cabinet Committee on Privatization (CCOP). Neither any case of mismanagement has been highlighted by COOP nor has any inquiry of mismanagement in the privatisation process been initiated by PC on the directions of CCOP. However, National Accountability Bureau (NAB) and Federal Investigation Agency (FIA) have investigated some cases of privatisation. A list of all such cases is attached at Annex. Details / current status of these cases can be obtained from the concerned Agency, as PC does not have that information.

This Commission is fully committed to ensure the highest standards of integrity and transparency in conducting all its transactions.

Annexure-I

## FIA ENQUIRIES/ CASES

| Sr. No. | Enquiry No/ Subject of the case & Name of the Unit |
|---|---|
| 1. | FIA Enquiry No 01 of 1995<br><br>FIA. S.B.C Rawalpindi<br>Privatisation of Pioneer Steel Mills (PvT) Ltd.<br><br>**(Pioneer Steel Mills)** |
| 2. | FIA Enquiry No.29 of 1994<br><br>FIA. S.B.C Rawalpindi<br>Privatisation of M/S Pak Saudi Fertilizer<br><br>**(Pak Saudi Fertilizer)** |
| 3. | (F.A.C.C)<br><br>Allegation of corruption During Privatisation of<br>Fazal Ghee Mills, Islamabad<br><br>**(Fazal Ghee Mills)** |
| 4. | FIA Enquiry No.35 of 1994<br><br>FIA. S.B.C Rawalpindi<br>Maple Leaf Cement, Mianwali<br><br>**(Maple Leaf Cement)** |
| 5. | FIA Enquiry No.34 of 1994<br><br>FIA. S.B.C Rawalpindi<br>Privatisation of Dandot Cement Factory, Islamabad<br><br>**(Dandot Cement Factory)** |
| 6. | FIA Enquiry No.18 of 1995<br><br>FIA Karachi<br>Zeal Pak Cement, Karachi<br><br>**(Zeal Pak Cement)** |
| 7. | FIA Enquiry No.03 of 1995<br><br>FIA S.B.C Rawalpindi<br>Pak PVC Ghero<br><br>**(Pak PVC Ghero)** |
| 8. | FIA Enquiry No.11 of 1995<br><br>FIA S.B.C Rawalpindi<br>Pak China Fertilizers, Haripur<br><br>**(Pak China Fertilizers)** |

| | |
|---|---|
| 9. | FIA Enquiry No.03 of 1996<br><br>FIA S.B.C Rawalpindi<br>Republic Motors<br><br>**(Republic Motors)** |
| 10. | Case Fir No.16 of 96<br><br>SBC Rawalpindi<br>Naya Daur Motors, Karachi<br><br>**(Naya Daur Motors)** |
| 11 | (F.A.C.C)<br><br>P.N.A<br>Shikarpur Rice Mills<br><br>**(Shikarpur Rice Mills)** |
| 12. | Case FIR No.30 of 1996 u/s 406/420/468/471/34<br><br>P.P.C against Directors of National Fibers, Karachi<br><br>**(National Fibers)** |
| 13 | FIA Enquiry No.49 of 1997<br><br>National Cement Rawalpindi<br><br>**(National Cement)** |
| 14. | HRC No. 4498 of 2012<br><br>Application by The Press Clipping of "The News" Islamabad dated 11-02-2012<br><br>Trust Investment Bank Limited<br><br>**(TIBL)** |
| **National Accountability Bureau (NAB)** | |
| 1. | Reference U/s 15(2)of Ehtesab Act. 1997<br><br>Complaint regarding Privatisation of Makarwal Collieries Limited<br><br>**(Makarwal Collieries Limited)** |
| 2. | Reference U/s 15(2)of Ehtesab Act. 1997<br><br>M/s. Ittihad Chemicals<br><br>**(M/s. Ittihad Chemicals)** |
| 3. | Reference u/s15(2)of Ehtesab Act 1997<br><br>Indus Steel Pipes Limited<br><br>**(Indus Steel Pipes Limited)** |

| | |
|---|---|
| 4. | Reference u/s 15(2)of Ehtesab Act,1997<br>Special Audit of Naya Daur Motors Ltd.<br>**(Naya Daur Motors)** |
| 5. | Reference u/s 15(2)of Ehtesab Act.1997,<br>Zeal Pak Cement Factory Ltd. Karachi<br>**(Zeal Pak Cement)** |
| 6. | Enquiry in Trust investment Bank Limited regarding recovery of investment of Rs.500 million<br>**(TIBL)** |
| 7. | Investigation regarding non-payment of USD 800 million from M/s. Etisalat, buyer of PTCL<br>**(PTCL)** |
| 8. | Enquiry against Ex-Director of NITL regarding sale of shares of PECO<br>**(PECO)** |

*Q. No. 13 (Def.) Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the names, designation and place of domicile of the employees of Utility Stores Corporation whose services have been terminated during the present regime indicating also the reasons for termination in each case;

(b) the names, designation and place of domicile of the employees of the said Corporation whose services have been regularized during the present regime; and

(c) the names, designation and place of domicile of the persons appointed in that Corporation during the present regime?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi (Minister for Industries and Production): (a) List of terminated employees is enclosed (Annex-A).

(b) Nil.

(c) List of employees appointed during the present regime is enclosed (Annex-B).

**Annexure-A**

## LIST OF EMPLOYEES TERMINATED/ DISMISSED DURING THE PRESENT REGIME

| Sr. No | Name of Employee | Designation | Domicile | Reason |
|---|---|---|---|---|
| 1 | Mr. Javed Khan | Daily Wager | Abbottabad | Overcharging |
| 2 | Mr. Javed Khan | Daily Wager | Abbottabad | -do- |
| 3 | Mr. Salah ud Din Raja | Jr. Area Manager (BS-14) | Peshawar | Manipulation in Price Variation for illegal financial gain |
| 4 | Mr. Saeed ur Rahman | Incharge Store | Haripur | -do- |
| 5 | Mr. Muhammad Rizwan | Incharge Store | Haripur | -do- |
| 6 | Mr. Jehanzeb Khan | Incharge Store | Haripur | -do- |
| 7 | Mr. Alamzeb | Incharge Store | Haripur | -do- |
| 8 | Mr. Tahir Hussain | Daily Wager | Haripur | -do- |
| 9 | Mr. Muhammad Miskeen | Salesman | Muzaffarabad | Black Marketing of Atta |
| 10 | Mr. Ansar Hussain | Regional Manager (BS-14) | Skardu | Misappropriation/ embezzlement |
| 11 | Muhammad Baqir | Salesman (BS-07) | Skardu | -do- |
| 12 | Muhammad Qaim | Acting Area Manager | Skardu | -do- |
| 13 | Mr. Asadullah Khan | Regional Manager (BS-16) | Mardan | Black Marketing of Atta |
| 14 | Mr. Muhammad Irfan | Incharge Warehouse (BS-16) | Swabi | -do- |
| 15 | Mr. Mudasar Sharif | Incharge store | Gujrat | Absence from duty |
| 16 | Mr. Kamran Sajjad | Incharge store | Gujrat | -do- |
| 17 | Mr. Rashid Mehmood | Incharge store | Gujrat | -do- |
| 18 | Mr. Gulfam Yaqoob | Incharge store | Gujrat | -do- |
| 19 | Mr. Muhammad Asfhaq | Incharge store | Gujrat | -do- |
| 20 | Mr. Tariq Shamsher Akhtar | Regional Manager (BS-18) | Gujrat | Shortages/ missappropriation |
| 21 | Mr. Qamar Shahzad | Incharge store | Jehlum | Absence from duty |
| 22 | Mr. Waqar ul Hassan | Incharge store | Jehlum | -do- |
| 23 | Mr. Shahid Aziz | Incharge store | Jehlum | Shortage of stock/ fund |
| 24 | Mr. Navel Prince | Daily Wager | M.B. Din | Over-charging & shortage |
| 25 | Mr. Mudassar Iqbal | Daily Wager | M.B. Din | Absence from duty |
| 26 | Mr. Fiaz Ahmed | Daily Wager | M.B. Din | -do- |
| 27 | Mr. Safdar Iqbal | Helper | M.B. Din | -do- |
| 28 | Mr. Saddam Hussain | Salesman | M.B. Din | -do- |
| 29 | Mr. Sheryar | Helper | M.B. Din | Shortage |
| 30 | Mr. Muhammad Asif | ASM | M.B. Din | -do- |
| 31 | Mr. Nasir Iqbal | ASM | M.B. Din | -do- |
| 32 | Mr. Muhammad Inayat | Helper | M.B. Din | Absence from duty & shortage of stock/ fund |
| 33 | Mr. Aaqib Javed | Helper | M.B. Din | Absence from duty |
| 34 | Mr. Ishfaq Iqbal Raja | Incharge Warehouse (BS-14) | Jehlum | Shortage case/ disobedience |
| 35 | Mr. Mudassar Hussain | Helper | Islamabad | Absence from duty |
| 36 | Mr. Muteen Hussain | Salesman | Islamabad | -do- |
| 37 | Hafiz Utban Ullah | Jr. Area Manager (BS-14) | Bahawalpur | Illegal rejoining the duty |
| 38 | Mr. Rameez Raja | Helper | Rawalpindi | Local Purchase & over-charging |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 39 | Mr. Shamsullah Tareen | Jr. Area Manager (BS-14) | Pashin | Absence from duty |
| 40 | Mr. Usman Saeed | Salesman | Chakwal | -do- |
| 41 | Syed Muhammad Hashim | ASM | Karachi | Embezzlement / shortage |
| 42 | Mr. Ajma Bano Bhutto | ASG | Karachi | Absconding from duty / non-compliance of orders |
| 43 | Syed Sohail Ahmed | ASM | Karachi | -do- |
| 44 | Mr. Muhammad Shakir | ASM | Karachi | Shortages / embezzlement |
| 45 | Mr. Azhar Manzoor | Salesman | Karachi | -do- |
| 46 | Mr. Ahmed Khan | Daily Wager | Hyderabad | Absence from duty |
| 47 | Mr. Aijaz Ali Sand | Area Manager (BS-16) | Hyderabad | -do- |
| 48 | Mr. Ali Dino | Salesman | Nawabshah | -do- |
| 49 | Mr. Tarique Hussain Wassan | Area Manager (BS-16) | Nawabshah | -do- |
| 50 | Mr. Shadab Ahmed | Accounts Clerk | Badin | -do- |
| 51 | Mr. Akhtar Ahmed | Accounts Clerk | Badin | -do- |
| 52 | Mr. Khushal Das | ASM | Badin | Misconduct |
| 53 | Mr. Rauf Ahmed | Salesman | Badin | -do- |
| 54 | Mr. Muhammad Amjad | Daily Wager | Badin | Non-compliance of orders |
| 55 | Mr. Muhammad Hanif | Daily Wager | Badin | Shortages of stock/ funds |
| 56 | Mr. Naveed Ahmed | Daily Wager | Badin | -do- |
| 57 | Mr. Shan Muhammad Soomro | Daily Wager | Badin | -do- |
| 58 | Mr. Muhammad Sajid | Daily Wager | Badin | -do- |
| 59 | Mr. Abdul Rehman | Daily Wager | Badin | -do- |
| 60 | Mr. Muhammad Farooq | Daily Wager | Badin | Absence from duty |
| 61 | Mr. Farhan Ali | Daily Wager | Badin | -do- |
| 62 | Mr. Ali Hassan | Daily Wager | Badin | Shortages of stock/ funds |
| 63 | Mr. Muhammad Naseeb | Daily Wager | Gawadar | -do- |
| 64 | Mr. Nasir Ali | Daily Wager | Gawadar | -do- |
| 65 | Mr. Balach Khan | Daily Wager | Gawadar | -do- |
| 66 | Mr. Siraj Ahmed | Daily Wager | Gawadar | -do- |
| 67 | Mr. Hafeezullah | Daily Wager | Gawadar | -do- |
| 68 | Mr. Muhammad Iqbal | Incharge store | Sheikhupura | Shortage |
| 69 | Mr. Usman Khadam | Incharge store | Sheikhupura | Absence from duty |
| 70 | Mr. Hassan Ali Bhatti | Incharge store | Sheikhupura | Black Marketing of Atta |
| 71 | Mr. Nadim Ashraf Gill (BS-14) | Jr. Area Manager | Sheikhupura | -do- |
| 72 | Mr. Imran Asif | -- | Lahore | Absence from duty |
| 73 | Mr. Adnan Fareed | Jr. Area Manager | Lahore | -do- |
| 74 | Mr. Javed Akhtar | Area Manager (BS-16) | Sahiwal | Misappropriation/ embezzlement |
| 75 | Mr. Gulfam Ahmad | Area Manager | Lahore | -do- |
| 76 | Mr. Niaz Ahmad | Incharge Store | Lahore | -do- |
| 77 | Mr. Atiq-ur-Rehman | Incharge Store | Gujranwala | -do- |
| 78 | Hafiz Shahid Rizwan | Incharge Store | Gujranwala | -do- |
| 79 | Mr. Muhammad Imran | Incharge Store | Gujranwala | -do- |
| 80 | Mr. Ahsan Ullah | Incharge Store | Gujranwala | -do- |
| 81 | Mr. Zameer Hussain | Incharge Store | Gujranwala | -do- |
| 82 | Mr. Fahad Yaqoob | Incharge Store | Gujranwala | -do- |
| 83 | Mr. Aftab Hussain | Incharge Store | Gujranwala | -do- |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 84 | Mr. Muhammad Usman | Incharge Store | Gujranwala | Misappropriation/ embezzlement |
| 85 | Mr. Tariq Mehmood | Incharge Store | Gujranwala | -do- |
| 86 | Mr. Muhammad Naeem | Incharge Store | Gujranwala | Black Marketing of Atta |
| 87 | Hafiz Rana Shams Ejaz | Regional Manager (BS-16) | Lahore | Bogus departmental correspondence |
| 88 | Mr. Muhammad Anwar Shah | Incharge Store | Sahiwal | Absence from duty |
| 89 | Mr. Nadeem Munawar | Incharge Store | Sahiwal | -do- |
| 90 | Mr. Irfan Arshad | Incharge Store | Sahiwal | -do- |
| 91 | Mr. Akib Mahmood | Incharge Store | Sahiwal | Misconduct |
| 92 | Mr. Faisal Iqbal | Incharge Store | Sahiwal | Shortage / Embezzlement |
| 93 | Mr. Mushtaq Ahmad | Incharge Store | Sahiwal | Disobedience of Order |
| 94 | Mr. Muhammad Shafique | Incharge Store | Sahiwal | Absence from duty |
| 95 | Mr. Muhammad Saleem | Incharge Store | Sahiwal | Shortage / Embezzlement |
| 96 | Mr. Hassan Raza Gillani | Jr. Area Manager (BS-14) | Multan | Absence from duty |
| 97 | Mr. Furqan Manzoor | Jr. Area Manager (BS-14) | Gujrat | -do- |
| 98 | Mr. Tahir Bashir | Incharge Store | Okara | Heavy Shortage |
| 99 | Mr. Ijaz Ahmad | Incharge Store | Okara | Fack Degree |
| 100 | Mr. Muhammad Akram | Daily Wager | Bahawalpur | Shortage of stock/ fund |
| 101 | Mr. Zulqarnain Haider | Daily Wager | Bahawalpur | Absence from duty |
| 102 | Mr. Jamshaid Iqbal | Salesman | Bahawalpur | Over Charging |
| 103 | Mr. Adnan Ali | Daily Wager | Bahawalpur | -do- |
| 104 | Syeda Fatima Gillani | Area Manager (BS-16) | Multan | Absence from duty |
| 105 | Mr. Mehar Hussain | Daily Wager | Multan | -do- |
| 106 | Mr. Shahid Iqbal | Daily Wager | Multan | Shortage of stock/ fund |
| 107 | Mr. Muhammad Shahzad | Daily Wager | Multan | Over Charging |
| 108 | Mr. Muzaffar Ahmad Sandila | Jr. Area Manager | Multan | Black marketing of Sugar |
| 109 | Syed Ali Raza Bukhari | Jr. Area Manager (BS-14) | Multan | Poor performance/ absent from duty |
| 110 | Mr. Muhammad Khalil | Daily Wager | Muzaffargarh | Embezzlement |
| 111 | Mr. Muhammad Asghar | Daily Wager | Muzaffargarh | -do- |
| 112 | Mr. Arshad Ali | Salesman | Muzaffargarh | Disobedience of orders |
| 113 | Mr. Shahzadul Hassan | Supervisor | Muzaffargarh | -do- |
| 114 | Mr. Yaqoob Ali | Salesman | Muzaffargarh | -do- |
| 115 | Mr. Abu Bakar | Record Keeper | Muzaffargarh | Absence from duty |
| 116 | Mr. Ali Raza | Salesman | Muzaffargarh | -do- |
| 117 | Mr. JhangirIqbal | Salesman | Muzaffargarh | -do- |
| 118 | Mr. Muhammad Jahingir | Supervisor | Muzaffargarh | Disobedience of orders |
| 119 | Mr. Fayyaz Ahmad Dasti | Area Manager | Muzaffargarh | Black Marketing |
| 120 | Mr. Muhammad Saeed | Daily Wager | Muzaffargarh | Absence from duty |
| 121 | Mr. Riaz Hussain | Daily Wager | Muzaffargarh | -do- |
| 122 | Mr. Asif Lodhra | Incharge Warehouse (BS-14) | Layyah | Black Marketing / stealing USC Ghee/ Oil |
| 123 | Mr. Nasir Hussain Malik | Daily Wager | D.G. Khan | Misconduct |
| 124 | Mr. Asif Manzoor | Daily Wager | D.G. Khan | Absence from duty |
| 125 | Mr. Athar Ali Watoo | Daily Wager | D.G. Khan | Shortage of stock/ fund |
| 126 | Mr. Kashif Manzoor | Daily Wager | D.G. Khan | -do- |
| 127 | Mr. Sohail Asghar | Daily Wager | D.G. Khan | Absence from duty |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 128 | Mr. Qasir Farooq | Daily Wager | D.G. Khan | Absence from duty |
| 129 | Mr. Mukhtiar Aslam | Accounts Clerk | Bahawalnagar | -do- |
| 130 | Rana Khawar Ali | Salesman | Bahawalnagar | Local Purchase |
| 131 | Mr. Faheem Malik | Salesman | Bahawalnagar | Contract Cancellation |
| 132 | Mr. Imran Khan | Salesman | Bahawalnagar | Absence from duty |
| 133 | Mr. Muhammad Zahid | ASM | Bahawalnagar | -do- |
| 134 | Mr. Ramzan Sajid | ASM | Bahawalnagar | Local Purchase |
| 135 | Mr. Syed Qamar Abbas | ASM | Bahawalnagar | Absence from duty |
| 136 | Mr. Samar Abbas | ASM | Bahawalnagar | -do- |
| 137 | Mr. Amjad Shahid | ASM | Bahawalnagar | Overcharging |
| 138 | Mr. Tahir Ejaz | ASM | Bahawalnagar | -do- |
| 139 | Mr. Muhammad Afzal | Helper | Bahawalnagar | -do- |
| 140 | Mr. Muhammad Saleem | Picker | Bahawalnagar | Shortage of stock/ fund |
| 141 | Mr. Arsalan Akhtar | Daily Wager | Bahawalnagar | -do- |
| 142 | Mr. Muhammad Ahmed | Daily Wager | Bahawalnagar | Overcharging |
| 143 | Mr. Maqsood Ahmad | Daily Wager | Bahawalnagar | -do- |
| 144 | Mr. Javaid Iqbal | Daily Wager | Bahawalnagar | -do- |
| 145 | Mr. Muhamenad Sajjad | Daily Wager | Bahawalnagar | -do- |
| 146 | Mr. Muhamenad Sajjad | Daily Wager | Bahawalnagar | Absence from duty |
| 147 | Mr. Amir Mehmood Awan | Recovery Officer (BS-14) | Bahawalpur | -do- |
| 148 | Mr. Mudasir Fayyaz | Daily Wager | Vehari | -do- |
| 149 | Mr. Muhammad Afzal | Daily Wager | Vehari | -do- |
| 150 | Mr. Ejaz Hussain | Daily Wager | Khanewal | Involved in Fake attendance |
| 151 | Mr. Tahteer-ul-Hassan | Daily Wager | Khanewal | Absence from duty |
| 152 | Mr. Ishtiaq Hussain Shah | Daily Wager | Khanewal | -do- |
| 153 | Mr. Azmat Ullah | Establishment Assistant (BS-14) | Mardan | -do- |
| 154 | Mr. Shakir Ullah | Daily Wager | Bannu | Over Charging and manipulation in Price Variation |
| 155 | Mr. Abid Ullah | Daily Wager | Bannu | Over Charging |
| 156 | Mr. Kareem Nawaz | ASM | D.I.Khan | Over Charging and manipulation in Price Variation |
| 157 | Mr. Faheem Khan | Daily Wager | DIR | Over Charging |
| 158 | Mr. Anwar Zaib | Daily Wager | DIR | -do- |
| 159 | Mr. Buneer Muhammad | Helper | DIR | -do- |
| 160 | Mr.Shafiq Khan | Daily Wager | DIR | -do- |
| 161 | Mr. Fazal Akbar | Daily Wager | DIR | -do- |
| 162 | Mr. Dil Jan Khan | Area Manager (BS-16) | Bannu | Absence from duty |
| 163 | Mr. Muhammad Fazal Shahwani | Ex-Zonal Manager (BS-18) | Quetta | Misappropriation/ embezzlement |
| 164 | Mr. Muhammad Gul Shahwani | Ex-Zonal Manager (BS-17) | Quetta | -do- |
| 165 | Mr. Ejaz Ali Lehri | Ex-Regional Manager (BS-14) | Naseerabad | -do- |
| 166 | Mr. Khalil ur Rahman | Accounts Officer (BS-14) | D.I. Khan | -do- |
| 167 | Mr. Qadeer Ahmad | Accounts Officer (BS-14) | Panjgore | -do- |
| 168 | Mr. Arshad Ansari | Accounts Officer (BS-14) | Bahawalpur | -do- |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 169 | Mr. Zubair Ahmad | Regional Manager (BS-16) | Naseerabad | Serious irregularities/ illegalities in internal audit |
| 170 | Mr. Muhammad Afzal | Helper | Sargodha | Shortage/embezzlement |
| 171 | Mr. Ghulam Muhammad | Incharge Store | Sargodha | Shortage, embezzlement/ absent from duty |
| 172 | Mr. Muhammad Ali | Incharge Store | Sargodha | -do- |
| 173 | Mr. Muhammad Ahsan | Daily Wager | Faisalabad | Absence from duty |
| 174 | Mr. Manzoor Muhayyuddin | Incharge Store | Faisalabad | Shortage of stock/ fund |
| 175 | Mr. Ahsan Ali Raza | Daily Wager | Faisalabad | Disobedience of orders and misconduct |
| 176 | Mr. Muhammad Faheem | Daily Wager | Faisalabad | Absence from duty |
| 177 | Mr. Muhammad Arshad Khan | Helper | Mianwali | -do- |
| 178 | Mr. Yasir Maqsood | Incharge Store | Mianwali | -do- |
| 179 | Mr. Sami Ullah Khan | Incharge Store | Mianwali | -do- |
| 180 | Mr. Ahmad Hassan | Incharge Warehouse (BS-14) | Jhang | -do- |
| 181 | Mr. Ansar Abbas | Incharge Store | Khushab | -do- |
| 182 | Mr. Ijaz Ahmed | Jr. Inventory Assistant | T.T. Singh | -do- |
| 183 | Mr. Muhammad Saleem | Daily Wager | T.T. Singh | -do- |
| 184 | Mr. Ghaznfar Abbas | Helper | T.T. Singh | -do- |
| 185 | Mr. Niaz Sultan | Daily Wager | T.T. Singh | -do- |
| 186 | Mr. Rehmat Ali Khokhar | Incharge Warehouse (BS-14) | Sukkur | Serious irregularities/ illegalities in internal audit |
| 187 | Mr. Mumtaz Ali Bhutto | Jr. Accounts Assistant (BS-09) | Sukkur | -do- |
| 188 | MR. ABDUL HALEEM MEMON | Salesman | Larkana | Disobedience of orders |
| 189 | MR. RAFIQUE AHMED JUNEJO | Salesman | Larkana | -do- |
| 190 | MR. BISHARAT ALI JUNEJO | Salesman | Larkana | -do- |
| 191 | MR. GHULAM MUSTAFA KAMBOH | Salesman | Larkana | Absence from duty |
| 192 | MR. DILSHAD ALI PHULPOTO | Salesman | Larkana | -do- |
| 193 | MR. MEHBOOB ALI PIRZADO | Salesman | Larkana | -do- |
| 194 | MR. ABDUL HAMEED SOOMRO | Salesman | Larkana | Disobedience of orders |
| 195 | MR. KHAIR MUHAMMAD PIRZADO | ASM | Larkana | Absence from duty |
| 196 | MR. NASIM AHMED PHULPOTO | Helper | Larkana | -do- |
| 197 | MR. LIAQAT ALI DEENARI | Daily Wager | Larkana | Involved in shortage |
| 198 | MR. ASIF ALI JUNEJO | Daily Wager | Larkana | -do- |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 99 | MR. NAZAR MUHAMMAD PANHWAR | Daily Wager | Larkana | Involved in shortage |
| 200 | MR. SALEEMULLAH NAREJO | Daily Wager | Larkana | -do- |
| 201 | Mr. Jawaid Ahmad | Area Manager (BS-16) | Jacobabad | -do- |
| 202 | MR. GHULAM HYDER | Incharge Store | Dadu | -do- |
| 203 | MR. MUHAMMAD IRFAN | Assistant at Warehouse | R.Y. Khan | Misbehave with Representative of Vendor/ Company |
| 204 | MR. IMRAN MANZOOR | Helper | R.Y. Khan | Heavy shortage and absconding from duty |
| 205 | MR. IMRAN LIAQAT | Helper | R.Y. Khan | -do- |
| 206 | MR. AMJAD ISLAM AMJAD | ASM | R.Y. Khan | -do- |
| 207 | Mr. Shahid Hussain Phulphoto | Ex-Regional Manager (BS-16) | Shikarpur | Fraud and dishonest practices |
| 208 | Mr. Fida Hussain Khoso | Ex-Incharge Warehouse (BS-14) | Jacobabad | Poor performance/ absent from duty |
| 209 | Mr. Azhar Ali Shah | Ex-SM (BS-07) | Shikarpur | Havy Shortage / Embezzlement of Rs: 8,15,574/- |
| 210 | Mr. Asif Ali Banglani | Jr. Area Manager (BS-14) | Shikarpur | Absence from duty |
| 211 | Mr. Ghulam Ali Taggani | Jr. Area Manager (BS-14) | Shikarpur | -do- |

**Annexure-B**

Utility Stores Corporation of Pakistan (Private) Limited
Ministry of Industries & Production, Government Of Pakistan.
Head Office Blue Area, Islamabad. Tele # 051-9245039 Fax # 051-9245042

## LIST OF EMPLOYEES APPOINTED DURING THE PRESENT REGIME

| S.NO | NAME | DESIGNATION | DOMICILE | Remarks |
|---|---|---|---|---|
| 1 | Mr. Hamood ur Rehman | Chief Financial Officer | Rawalpindi | - |
| 2 | Mr. Omar Zia | Chief Internal Auditor | Islamabad | - |
| 3 | Mr. Muhammad Naeem Aslam | Company Secretary | Islamabad | - |
| 4 | Miss. Saba Afzal | KPO | Faisalabad | Appointed against Assistance Package for the families on contract basis. |
| 5 | Mr. Nouman Ali | Record Keeper | D.I.Khan | -do- |
| 6 | Mr. Muhamamd Shafeet Nadeem | Estab Asstt | Peshawar | -do- |
| 7 | Mr. Junaid Khan | ASM | Swat | -do- |
| 8 | Mr. Rameez Ahmed | Helper | Rawalpindi | -do- |
| 9 | Mr Sami Ullah | Jr. Accts Asstt | Mardan | -do- |
| 10 | Mr. Waqar Ahmed | Accts Asstt | Islamabad | -do- |
| 11 | Mr Muhammad Ehtasham | Accts Asstt | Jhelum | -do- |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| 12 | Mr. Muhammad Hayumun | ASM | Bahawalpur | -do- |
| 13 | Miss. Sundas Razaq | Jr. Record Keeper | Abbottabad | -do- |
| 14 | Mr. Muhammad Nadeem Abbas | Picker | Multan | -do- |
| 15 | Mr. Shahbaz Khan | Picker | Peshawar | -do- |
| 16 | Mst. Jabeen Akhtar | Helper | Rawalpindi | -do- |
| 17 | Mr. Muhammad Asif | Helper | Muzaffarabad | -do- |

*Q. No. 14 (Def.) Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the number of Utility Stores in Karachi at present; and

(b) the steps being taken by the Government to establish more such stores in the said city?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi: (a) Presently the Corporation is operating 189 Stores in the Karachi City

out of which 158 are regular Stores and 31 are Franchised Utility Stores.

(b) At Present there is no proposal for opening of more stores in Karachi City.

Annexure-A

| Sr. No. | Region | Regular | Franchise | Total |
|---|---|---|---|---|
| 01 | Karachi (S) | 81 | 15 | 96 |
| 02 | Karachi (N) | 77 | 16 | 93 |
| | Total : | 158 | 31 | 189 |

*Q. No. 15 (Def.) Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state the revenue collected through taxes on export of garments during the last three years with category-wise / type-wise breakup?

Senator Mohammad Ishaq Dar: Only 1% withholding tax is leviable on all textile exports. Tax collected on export of garments during the last three years is as under:—

| 2012-13 | 2013-14 | 2014-15 (upto 31st March, 2015) |
|---|---|---|
| 2,318 | 2,804 | 2,144 |

*Q. No. 16 (Def.) Senator Abdul Rehman Malik: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) whether it is a fact that 41.1 % of Government shares in Habib Bank Limited have been sold to a business group, if so, its reasons;
(b) whether it is also a fact that the said shares were giving profit of over 200 million dollars yearly;
(c) whether it is further a fact that D.G. Khan Cement and Muslim Commercial Bank (MCB) were also sold to the said business group;
(d) whether it is further a fact that an inquiry of dubious deal of Muslim Commercial Bank is pending in NAB where the forged guarantees were generated; and
(e) whether the said group / company against which inquiry / proceedings are pending in NAB can buy or participate in the process of Privatization of public entities?

Reply not received.

*Q. No. 17 (Def.) Senator Nauman Wazir Khattak: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state whether it is a fact that smuggled goods are being sold in Bara markets in Peshawar and other parts of the country, if so, the reasons for not confiscating those goods and closing down the markets?

Senator Muhammad Ishaq Dar: The status of Bara Markets selling foreign origin goods has been a matter of concern since many years. It initially evolved at Bara, in Khyber Agency during the late 1970s for sale of foreign origin smuggled goods. With the passage of time such markets have been established in different parts of the country selling a mix of smuggled, legally imported and counterfeit goods having wide customer base due to its reputation for comparatively cheaper goods. 'Karkhana market established at the border between the settled district of Peshawar and Khyber Agency near Hayatabad is one of such markets.

As regards confiscation of smuggled goods being sold in the Bara Markets and closing down of these markets, the issue has political, administrative and social dimensions. Any operation against these markets requires complete support of the provincial government and other stakeholders. In the past, Pakistan Customs approached the Home & Tribal Affairs Department (KP), Police and other law enforcement agencies for a coordinated action against the markets, but the effort could not materialize due to lack of consensus amongst the stakeholders and concerns regarding its implications on the already volatile law and order situation it the province.

As a matter of fact, FBR has reinvigorated its efforts against smuggling by resorting to raids on godowns/storage dens of smuggled goods throughout the country on specific, any authentic information and by associating law enforcement agencies.

As a result of this heightened enforcement efforts made by Pakistan Customs, a visible increase in seizure of smuggled goods can be noticed from the following data of smuggled goods seized during the last three years:

| Year | CIF Value (Rs. in Millions) |
|---|---|
| July 2014 to March 2015 | 21,483.11 |
| 2013-14 | 7409.32 |
| 2012-13 | 5328.83 |

*Q. No. 85. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the names, designation and place of domicile of the employees of National Bank of Pakistan whose services have been terminated during the present regime indicating also the reasons for termination in each case;

(b) the names, designation and place of domicile of the employees of the said Bank whose services have been regularized during the present regime; and

(c) the names, designation and place of domicile of the persons appointed in that Bank during the present regime?

Senator Mohammad Ishaq Dar : (a) 101 employees of the Bank have been terminated/dismissed from bank's service on account of submission of fake educational

documents/having involved in fraud and un-authorized absence from duty. Details are at Annex-I.

(b) During the present regime, the service of no employee of the Bank has been regularized.

(c) 52 persons have been hired on contract basis considering their educational qualification and professional expertise. Details are at Annex-II.

# Annexure-A

| Sl | Pers. No. | Name | Dismissal / Termination | Reason for Action | Location | Designation | Grade | Cadre | Date Joined | Province | District |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 1 | 9731 | SYED ABBAS BUKHARI | Dismissal | Fake/Forged MBA Degree | Lahore Central | SMID-North, Lahore | Contractual | SVP | 26/01/2015 | Punjab | Lahore |
| 2 | 162 | IMRAN SHAIKH | Termination | Un Authorized Absence | Head Office | RISK MANAGEMENT GROUP | Regular | AVP | 16/09/2014 | Sindh | KARACHI |
| 3 | 17485 | Muhammad Ali Farooqi | Termination | Un Authorized Absence | Head Office | CREDIT MANAGEMENT GROUP | Contractual | AVP | 11/12/2014 | Sindh | KARACHI |
| 4 | 158 | MUKARRAM AHMED KHAN | Termination | Un Authorized Absence | Karachi South | Karachi South Regional Office | Regular | OG-I | 29/10/2013 | Sindh | KARACHI |
| 5 | 5230 | AZFAR TANVEER KHAN | Termination | Fake Documents | Head Office | SECRETARY BOARD OF DIRECTORS | Contractual | OG-I | 03/04/2014 | Sindh | KARACHI |
| 6 | 9225 | SIDRA IFTIKHAR | Termination | Un Authorized Absence | Lahore Central | GARI SHAHU BRANCH | Regular | OG-I | 01/11/2013 | Punjab | Gujranwala |
| 7 | 9375 | WAQAS NAVEED | Termination | Un Authorized Absence | Transfer Office | Transfer Office | Regular | OG-I | 05/12/2013 | Punjab | Lahore |
| 8 | 9758 | M.JEHANGIR FAROOQ | Termination | Un Authorized Absence | Lahore Central | Lahore Central Regional Office | Contractual | OG-I | 04/06/2014 | Punjab | Lahore |
| 9 | 11546 | RAHIM NAWAZ | Termination | Un Authorized Absence | Islamabad Capital | Islamabad Regional Office | Regular | OG-I | 08/01/2014 | Federal capi | Islamabad |
| 10 | 12031 | ZIA UL HUSSAN KHAN | Termination | Fake Documents | Sargodha | MAIN BRANCH MIANWALI | Regular | OG-I | 22/01/2015 | Punjab | Sargodha |
| 11 | 12252 | MUHAMMAD JHANGIR | Termination | Un Authorized Absence | Sargodha | CIVIL LINES SARGODHA | Regular | OG-I | 10/04/2014 | Punjab | Gujranwala |
| 12 | 12424 | SARHAWAT HUSSAIN | Termination | Fake Documents | Sargodha | CHAK NO 36/SB BRANCH | Regular | OG-I | 24/02/2013 | Punjab | Lahore |
| 13 | 14291 | SARWAR ALI | Termination | Un Authorized Absence | Head Office | CORPORATE INVESTMENT BANKING GROUP | Regular | OG-I | 13/11/2013 | Sindh | Dadu |
| 14 | 14665 | SUMBAL RIZVI | Termination | Un Authorized Absence | Lahore East | P.C.S.I.R. LAB BRANCH | Regular | OG-I | 04/04/2013 | Punjab | Lahore |
| 15 | 15375 | HASAN ANWAR | Termination | Un Authorized Absence | Gujranwala | HIDE MARKET BRANCH | Contractual | OG-I | 01/09/2014 | Punjab | Gujranwala |
| 16 | 4816 | KHAWAR JAVED | Dismissal | Fake Documents | Head Office | HUMAN RESOURCE MANAGEMENT GROUP | Regular | OG-I | 23/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 17 | 7048 | MUHAMMAD HASEEB KHAN | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-I | 27/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 18 | 7120 | NAZAR HUSSAIN | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-I | 26/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 19 | 7444 | MUHAMMAD AZFAR | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-I | 28/01/2015 | Sindh | KARACHI |
| 20 | 8850 | MUHAMMAD SHARIF | Dismissal | | Lahore East | ISMAIL NAGAR (AMAR SIDHU) | Regular | OG-I | 04/08/2014 | Punjab | Lahore |
| 21 | 11056 | MUHAMMAD BILAL | Dismissal | Due to Fraud | Rawalpindi | Rawalpindi Regional Office | Regular | OG-I | 02/09/2013 | Punjab | |
| 22 | 12475 | SYED KASHIF AKHTAR | Dismissal | Due to Fraud | Faisalabad | Corporate Branch Khinoor City Faisalabad | Regular | OG-I | 27/02/2013 | Punjab | Faisalabad |
| 23 | 14570 | SHAHZAD BASHARAT | Dismissal | fake MBA-IT degree | Rawalpindi | RAWALPINDI CANTT BRANCH | Contractual | OG-I | 28/07/2014 | Punjab | Narowal |
| 24 | 15283 | AFTAB AHMED MEMON | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | MIRPUR BATHORO BRANCH | Regular | OG-I | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 25 | 5242 | M ABDUL RAHIM QUADRI | Termination | Un Authorized Absence | Head Office | CORPORATE INVESTMENT BANKING GROUP | Contractual | OG-II | 06/01/2015 | Sindh | KARACHI |
| 26 | 6197 | MERAJ AHMED | Termination | Un Authorized Absence | Karachi South | HOOR MARKET KEAMARI KAR. | Regular | OG-II | 17/01/2013 | Sindh | KARACHI |
| 27 | 10709 | SADIA GHIAS | Termination | Un Authorized Absence | Gujrat | KHARIAN CANTT. | Regular | OG-II | 18/02/2014 | Punjab | Gujrat |
| 28 | 12171 | JAMAL ABDUL NASIR, | Termination | Fake Documents | Sargodha | ISAKHEL BRANCH | Regular | OG-II | 22/01/2015 | Punjab | Mianwali |
| 29 | 14332 | YOUSUF HANEEF PATHAN | Termination | Un Authorized Absence | Head Office | COMMERCIAL RETAIL BANKING GROUP | Contractual | OG-II | 14/01/2013 | Sindh | KARACHI |
| 30 | 14486 | ANIQA FATIMA | Termination | Un Authorized Absence | Lahore East | LAHORE CANTT. | Contractual | OG-II | 11/01/2013 | Punjab | Lahore |
| 31 | 14619 | YUSRA WAQAR | Termination | Un Authorized Absence | Head Office | CORPORATE BANKING DIVISION (SOUTH) | Regular | OG-II | 03/01/2013 | Sindh | KARACHI |
| 32 | 14851 | MUHAMMAD MUDDASIR | Termination | Un Authorized Absence | Sialkot | GHALOTIAN MORE BRANCH | Regular | OG-II | 06/09/2013 | Punjab | Sialkot |
| 33 | 15088 | GUL PARI | Termination | Un Authorized Absence | Lahore Central | Regional Audit Off Lahore | Regular | OG-II | 31/01/2014 | Punjab | Lahore |
| 34 | 15376 | IRFAN YOUNAS | Termination | Un Authorized Absence | Faisalabad | Corporate Branch Khinoor City Faisalabad | Contractual | OG-II | 15/08/2013 | Punjab | Faisalabad |
| 35 | 15821 | UZRA KHAN | Termination | Un Authorized Absence | Multan | SADDAR BAZAR MULTAN | Regular | OG-II | 29/04/2014 | Punjab | Multan |
| 36 | 16210 | MS KIRAN ASSNANI | Termination | Un Authorized Absence | Karachi West | Regional Audit Office karachi | Regular | OG-II | 30/04/2014 | Sindh | KARACHI |
| 37 | 16395 | Muhammad Ali Baig | Termination | Un Authorized Absence | Karachi South | SADDAR BRANCH KARACHI | Regular | OG-II | 04/04/2013 | Sindh | KARACHI |
| 38 | 1139 | GHULAM MUSTAFA KHATRY | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 39 | 1140 | SAJJAB ALI SHAH | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 40 | 1253 | MUHARRAM KHUSHIK | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 10/05/2013 | Sindh | Thatta |

| | | | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 41 | 1546 | S SHAHNAWAZ SHAH | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 42 | 3522 | SIKANDAR HAYAT | Dismissal | Due to Fraud | Multan | Multan Regional Office | Regular | OG-II | 01/02/2015 | Punjab | Khanewal |
| 43 | 5507 | SHER ALI S/O HAQ NAWAZ | Dismissal | Due to Fraud | Quetta | Quetta Regional Office | Regular | OG-II | 29/01/2015 | Balochistan | Zhob |
| 44 | 7054 | SYED HASHIM RAZA RIZVI | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-II | 27/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 45 | 7055 | MOHAMMAD KAMRAN | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | OG-II | 27/02/2013 | Sindh | KARACHI |
| 46 | 7730 | TARIQ MAHMOOD | Dismissal | Due to Fraud | Sialkot | OORA BRANCH | Regular | OG-II | 04/03/2014 | Punjab | |
| 47 | 10528 | MOHAMMAD MUFEED KHAN | Dismissal | Due to Fraud | Muzaffarabad | Muzaffarabad (AK) Regional Office | Regular | OG-II | 06/01/2015 | AJK | Poonch |
| 48 | 11058 | ABDUL RASHID MUGHAL | Dismissal | Due to Fraud | Rawalpindi | Rawalpindi Regional Office | Regular | OG-II | 02/09/2013 | Punjab | |
| 49 | 11128 | RAJA IRFAN SAKANDAR | Dismissal | Due to Fraud | Jhelum | PIND DADAN KHAN BRANCH | Regular | OG-II | 09/05/2013 | Punjab | Chakwal |
| 50 | 12195 | MUHAMMAD SALEEM | Dismissal | Due to Fraud | Jhang | Jhang Regional Office | Regular | OG-II | 23/02/2013 | Punjab | Toba Tek Singh |
| 51 | 12413 | TAHIR MALIK | Dismissal | Due to Fraud | Sargodha | Sargodha Regional Office | Regular | OG-II | 13/02/2015 | Punjab | Mianwali |
| 52 | 13742 | ARMAN SHAH | Dismissal | Due to Fraud | Peshawar | Peshawar Regional Office | Regular | OG-II | 16/04/2013 | KPK | |
| 53 | 14396 | SHAHZAD KHOWAJA | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | MIRPUR SAKRO BRANCH | Regular | OG-II | 27/09/2013 | Sindh | Thatta |
| 54 | 15709 | MUHAMMAD IQBAL KHATTI | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-II | 08/03/2013 | Sindh | Thatta |
| 55 | 15741 | MUHAMMAD NASIR AKRAM | Dismissal | Due to Fraud | Multan | Multan Regional Office | Regular | OG-II | 01/02/2015 | Punjab | Khanewal |
| 56 | 1040 | SYED HAFEEZ ALI SHAH | Termination | Un Authorized Absence | Hyderabad | Ghari Khata Hyderabad | Contractual | OG-III | 23/12/2013 | Sindh | Hyderabad |
| 57 | 3815 | SYED ALI NAQI BUKHARI | Termination | Un Authorized Absence | Transfer Office | Transfer Office | Contractual | OG-III | 09/10/2014 | Punjab | Multan |
| 58 | 3824 | HIRA MEHVISH | Termination | Un Authorized Absence | Multan | GULGASHT BR. MULTAN | Contractual | OG-III | 22/04/2013 | Punjab | Multan |
| 59 | 12728 | SEHRISH KHURSHID | Termination | Un Authorized Absence | Rawalpindi | MAIN BRANCH. MURREE | Contractual | OG-III | 01/07/2013 | AJK | Poonch |
| 60 | 13261 | ARBAB MUHAMMAD TARIQ | Termination | Un Authorized Absence | Peshawar | CIVIL SECRETARIT | Regular | OG-III | 17/10/2014 | KPK | Peshawar |
| 61 | 15619 | ZAHID IQBAL | Termination | Un Authorized Absence | Islamabad Capital | F-8 ALMARKAZ BRANCH | Contractual | OG-III | 26/02/2014 | Punjab | Sargodha |
| 62 | 15638 | DEWAN JUNAID ABBAS | Termination | Un Authorized Absence | Jhang | KAMALIA CITY | Contractual | OG-III | 29/12/2014 | Punjab | Multan |
| 63 | 15952 | MUHAMMAD YOUNIS | Termination | Un Authorized Absence | Larkana | MIRO KHAN BRANCH | Contractual | OG-III | 13/08/2013 | Sindh | Larkana |
| 64 | 16086 | YASIR ALI JUNEJO | Termination | Un Authorized Absence | Karachi South | NICVD JINNAH HOSPITAL BR. | Contractual | OG-III | 09/10/2013 | Sindh | Shahdadkot |
| 65 | 16125 | AQEEL A ANJUM | Termination | Un Authorized Absence | Head Office | HUMAN RESOURCE MANAGEMENT GROUP | Contractual | OG-III | 01/10/2014 | Sindh | Mirpur Khas |
| 66 | 16438 | Maqsood Ali | Termination | Un Authorized Absence | Sukkur | PANO AKIL CANTONMENT | Contractual | OG-III | 05/09/2013 | Sindh | |
| 67 | 16884 | Ahsan Karim | Termination | Un Authorized Absence | Sahiwal | DISTT COURTS SAHIWAL | Contractual | OG-III | 01/05/2013 | Punjab | |
| 68 | 17102 | Muhammad Ali Durrani | Termination | Un Authorized Absence | Quetta | Quetta Regional Office | Contractual | OG-III | 10/07/2013 | Balochistan | Quetta |
| 69 | 17206 | SEHRESH FARID | Termination | Un Authorized Absence | Karachi West | SAKHI HASAN BRANCH | Contractual | OG-III | 12/09/2013 | Sindh | |
| 70 | 17264 | MUHAMMAD SAIF UR RAHMAN KHAT | Termination | Un Authorized Absence | Karachi West | PAPOSH NAGAR KARACHI | Contractual | OG-III | 27/11/2013 | Sindh | |
| 71 | 17358 | SHAHZAD AHSAN | Termination | Un Authorized Absence | Transfer Office | Transfer Office | Contractual | OG-III | 27/05/2014 | Punjab | Muzaffargarh |
| 72 | 17385 | FAROOQ AHMED | Termination | Un Authorized Absence | Peshawar | MIRCH MANDI | Contractual | OG-III | 22/08/2013 | KhyberPhaktoonKhaw | |
| 73 | 17440 | RAO AWAIS TASAWAR | Termination | Un Authorized Absence | Sialkot | MAIN BRANCH DASKA | Contractual | OG-III | 08/07/2013 | Punjab | |
| 74 | 17483 | RAJA BABAR MEHMOOD | Termination | Un Authorized Absence | Sahiwal | BALDIA ROAD HAROON ABAD | Contractual | OG-III | 20/08/2013 | Punjab | BAHAWALNAGAR |
| 75 | 17544 | SYED SHER AZAM | Termination | Un Authorized Absence | Sargodha | DAUD KHEL BRANCH | Contractual | OG-III | 01/12/2014 | Punjab | RAHIM YAR KHAN |
| 76 | 17555 | TAIMUR HAIDER | Termination | Fake Documents | Sargodha | DHAREMA BRANCH | Contractual | OG-III | 17/02/2014 | Punjab | MANDI BAHAWUDDIN |
| 77 | 17605 | MOHAMMAD NAWAZ | Termination | Un Authorized Absence | Sargodha | NAUSHERA BRANCH | Contractual | OG-III | 31/05/2013 | Punjab | KHANAWAL |
| 78 | 17669 | HAMAYUN LIAQUAT | Termination | Un Authorized Absence | Rawalpindi | MAIRA SHAMS BRANCH | Contractual | OG-III | 27/03/2013 | Punjab | Lodhran |
| 79 | 17681 | Atta Ellahi | Termination | Un Authorized Absence | Gujrat | KARIANWALA | Contractual | OG-III | 14/10/2013 | Punjab | Gujrat |
| 80 | 1143 | MANZOOR AHMED KHATTI | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | MIRPUR SAKRO BRANCH | Regular | OG-III | 28/02/2013 | Sindh | Thatta |
| 81 | 1183 | GURBAN ALI CHANNA | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | OG-III | 10/05/2013 | Sindh | Nawabshah |

| | | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| 82 | 1185 | TUFAIL AHMED MEMON | Dismissal | Due to Fraud | Hyderabad | Hyderabad Regional Office | Regular | DG-III | 10/05/2013 | Sindh | Thatta |
| 83 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 84 | 3797 | MIAN MUHAMMAD RAMZAN | Termination | Un Authorized Absence | Multan | MULTAN CITY. | Contractual | DG-III | 01/05/2014 | Punjab | Multan |
| 85 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 86 | 6273 | HASEEB WAHMAT ULLAH | Dismissal | Due to Fraud | Karachi West | Karachi West Regional Office | Regular | DG-III | 12/02/2015 | Sindh | KARACHI |
| 87 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 88 | 8889 | TAHIR ISLAM | Dismissal | Due to Fraud | Gujranwala | JHABRAN MANDI BR. SKP. | Regular | DG-III | 27/01/2015 | Punjab | Sheikhupura |
| 89 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 90 | 14584 | RAFEEQUE U ZAMAN | Termination | Un Authorized Absence | Sukkur | Sukkur Regional Office | Contractual | DG-III | 27/03/2013 | Sindh | Khairpur |
| 91 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 92 | 15059 | MAQSOOD AHMED | Dismissal | Due to Fraud | Jhelum | Jhelum Regional Office | Regular | DG-III | 30/09/2014 | Punjab | Chakwal |
| 93 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 94 | 15609 | ABDUL SABOOR | Termination | Un Authorized Absence | Rawalpindi | KALLAR SYEDAN BRANCH | Contractual | DG-III | 02/09/2013 | Punjab | Rawalpindi |
| 95 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 96 | 17390 | MUHAMMAD HAMAD UL HASSAN | Dismissal | Bogus SSC | Dera Ismail Khan | Pahanpur Branch DI Khan | Contractual | DG-III | 01/04/2014 | KPK | D.I. Khan |
| 97 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 98 | 17580 | NADEEM SADIQ BHATTI | Dismissal | Involved in criminal case | Dera Ghazi Khan | KAROKOLAL EASAN | Contractual | DG-III | 18/02/2015 | Punjab | LAYYAH |
| 99 | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| 100 | 11129 | NAUK MUSHTAQ HUSSAIN | Dismissal | Due to Fraud | Jhelum | Jhelum Regional Office, | Regular | CLERK-IV | 09/05/2013 | Punjab | Jhelum |
| 101 | 11823 | WAQBOOL AHMED | Dismissal | Due to Fraud | Faisalabad | Faisalabad Regional Office | Regular | NC-II | 04/03/2015 | Punjab | Faisalabad |
| | | | | | | | | | | | |

## Annexure-B

List of Employees hired on Contract From 01-07-2013 To 20-03-2015

| S# | Name | Grade/ Designation | | Date of Joining | Place of Domicile |
|---|---|---|---|---|---|
| 1 | Mr. Masood Karim Shaikh | SEVP | (Group Chief) | 07-05-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 2 | Mr. Mudassir H. Khan | SEVP | (Group Chief) | 16-06-2014 | Punjab/ (Rawalpindi) |
| 3 | Mr. Asif Ahmed Menai | EVP | (CISO) | 25-06-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 4 | Syed Asrar Hussain | EVP | (PMO Head) | 26-06-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 5 | Mr. Muhammad Ehsan Qadir | EVP | (Head of Training & Organizational Development) | 30-06-2014 | Punjab/ (Sargodha) |
| 6 | Mr. Azfar Jamal | EVP | (Head of Alternate Delivery Channels) | 12-01-2015 | Punjab/ (Lahore) |
| 7 | Mr. Mohammad Asim Akhtar | EVP | (Head of Banch Network Management & Service Quality) | 02-02-2015 | Punjab/ (Rawalpindi) |
| 8 | Ms. Riffat Sultana Mughal | SVP | (Wing Head Litigation-HR) | 16-09-2013 | Sindh/ (Karachi) |
| 9 | Mr. Ehsan Waqar Ahmed | SVP | (Shariah Advisor) | 25-11-2013 | Sindh/ (Karachi) |
| 10 | Mr. Kamran Masud Khan | SVP | (Head of Retail & Branch Banking) | 12-03-2014 | Punjab/ (Sahiwal) |
| 11 | Mr. Maaz Khair Ud Din | SVP | (Wing Head Credit & Bangladesh Operations) | 09-07-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 12 | Mr. Nabeel Saeed | SVP | (Chief Public Relation Officer) | 10-11-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 13 | Mrs. Rima Athar | SVP | (Unit Head, Corporate-South, Khi) | 11-11-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 14 | Mr. Abid Kitchlew | SVP | (Unit Head, Corporate-North, ISBD) | 22-12-2014 | Punjab/ (Rawalpindi) |
| 15 | Mr. Umar Azim Daudpota | SVP | (Head of Institutional Deposit / Sales) | 06-01-2015 | Sindh/ (Thatta) |
| 16 | Mr. Abdul Qadir | SVP | (Wing Head-Infrastructure Wing) | 17-03-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 17 | Mr. Adil Nisar Khan | VP | (Unit Head-SAM) | 10-07-2013 | Punjab/ (Lahore) |
| 18 | Mr. Ahmed Amin | VP | (Unit Head-SAM) | 01-08-2013 | Punjab/ (Lahore) |
| 19 | Ms. Rubina Rizvi | VP | (Legal Advisory Wing) | 03-09-2013 | Sindh/ (Karachi) |
| 20 | Dr. Imam Uddin | VP | (Member Shariah Committee) | 26-12-2013 | Sindh/ (Nawabshah) |
| 21 | Mr. Muhammad Umair | VP | Project - Islamic Banking | 09-05-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 22 | Mr. Moeez Maudood | VP | (Project Manager-SAP) | 11-06-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 23 | Ms. Sara Saiyed | VP | (Manager-Treasury - IBG) | 18-08-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 24 | Mrs. Nageen Rizvi | VP | (Unit Head sales & Marketing) | 29-12-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 25 | Ms. Aman Haleez | VP | (Credit Monitoring) | 12-01-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 26 | Mr. Junaid Ahmed Siddiqui | VP | (Manager Allied Solutions) | 02-02-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 27 | Mr. Muhammad Nadir Ikram | VP | (Project Manager-Theta LOS) | 02-03-2015 | Sindh/ (Karachi) |

| | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 28 | Mr. | Amir Iqbal | VP | (Project Manager-Trade Finance) | 18-03-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 29 | Mr. | Ahmed Bilal Shehzad | AVP | (Chartered Accountant) | 15-07-2013 | Punjab/ (Lahore) |
| 30 | Mr. | Omar Qasim | AVP | (Relationship Manager) | 14-10-2013 | Sindh/ (Karachi) |
| 31 | Mr. | Shoaib Ibrahim | AVP | | 29-04-2014 | Punjab/ (Lahore) |
| 32 | Ms. | Tasleem Mumtaz | AVP | (Team Leader-Corporate / Commercial Bkg) | 29-05-2014 | Punjab/ (DG Khan) |
| 33 | Mr. | Akif Badar | AVP | (Manager CAD-Isamic Bkg Products) | 21-07-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 34 | Mr. | Adnan Ahmed Khan | AVP | (Manager Shariah Complaint Product Dev. Financing Asset Product) | 19-08-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 35 | Mr. | Kamran Zafar | AVP | (Marketing Manager) | 13-10-2014 | Punjab/ (Jhelum) |
| 36 | Mr. | Shah N.B Nadeem | AVP | (Coordinator Admin/MIS) | 30-01-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 37 | Ms. | Shamim Naz | AVP | (SAM Coordinator) | 09-02-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 38 | Mr. | Ahmed Khurshid Bajwa | OG-I | RM Corporate / Commercial Bkg (Lhr) | 21-04-2014 | Punjab/ (Lahore) |
| 39 | Mr. | Umair Shabbir | OG-I | (RM Corporate / Commercial Bkg (Lahore) | 02-05-2014 | Punjab/ (Lahore) |
| 40 | Mr. | Muhammad Atif Khokhar | OG-I | Officer Trade Finance (Lahore) | 07-05-2014 | Punjab/ (Gujranwala) |
| 41 | Mr. | Noman Bajwa | OG-I | (Administration & HR Officer) | 27-05-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 42 | Syed | Fuad ul Haq Haqqie | OG-I | (Deposit / Liabilities Sales Officer) | 09-06-2014 | Federal Capital/ (Islamabad) |
| 43 | Mr. | M. Aqib Mustafa Chishty | OG-I | (Manager-IT Systems) | 23-06-2014 | Sindh/ (Karach) |
| 44 | Ms. | Sehrish Hassan | OG-I | (RM Corporate / Commercial Bkg (Khi) | 25-06-2014 | Punjab/ (Multan) |
| 45 | Syed | Faraz Ahmed | OG-I | (CAD Officer) | 23-07-2014 | Sindh/ (Karachi) |
| 46 | Mr. | Abbas Haider Jafri | OG-I | (HR Litigation Officer) | 12-01-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 47 | Mr. | Tafheem Zeeshan | OG-I | (Incharge MIS) | 09-02-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 48 | Mr. | Nadir Khan | OG-II | (Officer Trade Finance) | 07-08-2014 | KPK/ (Swat Dist) |
| 49 | Mr. | Muhammad Rizwan Maqsood | OG-III | (GBO / Cash Officers) | 03-09-2013 | Punjab/ |
| 50 | Mr. | Hussain Irshad | OG-III | (MIS Officer) | 07-01-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 51 | Ms. | Sehar Abid | OG-III | (Legal Consultant) | 21-01-2015 | Sindh/ (Karachi) |
| 52 | Syed | Hasnain Imam | OG-III | (MIS Officer) | 13-02-2015 | Sindh/ (Karachi) |

*Q. No. 86. Senator Osman Saifullah Khan: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the total credit off take by the private sector from the scheduled banks in the country from 1st July to 31st December, 2014;

(b) the credit off take by the Government and state owned enterprises from the said banks during that period;

(c) the amount of loans by those banks outstanding against the private sector as on 31st January, 2015; and

(d) the amount of loans by those banks outstanding against the Government sector, including bank investment in Government securities and lending to public sector enterprises, as on 31st January, 2015?

Senator Mohammad Ishaq Dar : (a) The total credit off take by the private sector from the scheduled banks from 1st July to 31st December, 2014 is Rs. 238.510 million.

(b) The credit off take by the Government and state owned enterprises from the scheduled banks from 1st July to 31st December, 2014 is Rs. 682,644 million and Rs. 79,812 million respectively.

(c) The amount of loans by those banks outstanding against the private sector as on 31st January 2015 is Rs. 3,502,214 million.

(d) The amount of loans by those banks outstanding against the Government sector, including

bank investment in Government securities is Rs. 4600,649 million and lending to public sector enterprises, as on 31st January, 2015 is Rs. 600,126 million.

*Q. No. 87. Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the details of complaints received regarding illegitimate withdrawal of amount from accounts of various account holders of the National Bank of Pakistan through various ATMs since 1st January, 2015 and the action taken thereon;

(b) whether it is a fact that the concerned authorities of the said Bank have failed to investigate such malpractices, if so, the action taken or being taken against them; and

(c) the steps being taken to investigate the said malpractices, plug the loop holes in the system, bring the culprits to justice and refund the amount to the affected account holders?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) No such case has been reported since January 1, 2015.

(b) No. Whenever such incidents happened in the past, NBP took up the matter with the State Bank of Pakistan and 1-link (Shared ATM Network that enables the customers to access their funds from any of banks' ATMs) member banks to take necessary action with regard to non-vigilant monitoring of ATM Machines to safeguard the interest of NBP Customer and to

formulate a framework through which these illegitimate withdrawals could be minimized.

(c) National Bank of Pakistan is making all out efforts to make sure that such incidents do not occur with vigilant round the clock ATM monitoring.

*Q. No. 88. Senator Osman Saifullah Khan: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the percentage / share of advances in the total assets of the five largest scheduled banks in the country as on 31st December, 2013 and 31st December, 2014, separately;
(b) the percentage / share of investments in the said assets as on the said dates; and
(c) the percentage / share of Federal Government securities in the investments made by the said banks as of those dates?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) Percentage/share of advances in total assets of the five largest scheduled banks in the country as on 31st December, 2013 is 36.94% and as on 31st December, 2014 is 35.72%.

(b) Percentage/share of investments in total assets as on 31st December, 2013 is 43.67% and as on 31st December, 2014 is 46.24%

(c) Percentage/share of Federal Government securities in the investments made by said banks as of 31st December, 2013 is 86.35% and as on 31st December, 2014 is 88.25%.

*Q. No. 89. Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Will the Minister for Industries and Production

be pleased to state the steps taken / being taken by the Government to improve the quality and rationalize the prices of various items being sold at utility stores in the country?

Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi:

a. Quality of commodities being sold at USC outlets has substantially improved. Branded items in the brand name like Unilever, Nestle, Racket and Benkisser are procured directly from National and Multi-National Companies of repute. These Companies stand for the warranty and quality of the products and items provided by them. There is no complaint on the quality of these items. The annual turnover of the Corporation is close to Rs. 60 billion, which itself proves the confidence of customers on quality of commodities being sold at USC Outlets.
b. The prices of the items being sold at Utility Stores are usually lower by 5 to 10% in comparison with the open market.

*Q. No. 90. Senator Mrs. Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the average per capita income in the country with province-wise break up; and
(b) the steps being taken by the Government to increase the said income and to equalize the same in all federating units?

Reply not received.

*Q. No. 91. Senator Rahila Magsi: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the percentage of increase registered in foreign remittances since the launch of Pakistan Remittance Initiative (RI), in 2009 with year-wise breakup;

(b) the name / names of the countries which are the highest contributors to those remittances; and

(c) whether any policy initiative / framework has been proposed by the present Government to streamline the said remittances, if so, the details thereof?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) Average percentage of increase registered in foreign remittances since the launch of Pakistan Remittance Initiative (PRI) in 2009 till 2014 is 16.3%. Year-wise breakup is as follows:

Amount in USD billion

| Fiscal Year | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| 2008 | 2009 | 2010 | 2011 | 2012 | 2013 | 2014 |
| 6.45 | 7.81 | 8.90 | 11.20 | 13.18 | 13.92 | 15.83 |

(b) Saudi Arabia, UAE, USA and UK are highest contributors to remittances.

(c) Government has taken various steps to improve/increase the inflow of home remittances including establishment of Pakistan Remittance Initiative (PRI). PRI made efforts to bring commercial banks in the business of home remittance and also provided

assistance and training to facilitate banks to enter in the home remittance business. As a result, banks have invested in technology and established their dedicated home remittance cells and call centers for quick complaint resolution. As a result, 24 banks and their branches are now disbursing remittances, which is convenient and safe from the regulatory and individuals perspective.

The Government of Pakistan has also been reimbursing the cost of sending money to Pakistan under the Scheme of Reimbursement of TT charges on Home Remittances. During the current fiscal year (2014-15), Government has released an amount of Rs.13 billion so far, on account of outstanding claims by banks under the TT charges scheme. This also helped bolster the growth in home remittances during recent months.

Efforts are being made to increase outreach through inclusion of microfinance banks and telecom companies for the payment of home remittances in the country. Furthermore, for efficient flow of remittances, following projects have been undertaken:

(i) Enhancement of outreach and marketing efforts.
(ii) New home remittance products e.g. automated delivery into bank accounts, cash over counter payments etc.
(iii) Improvements in payment infrastructure.
(iv) Remittances through branchless banking and
(v) Pre-departure briefing programs.

*Q. No. 92. Senator Rahila Magsi: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) procedure laid down for verification of "Service Books" of the Government employees in BPS-4 to 16 by the AGPR;
(b) the number of officers / officials deputed by AGPR for verification of Service Books of the said employees;
(c) the names and names of departments of the employees whose Service Books have been verified by the AGPR since January, 2015; and
(d) the names and names of departments of the employees whose Service Books are pending for verification by the AGPR since that month and the time by which the same will be verified?

Senator Mohammad Ishaq Dar: The material is being collected from concerned quarter which involves a lot of details. Accordingly, Senate Starred Question No.92 may be deferred to the next ROTA DAY.

*Q. No. 93. Senator Rahila Magsi: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state whether it is a fact that both surface and ground water in the country are contaminated with coli forms, toxic metals and pesticides, if so, the present status of research to develop and test simple technologies for sustainable availability of safe drinking water?

Rana Tanveer Hussain: Yes. It has been found that 82-84% drinking water sources (surface as well as ground water) have major contaminations such as Bacteria

(Coliforms), Arsenic, Total Dissolved Solids (TDS), Turbidity, Nitrate and Fluoride.

Pakistan lags far behind in the provision of safe drinking water. The tenth MDG target was 93% of the population's access to safe and improved water by 2015. This enormous challenge requires enhancing the implementation capacity of relevant institutions.

As far as research to develop and test simple technologies is concerned, Ministry of Science and Technology (MoST) has established 24 water quality testing laboratories all over the country including Islamabad (Annexure-I).

Pakistan Council of Research in Water Resources a research organization of MoST has developed simple water testing and treatment technologies available to general public and water supply agencies at a low cost, like;

i. Microbiological Field Testing kit (Rs. 200/test).

ii. Arsenic Field Testing Kit (Rs. 100/test).

iii. Safe Water Filter for simultaneous removal of Arsenic, Bacteria and Turbidity (Rs. 2500/filter device of 18 liter capacity).

iv. Mahfooz Pani Disinfection Tablets for removal of microbial contamination (Rs. 150/ Pack of 30 tablets, one tablet for 20 liters).

Annexure-I

## List of PCRWR Water Quality Laboratories

| Sr. No | Province/ Region | City | Location of site |
|---|---|---|---|
| 1. | Islamabad Capital Teritory | Islamabad | PCRWR, Khayaban-e-Johar, H-8/1, **Islamabad.** |
| 2. | Punjab | Lahore | Regional Office PCRWR, 6.4 KM Raiwind Road, Off Thokar Niaz Baig, **Lahore.** |
| 3. | | Bahawalpur | Regional Office PCRWR, 29 Sajid Awan Colony, Rafi Qamar Road, Off Satellite Town, **Bahawalpur.** |
| 4. | | Gujranwala | Peoples Colony, near Sunday Market, College Road, **Gujranwala.** |
| 5. | | Sialkot | Gulshan-e-Iqbal Park, Opposite National Hockey Stadium, Pasroor Road, **Sialkot.** |
| 6. | | Faisalabad | 54-P, Street 1, Usman Colony, Opp. Crescent Textile Mills, Sargodha Road, **Faisalabad.** |
| 7. | | Sahiwal | Plot No. 330-331 Bilal Colony Jail Road, **Sahiwal.** |
| 8. | | Multan | Mouza Rangeelpur, Opposite Cotton Research Institute, Near PTV station, Old Shujja Abad Road, **Multan.** |
| 9. | | Sargodha | Small D-Block, Satellite Town, **Sargodha.** |
| 10. | | Mianwali | Moza Yarokhel, Near Mianwali Stadium, Muslim Colony, **Mianwali.** |
| 11. | | D. G. Khan | Block-Z, Near Arts Council Chowk Chorhatta, **D. G. Khan.** |
| 12. | Sindh | Tando Jam | Drainage Research Institute of Pakistan, Tando Qaisar Road, **Tando Jam.** |
| 13. | | Nawab Shah | Water Quality Lab. Union Council No.1 Awami Colony, **Nawab Shah.** |
| 14. | | Karachi | Block-2, Gulistan-e-Jauhar, Behind Naseer Tower, Near University Reservoir, Main University Road, **Karachi.** |
| 15. | | Hyderabad | Jamshoro Road, Near WASA new Filtration Plant, **Hyderabad.** |
| 16. | | Sukkur | Water Quality Laboratory (WQL), UC No. 3, Qureshi Road, New Water Supply Scheme No. 3 New **Sukkur.** |
| 17. | | Badin | Bungalow No. 1, Near Civil Hospital, **Badin.** |
| 18. | Balochistan | Quetta | House No. 4-L, Red House, Al-Khair Housing Scheme, Opposite Crescent Hospital, Airport Road, **Quetta.** |
| 19. | | Lora Lai | Building at Kakar House, near PSO Petrol Pump, Quetta-Lorali Road, **Lora Lai.** |
| 20. | Khyber Pakhtunkhwa | Peshawar | House No. 31-32, Sector E-8, Main Double Road, Phase-VII, Hayatabad, **Peshawar.** |
| 21. | | Abbottabad | Plot No. C-3, Sector K, Abbottabad Development Authority (Township), **Abbottabad.** |
| 22. | | Dera Ismail Khan | Public Health Engineering Department (PHED) Store, River Road, Near Mehmood Eye Hospital, Bund Basti Dhapwala, **Dera Ismail Khan.** |
| 23. | AJK/ Gilgat Baltistan | Muzaffarabad | House No. 2, St Ward 19, Shaukat Line, Near Army Stadium, **Muzaffarabad.** |
| 24. | | Gilgit | Karakoram International University Road, Kondus, **Gilgit.** |

*Q. No. 94. Senator Rozi Khan Kakar: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) whether any development funds have been granted/released to Members of National Assembly (MNAs) of Pakistan by the present Government, if so, the amount granted to each MNA; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to grant the said funds to the Members of the Senate of Pakistan, if so, the amount to be granted to each Member?

Reply not received.

*Q. No. 94-A. Senator Rozi Khan Kakar: Will the Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization be pleased to state:

(a) the details of complaints submitted by the account holders of National Bank of Pakistan, B-Block, Pak Secretariat, Islamabad, regarding non-release of money by ATMs from 31st October to 2nd November, 2013, indicating also the action taken in each case;

(b) the details of the said complaints in which amount have been paid to the complainants; and

(c) the details of the said complaints in which the amount has not been paid to the account holders/complainants so far and the time by which the same will be paid?

Senator Mohammad Ishaq Dar: (a) No complaint was received against National Bank of Pakistan, B-Block. Pak. Sectt. regarding non-release of money by ATM from the account holders from 31st October to 2nd November, 2013.

(b) Not required in view of 'a' above.

(c) Not required in view of 'a' above.

*Q. No. 95. Senator Rozi Khan Kakar: Will the Minister for Planning, Development and Reform be pleased to state:

(a) the original route map of Pak-China Economic Corridor;

(b) whether any material changes have been made in the said route of that corridor, if so, the details thereof; and

(c) the estimated benefits to be accrued from the said corridor with province wise breakup?

Mr. Ahsan Iqbal: (a) There is no original planned route of China Pak Economic Corridor (CPEC). The facts of the case are as follows:—

China Pakistan Economic Corridor envisages connectivity and expansion of trade and investment through a network of road, rail, sea, aviation, fiber optic cables and energy pipelines. The MOU, signed on 5 July, 2013 also provides for creation of special economic zones, industrial parks, trade centers and development of energy and technical cooperation.

Thus, CPEC is a comprehensive package of cooperative initiatives and projects, which covers the key areas including connectivity, information network, infrastructure, energy cooperation,

industries and industrial parks, agricultural development and poverty alleviation, tourism, financial cooperation as well as livelihood improvement including municipal infrastructure, education, public health and people to people communication.

CPEC would connect the nodes of growth center. Significant nodes along the corridor would be Kashgar, Taxkorgan, Kunjerab, Peshawar, D.I. Khan, Islamabad, Lahore, Multan, Sukkur, Quetta, Karachi and Gwadar etc. and such other nodes/growth centers which may fall within CPEC in future. It will also be connected with trade facilitation corridors, dedicated freight corridors, energy corridors, trade logistics corridor, telecommunication corridor etc. Both sides are committed that the fruits of the development shall benefit all areas/Provinces of Pakistan consistent with scientific planning parameters.

In the light of the above explanation, it is clarified that connectivity under the CPEC is a network of routes/links/connections which includes western alignment and not specific to any specific route, original or otherwise.

(b) As explained in para (a) above there has been no such change.

(c) It is a long term project and its benefits both direct and indirect will continue to equitably benefit all regions of Pakistan including reducing the cost of doing business, increase in number of opportunities, creation

of jobs etc. which will lead to better living standards for the whole of Pakistan.

*Q. No. 96. Senator Mrs. Nuzhat Sadiq: Will the Minister for Science and Technology be pleased to state:

(a) the present status / position of Pakistan in the field of research in Science and Technology at International level;

(b) whether it is a fact that Pakistan's share in global research work in the said field is very low, if so, the reasons thereof; and

(c) the steps taken/being taken by the Government to increase Pakistan's share in global research in that field?

Rana Tanveer Hussain: (a) Countries are ranked on the basis of research publications, research impact and patents granted at international level. Pakistan's position is 42 in Publications, 57 in Research Impact and in case of patents granted its position is 91 in the world.

(b) Yes. Pakistan's share in the global research is low as compared to its intellectual potential. Main reasons for this are:

1. Low spending on R&D in the country by both public and private sector. Pakistan's spending on R&D is only 0.29 percent of GDP.
2. Private sector's share in R&D spending in Pakistan is negligible.
3. Pakistan has very low number of researchers (164) per million population.
4. Lack of incentives for researchers.

(c) Present government consider Science & Technology a central pillar

of National Development Strategy and has prepared the National Science, Technology & Innovation Strategy 2014-2018 whereby National R&D expenditure will be enhanced upto 1.0% of the GDP by 2018 for development of human resource in Science and Technology and improving S&T structure for enhanced performance.

Government has also taken following steps to increase Pakistan's share in Global Research.

(i) Talented scientists and researchers are awarded with highest National Awards and President's Medal for Technology based on their Research Publications, Research Impact and Patents granted.

(ii) Accelerated promotion of scientists and researchers working in S&T organizations of MoST on the basis of their Research Publications, Research Impact and Patents.

اس کے علاوہ resolution move ہوئی تھی کیونکہ resolution move ہو چکی ہے اس کو to the House بھی put کرنا ہے، اس کے دو طریقے ہو سکتے ہیں یا تو قرارداد کو ابھی put کر دیا جائے جو کریم خواجہ صاحب نے move کی تھی یا at the end of the discussion اس قرارداد کو move کیا جائے۔

*(Interruption)*

جناب چیئرمین: نہیں، قرارداد نہیں pass ہوئی، میں سن رہا تھا۔ قرارداد منظور نہیں ہوئی وہ صرف motion pass ہوا تھا for suspension of rules.

A resolution with reference to the unfortunate incident in Karachi has been moved by Senator Karim Khawaja. I now put the resolution to the House.

*(The Motion was carried)*

Mr. Chairman: Consequently, the Resolution was unanimously passed)

**Leave of Absence**

جناب چیئرمین: جناب باز محمد خان صاحب ذاتی مصروفیات کی بناپر مورخہ 11 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میر کبیر احمد محمد شہی بلوچستان میں اپنے اوپر قاتلانہ حملے کی وجہ سے مورخہ 11 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب عثمان سیف اللہ خان سی پی اے کے زیر انتظام منعقد ہونے والے Post Election Seminar میں شرکت کی وجہ سے مورخہ 12 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ عائشہ رضا فاروق نے ناسازی طبیعت کی بناپر مورخہ 13 تا 15 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب الیاس احمد بلور نے ناسازی طبیعت کی بناپر مورخہ 13 اور 14 مئی کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب کامران مائیکل نے اطلاع دی ہے کہ وہ گوادر میں پہلے سے طے شدہ مصروفیات کے باعث مورخہ 11 تا 13 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

بیرسٹر عثمان ابراہیم نے اطلاع دی ہے کہ وہ ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 11 تا اختتام حالیہ اجلاس شرکت نہیں کر سکیں گے۔

There is a Calling Attention Notice at item No. 3. The Calling Attention Notice is in the name of Senator Mushahid Hussain Sayed. Since the mover is not present therefore, under sub-rule 2 of rule 88 the motion is dropped and disposed of.

## Announcement by the Honourable Chairman for Adopting Procedure for Taking up Public Petitions in the Senate Drop Box

جناب چیئرمین: یہ ایک announcement ہے۔ The honourable members are aware that the Senate of Pakistan نے initiative لے کر public petitions کے سلسلے کو شروع کیا تھا۔ کل تک ہمیں 208 petitions drop box میں موصول ہوئی تھیں۔ ان میں سے 27 petitions ایسی تھیں جو courier کے ذریعے سے ہمیں موصول ہوئی ہیں۔ سینیٹ سیکریٹریٹ مسلسل ان petitions پر کام کر رہا ہے اور necessary action لیا جا رہا ہے۔ جو petitions admissible ہیں ان کو Committees کے سپرد کیا جا رہا ہے، جو ایوان میں لانے والی ہیں ان کو ایوان میں لایا جائے گا۔ کچھ cases یا petitions ایسی ہیں جن کو وفاقی حکومت کو ارسال کرنا ہے وہ وفاقی حکومت کو ارسال کی جا رہی ہیں۔

جب ہم ان petitions کا جائزہ لے رہے تھے تو

I found that the following issues highlighted through public petitions relate to matter of business that had either come up before the House or requires a debate and recommendations by the House.

1. Ten petitions bearing tracker Nos. 112, 131, 132, 133, 134, 158, 159, 160, 162 and 204 have been received asking for affirmative action by the House for increasing the age limit for CSS examinations, especially,

for the candidates belonging to Balochistan, Sindh and Khyber PakhtunKhwa and other underdeveloped areas to ensure the due representation in the civil services.

2. 23 public petitions have been received asking for oversight or review by the Senate, of various policy and administrative boards and councils envisaged under various Acts of Parliament, especially, the one under (1J) of Section 9 of the Drug Regulatory Authority of Pakistan Act, 2012 and operationalization of National Technological Council.

یعنی انہوں نے کہا ہے کہ جو مختلف Boards Autonomous, Semi- کے ہیں، ان کا جائزہ اور ان میں صوبوں کی Autonomous bodies due representation. یہ مسئلہ کل بھی آپ لوگوں نے اٹھایا تھا۔

During the Points of Public Importance a number of Members have also raised issues surrounding the above petitions. The above matters will be taken up in the House tomorrow for a precise and focused debate of only 30 minutes on each issue.

ان دونوں issues پر صرف تیس منٹ کی debate ہو گی، لہٰذا جو اراکین ان دو issues پر اُس debate میں حصہ لینا چاہتے ہیں، ان سے میری گزارش ہے کہ اپنے points پہلے ہی سے to the point بنا کر تشریف لائیں۔ ممبران کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بمشکل دو یا تین منٹ آپ کو allowed ہوں گے کیونکہ پھر پانچ سے آٹھ منٹ میں منسٹر کو دوں گا کہ وہ اس کا جواب دیں۔ غالباً Friday کو ہاؤس prorogue ہونا ہے لہٰذا ہمارے پاس وقت کم ہے اور اس کے بعد بہت لیٹ ہو جائے گا۔ میں ان ممبران سے جو اس پر بات کرنا چاہتے ہیں ان سے یہ بھی گزارش کروں گا کہ آپ اپنے نام سیکرٹریٹ میں ابھی لکھوا دیں ان دونوں petitions میں سے کس issue پر بات کرنی ہے، اس پر نام لکھوا دیں، ابھی لکھوا دیں یا صبح لکھوا دیں لیکن اپنے نام لکھوا دیں۔ Leader of the House تو APC میں موجود ہیں، جام صاحب آپ سے میں request کروں گا کہ سیکرٹریٹ ان منسٹرز کو

خود بھی inform کر رہا ہوگا کیونکہ Leader of the House موجود نہیں ہیں، نہ ہی پارلیمانی لیڈر (PML(N کے یہاں موجود ہیں، لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان دو متعلقہ وزراء کو inform کر دیں کہ وہ اپنی تیاری ان دو issues پر کر کے کل ہاؤس میں موجود ہوں، آدھے گھنٹے کی بحث ہو گی، ان کو میں پانچ سے آٹھ منٹ دوں گا جس میں وہ ممبران کی گفتگو سننے کے بعد اپنا جواب دیں گے یا اپنی پالیسی سٹیٹمنٹ جو بھی ہو گی وہ بیان کریں گے۔

The Senate secretariat will provide copies of the petitions to the members and the Ministers concerned

وزراء کو ہم ابھی بھجوا دیتے ہیں پلیز سینیٹ سیکرٹریٹ متعلقہ وزراء کو یہ بھجوا دیں۔ ممبران جن کو ان petitions کی ضرورت ہو گی ان کو ہم petitions فراہم کر دیں گے وہ petitions دیکھ سکتے ہیں تاکہ وہ بحث کر سکیں۔ جی تاج حیدر صاحب۔

I apologize but these metters were necessary.

## Further Discussion on Resolution moved by Senator Karim Ahmed Khawaja regarding Incident of Brutal Killings in Karachi.

### Senator Taj Haider

سینیٹر تاج حیدر: شکریہ جناب چیئرمین! ہمارا ملک ایک بار پھر خون میں نہا گیا ہے۔ اسماعیلی فرقے کی امن پسندی اور ان کی ملکی خدمات کا ذکر یہاں بار بار ہوا ہے۔ میں اضافہ یہ کرنا چاہتا ہوں کہ مذہبی انتہا پسندی کے ہاتھوں اسماعیلی فرقے نے بہت دکھ اٹھائے ہیں۔ افغانستان میں جب طالبان کی حکومت تھی تو ان کے ظلم و جبر سے مجبور ہو کر پانچ لاکھ اسماعیلی اپنا صدیوں پرانا وطن چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ یہ تمام اسماعیلی سندھ سے گزرے، کراچی سے گزرے اور اسماعیلی جماعت نے طریقہ کار یہ بنایا کہ ہر اسماعیلی گھرانہ کسی نہ کسی نقل مکانی کرنے والے کو مہمان رکھتا تھا، جب تک یہ مغربی ممالک میں نہ چلے جائیں۔ اس نظم و ضبط کے ساتھ یہ ہوا کہ صوبائی حکومت یا مرکزی حکومت جن پر لاکھوں افغان مہاجرین کا بوجھ تھا، اس پر ایک بھی افغان مہاجر کا بوجھ نہیں پڑا اور اسماعیلی جماعت نے اپنے وسائل کے ذریعے اور اپنے لوگوں کا بوجھ بانٹ کر ان لوگوں کو سہارا دیا اور ان لوگوں کو پھر سے آباد کیا۔

جناب والا! یہ وقت سوچنے کا ہے اور شاید یہ وقت اس بات کو سوچنے کا ہے کہ یہ کانٹے جو ہمارے جسد قومی کو لہولہان کر رہے ہیں، کیا یہ اسی درخت کے نہیں ہیں جس کے بیج کو ہم نے اپنی زمین

میں بڑے پیار و محبت کے ساتھ بویا تھا۔ برسوں جس کی آبیاری ہم نے کی اور جب یہ بڑا ہو گیا تو پھر آج یہ ہمیں لہولہان کر رہا ہے۔ ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ خود مغربی ممالک جو اس کی سرپرستی کرتے رہے، جن کے ایماء پر یہ بوجھ بویا گیا، ان کی کیا پالیسی رہی اور کیا پالیسی ہے اور ہمیں یہ دیکھنا پڑے گا کہ خود ہمارے ادارے جو آج ان سے برسرپیکار ہیں، ان کی کیا پالیسی رہی ہے اور ان کی کیا پالیسی ہے۔ مغرب ہم سے صرف فوجی ڈیوٹی چاہتا ہے اور ان کی دوستی صرف اس بات کی ہے کہ پیسے لو اور فوجی کارروائی کرو، ہمارے مقاصد کو پورا کرو۔ ہم نے یہ نہیں سوچا اور پھر ہم اس دلدل میں دھنستے چلے گئے۔

جناب والا! جب مغرب کو احساس ہوا، خود امریکی وزیر خارجہ جب یہاں پر تشریف لائیں تو انہوں نے کہا کہ بڑی غلطی ہوئی کہ ہم نے طالبان کی سرپرستی کی اور آئندہ ہم یہ غلطی نہیں کریں گے لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ غلطی بار بار دہرائی جا رہی ہے۔ لسانی یا نسلی دہشت گردی سے کراچی لہولہان ہوتا رہا ہے۔ وہ ایک مقامی عمل تھا۔ یہ جو مسائل ہیں مذہبی انتہاء پسندی کے، یہ ہمارے پورے ملک کے، پورے علاقے کے اور پورے عالم اسلام کے مسائل ہیں۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یکے بعد دیگرے اس بات کا شعور حاصل کرنے کے بعد، اس بات کا اقرار کرنے کے بعد کہ طالبان کی سرپرستی کر کے مغرب سے غلطی ہوئی تھی وہ پھر مشرق وسطیٰ میں، ہر اسلامی ملک میں جو ہماری ترقی پسند حکومتیں ہیں انہی مذہبی انتہاء پسند گروپوں کے ذریعے غیر مستحکم کر رہی ہیں۔ جس وقت یہ حکومتیں غیر مستحکم ہوتی ہیں اور جن بوتل سے نکل آتا ہے تو پھر ان پر کارروائی کی جاتی ہے۔ میں آپ سے تھوڑے سے وقت کی اجازت چاہوں گا آپ کی لائٹ جل گئی ہے۔

Mr. Chairman: Taj *sahib,* there are a lot of speakers and there are two calling attention notices, one adjournment motion. I will give you one minute more.

سینیٹر تاج حیدر: دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ غلطی بار بار دہرائی جا رہی ہے؟ کیا ہماری establishment میں آج تک یہ عناصر موجود ہیں جو ایسی کارروائیوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ ہمارے فوجی اداروں پر حملے ہو رہے ہیں اور اندر سے ان کے سراغ مل رہے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے establishment میں ایسے عناصر موجود ہیں۔ ہمیں علاقائی طور پر، ہمیں ملکی طور پر، باہمی رابطوں کو بڑھانا پڑے گا۔ یہ مسئلہ طاقت کا نہیں ہے، یہ مسئلہ معلومات کا ہے، intelligence کا ہے، ہمیں defensive mode سے نکلنا ہے، ہمیں offensive mode میں آنا ہے،

میں آپ کی وساطت سے گزارش کروں گا کہ ہمارے سیکورٹی ادارے ایک بار پھر جائزہ لیں کہ خود ان کی صفوں میں کیا ایسے لوگ موجود نہیں ہیں جو اس قسم کی دہشت گردی کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم علاقائی طور پر اور ملکی طور پر cleaning up operation خود کریں تاکہ اس میں مزید آگے بڑھ سکیں۔ مجھے بہت کچھ عرض کرنا تھا، یہ ایک بڑا وسیع معاملہ ہے، یہ پورے عالم اسلام کا معاملہ ہے، ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے، جس طریقے سے انتہاء پسند ووٹ لے کر آئے ہیں، امریکہ جس طریقے سے ان کے ساتھ ملا ہوا ہے، جس طریقے سے دہشت گردی اور انتہا پسندی کو فروغ حاصل ہو رہا ہے۔ یہ بہت سنجیدہ مسئلہ ہے۔ میں بہت کچھ عرض کرنا چاہ رہا تھا لیکن ظاہر ہے ہمارے دوسرے اراکین بھی گفتگو کریں گے اس لیے شکریہ کے ساتھ اپنی نشست پر بیٹھ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ تاج حیدر صاحب، سسی پلیجو۔

**Senator Sassui Palijo**

سینیٹر سسی پلیجو: شکریہ جناب چیئرمین۔ آپ سے پہلے جو speeches ہوئی تھیں وہ بیس بیس منٹ تک ہو گئیں اچھا ہوا آپ نے time limit مقرر کر دیا۔ جناب والا! آج جو کراچی میں واقعہ ہوا ہے ہم اس کو condemn کرتے ہیں، مذمت لفظ بہت چھوٹا اور بے معنی لگتا ہے۔ کافی ہمارے ساتھیوں نے یہ لفظ استعمال کیا لیکن بہر حال اتنے خطرناک اور بھیانک طریقے سے جو آج حملہ کیا گیا ہے پتا نہیں چلا کہ کس نے کیا ہے، ظاہری بات ہے جس نے بھی کیا ہے وہ فقط انسانیت یا کراچی کے امن کے خلاف نہیں ہے بلکہ ریاست کے بھی خلاف ہے۔ ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی ہونی چاہیے۔ ہم نے یہاں دیکھا کہ مذمت کرتے ہوئے ہمارے کچھ ارکان blame game میں چلے گئے اور صوبائی حکومت کو جن الفاظ سے نوازا گیا، میں ان کو بھی condemn کرتی ہوں۔ ہاں improvement کی بہت گنجائش ہے۔ Law enforcement اداروں کے حوالے سے، crime control کے action سے لے کر، جو crime کے against zero tolerance ہونی چاہیے یا ایک جو coordination کراچی operation میں ہمیں کہیں کہیں کافی بہتر بھی نظر آیا ہے لیکن جو gap نظر آتا ہے، اس کو بھی بہتر کرنے کی بہت زیادہ گنجائش یقیناً ہے۔ وہاں کی پولیس کے حوالے سے، جنہوں نے جانیں دی ہیں، اسی ہفتے میں ہم نے دیکھا ہے کہ ڈی ایس پی کی سطح پر دو لوگوں نے جانیں دی ہیں اور پھر رینجرز کے لوگوں نے بھی جانیں دی ہیں۔ ہماری افواج کے جو جوان سرحدوں کے پاس دہشت

گردی کے خلاف لڑ رہے ہیں، انہوں نے بھی جانیں دی ہیں اور ضرب عضب اس کی بہترین مثال ہے جس کے ذریعے دہشت گردی کو کچلنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اس کو ہم جتنا بھی سراہیں وہ کم ہے۔

پولیس اور رینجرز کو مختلف حوالوں سے دیکھا جاتا ہے لیکن یہاں مذہبی انتہاپسندی کے زمرے میں دہشت گردی کی بات کی گئی۔ کراچی میں ایک زمانے سے target killing ہو رہی تھی اور بوری بند لاشیں مل رہی تھیں۔ بلدیہ ٹاؤن کیا تھی، بولٹن مارکیٹ کیا تھا، 12 مئی کے حوالے سے کل شاہی سید صاحب نے صحیح کہا ہے کہ یہ ساری چیزیں بھی دہشت گردی میں شامل ہیں۔

Mr. Chairman: No cross talk. No crosstalk, please. Address the Chair.

Senator Sassui Palijo: Thank you Mr. Chairman.

اس حوالے سے دہشت گردی کسی بھی شکل اور صورت میں ہو، extremism کے حوالے سے بات کی گئی لیکن street warriors کی طرف سے دھمکیاں ملیں۔ ایک بچہ جو ٹھیلا لگاتا ہے اور شام کو اگر اس کی بوری بند لاش اس کی ماں کے پاس آتی ہے، وہ بھی دہشت گردی کی ایک بھیانک شکل ہے۔ اگر political point scoring کرنا چاہوں تو میں بھی کہوں گی کہ وہ سارے میری پارٹی کے voters تھے۔ وہ شیعہ community سے تعلق رکھتے تھے۔ اب اگر اس حوالے سے بات کرنا چاہیں تو وہ بھی چھوٹی بات لگے گی۔ جیسے میں نے کہا کہ یہ انسانیت کا قتل ہے۔ یہ کراچی کے، پاکستان کے، سندھ کے امن کا قتل ہے۔ ہمیں سیاسی point scoring نہیں کرنی چاہیے۔ وہ تمام الفاظ جو پہلے اس ایوان میں استعمال کیے گئے وہ میرے خیال میں بڑے چھوٹے تھے۔ میں condemn کرتی ہوں۔ وہاں اوپر buildings پر بھی کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے، recce کی گئی تھی اور پھر بس پر فائرنگ کی گئی۔ اس میں خواتین بھی ماری گئیں، پولیس کی initial report کے مطابق اس واردات میں جدید اسلحہ استعمال ہوا ہے۔ یہ ایک targeted operation تھا کہ 50, 60 کے قریب لوگوں کو بس میں مارنا ہے۔ بس میں 60, 65 کے قریب لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ Investigation تو جاری ہے لیکن investigation کو result oriented ہونا چاہیے۔ میں پھر کہوں گی کہ law enforcement کو coordination کی ضرورت ہے۔ سندھ حکومت بالکل serious ہے۔ جہاں جہاں lapse and gaps ہیں، ان کو دور کرنا چاہیے۔ میرے خیال میں ابھی جو CM, Sindh نے کہا، وہ اس میں serious نظر آتے ہیں۔ ہم بھی بہت زیادہ تکلیف میں ہیں، ہمارے دل بھی کڑھ رہے ہیں۔ میں کہوں گی کہ میں تو Sindhi speaking ہوں تو کیا وہ سارے Sindhi speaking مارے گئے ہیں؟ اور کیا میں اس وجہ سے رو رہی ہوں؟ یہ غلط ہو گا۔ میں پھر کہہ رہی ہوں کہ یہ انسانیت کا قتل ہے، پاکستانیوں کا قتل ہے اور دہشت گردی کے پیر جہاں بھی جا

رہے ہیں، چاہے وہ ex-citizens کے حوالے سے ہو یا یہ کسی واقعے سے توجہ ہٹانے کے لیے کوئی چیز کی گئی ہو، یہ دیکھنا پڑے گا اور اس میں law enforcement کے اداروں پر بھی ذمہ داری ہے اور ہم پر بھی ذمہ داری ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ عباسی صاحب۔

**Senator Muhammad Javed Abbasi**

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے اس اہم مسئلے پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ میں بہت ہی تھوڑا وقت لوں تاکہ میرے دیگر ساتھی بھی بات کر سکیں۔ جناب چیئرمین! آج جو ایک واقعہ کراچی میں پیش آیا جس میں 47 پاکستانیوں کو شہید کیا گیا ہے، اس کی میں پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور ان خاندانوں کے ساتھ ہماری پوری ہمدردی ہے جن کے گھر آج اجڑ گئے ہیں اور جن کے گھر میں آج صف ماتم بچھی ہے۔

جناب چیئرمین! یہ دوسرا بڑا واقعہ ہے جو پشاور واقعہ کے بعد آج کراچی میں ہوا ہے۔ اس واقعے کی وجہ سے پاکستان کے ہر گھر میں صف ماتم ہے اور ہر شہری اور اس ملک میں رہنے والا ہر فرد آج بہت غمزدہ ہے۔ ان دہشت گردوں کا نہ کوئی مذہب ہے، نہ ان کا کوئی قبیلہ ہے اور میری نظر میں یہ انسان کہلانے کے بھی شاید قابل نہیں ہیں۔ جب یہ target کرتے ہیں تو پھر یہ کسی صوبے کو نہیں، کسی فرقے کو نہیں، کسی مذہبی جماعت کو نہیں، کسی سیاسی جماعت کو نہیں بلکہ وہ پاکستان پر حملہ کرتے ہیں، پاکستان کے لوگوں پر حملہ کرتے ہیں اور پاکستان میں افراتفری پھیلانے کا ایک پیغام دیتے ہیں۔ ان کے مذموم ارادوں میں ان کو نہ تو پہلے کبھی کامیابی ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی انشاء اللہ لیکن وہ اپنی طرف سے کوشش ضرور کرتے ہیں۔ جناب چیئرمین! جب بھی انہوں نے ہم پر حملہ کیا ہے، چاہے وہ ہماری مساجد میں کیا ہو، ہمارے ایئرپورٹس پر کیا ہو، ہمارے سکولوں میں کیا ہو یا آج اس بس میں بیٹھے ہوئے لوگوں پر کیا ہو، ہمارے غیرت مند پاکستان کے لوگوں نے، سیاسی جماعتوں نے، مذہبی جماعتوں نے، سب نے مل کر across the board ان کو ایک پیغام دیا ہے کہ یہ پاکستان پر حملہ ہے، یہ پاکستان میں رہنے والے اور بسنے والوں پر حملہ ہے اور ہم اس وقت تک اکٹھے رہیں گے جب تک ایک ایک دہشت گرد کو صفحہ ہستی سے مٹا نہ دیں۔ یہ پیغام ہمیشہ پاکستانی قوم نے ان کو دیا ہے۔

جناب چیئرمین! پشاور کے incident میں، آج بھی وہ مائیں سسکیوں بھری آوازوں سے اپنے بچوں کو یاد کرتی ہیں، اس سانحے نے پوری پاکستان کی قوم کو اکٹھا کر دیا ہے۔ بدقسمتی سے اس سے پہلے جناب چیئرمین! جب بھی اس طرح کا کوئی حادثہ ہوتا تھا تو ہم blame game میں پڑ جاتے تھے۔ کوئی کہتا تھا کہ امریکہ کی جنگ ہے، ہم اس میں داخل ہو گئے ہیں، کوئی کہتا تھا کہ قبائلی علاقوں میں operation کی وجہ

سے ایسا ہو رہا ہے، کوئی کسی ایجنسی کو الزام دیتا تھا لیکن اس ایک حادثے نے پاکستان میں بسنے والے نہ صرف تمام لوگوں کو بلکہ تمام سیاسی جماعتوں کو اور عسکری قیادت کو ایک میز پر اکٹھا کر دیا اور ایک جگہ بٹھا دیا اور سب نے ایک آواز ہو کر کہا کہ یہ دہشت گرد کسی مذہب، کسی جماعت، کسی قبیلے کے خلاف نہیں بلکہ یہ ریاست کے خلاف ہیں۔ ہمیں ان کے خلاف ریاستی کارروائی کرنی ہو گی اور الحمد للہ اس کے نتیجے میں جو فیصلہ تمام سیاسی جماعتوں نے کیا، اس میں military leadership بھی ساتھ ہے کہ ان دہشت گردوں کے خلاف once for all operation ہونا چاہیے اور جب تک ایک ایک دہشت گرد کا خاتمہ نہیں ہو گا، اس وقت تک operation جاری رہنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا کہ ضرب عضب شروع ہونے کے بعد ان واقعات میں آج بڑی حد تک کمی آئی ہے۔ 2010, 2011 and 2012 میں یہاں ایسے واقعات کی بہت بڑی فہرست ہے۔ الحمد للہ اس operation کے شروع ہونے سے جہاں ان کے مرکزی مقام تھے، جہاں ان کے دفاتر تھے، انہوں نے جو establishment بنائی ہوئی تھی، ہماری افواج نے ان کو وہاں پر بری طرح ناکام کیا اور آج یہ مارے مارے پاکستان کے مختلف علاقوں میں پناہ لے رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! آج بہت اہم دن تھا۔ آج اس لیے بھی اہم دن تھا کہ پاکستان کی تمام leadership ایک مرتبہ پھر، پاکستان کے مستقبل کے لیے، پاکستان میں آنے والے حالات کو بہتر بنانے کے لیے، اس ملک کو ایک مرتبہ پھر روشنیوں میں لے جانے کے لیے، اس ملک میں ایک مرتبہ پھر economy مضبوط کرنے کے لیے اسلام آباد میں بیٹھی تھی۔ آج انہوں نے پھر ایک گھناؤنا کھیل کھیل کر یہ کوشش کی ہے کہ ہم ایک پیغام دیں لیکن ہماری سیاسی قیادت نے آج پھر ان دہشت گردوں کو ایک پیغام دیا ہے۔ جناب چیئرمین! اس operation کی وجہ سے جہاں پورے پاکستان میں کمی آئی ہے، وہاں دنیا کا investor بھی اٹھا ہے اور اس نے کہا ہے کہ پاکستان ایک محفوظ جگہ ہے۔ کل ہی افغانستان میں ہمارے وزیر اعظم اور ہمارے آرمی چیف گئے اور وہاں دونوں ممالک کی قیادت نے ایک ہی پیغام دیا کہ ہم مل کر اس دھرتی سے دہشت گردوں کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کریں گے۔ ان کا راستہ روکیں گے اور مل کر ان کو ہمیشہ کے لیے ختم کریں گے۔ ایسا پیغام پاکستان اور افغانستان کی حکومتوں کی طرف سے پچھلے 15, 20 سالوں میں نہیں ملا تھا۔ جب یہ پیغام ان کو ملا اور آج جب پوری قوم بھی اکٹھی ہوئی اور ہم بھی یہاں پر اپنے تمام سیاسی اختلافات بھلا کر اکٹھے ہوئے ہیں تو ہمیں ایک پیغام دینا چاہیے کہ ہم ان دہشت گردوں کے خلاف اپنی پوری قوت کے ساتھ افواج پاکستان کے ساتھ اور اپنی law enforcement agencies کے ساتھ کھڑے ہوں گے تاکہ ہمیشہ کے لیے ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ نگہت مرزا صاحبہ۔

**Senator Nighat Mirza**

سینیٹر نگہت مرزا: شکریہ جناب چیئرمین۔

وہ بتوں نے ڈالے ہیں وسوسے کہ دلوں سے خوف خدا گیا

وہ پڑی ہیں روز قیامتیں کہ خیال روز جزا گیا

جناب والا! آج کے اس واقعے پر جو صفورا گوٹھ میں پیش آیا ہے کہ آغا خانیوں کی بس پر حملہ ہوا جس میں 47 افراد ہلاک ہوئے اور 13 شدید زخمی ہیں، میں اس واقعے پر شدید غم اور غصے کا اظہار کرتی ہوں اور صرف میں ہی نہیں بلکہ یہ پورا ایوان اسی کیفیت میں مبتلا ہے۔ کراچی میں پچھلے دس سال سے کچھ علاقوں پر طالبان کا قبضہ ہے اور ایم کیو ایم کے قائد جناب الطاف حسین نے سب سے پہلے اس کی نشاندہی کی تھی، جس پر ٹال مٹول سے کام لیا گیا اور بالکل توجہ نہیں دی گئی۔ پچھلے دو تین برس سے الطاف حسین صاحب کا مطالبہ تھا کہ کراچی میں کالعدم تنظیموں اور طالبان کے خلاف آپریشن کیا جائے لیکن جب آپریشن شروع ہوا تو سب سے پہلے اس کا ٹارگٹ ایم کیو ایم بنی۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے۔ آپ کام کریں لیکن جس طرح آپ نے نائن زیرو پر چھاپہ مارا اس سے قبل آپ کو چاہیے تھا کہ سہراب گوٹھ اور ال آصف اسکوئر جہاں پر اسلحے کے ڈھیر اکٹھے کیے ہوئے ہیں اور جہاں پر بے شمار جدید اسلحہ موجود ہے، ان علاقوں کی طرف توجہ دینی چاہیے تاکہ آج کی اتنی بڑی دہشت گردی کی کارروائی نہ ہوتی۔ ہم مانتے ہیں کہ رینجرز اور پولیس کے جوان کراچی میں امن وامان کے قیام کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ فوج ضرب عضب میں مصروف ہے اور وہ ماشاءاللہ انتہائی کامیابی سے اپنا کام کر رہی ہے۔ ہمیں ایک دوسرے پر اس وقت الزام لگانے کی ضروت نہیں ہے، ہمیں سیاسی تنظیموں کے نام لینے کی ضرورت نہیں ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ اب جبکہ پولیس کی نفری کراچی کے لحاظ سے انتہائی کم ہے تو کوئی ایسی تدبیر، کوئی ایسا طریقہ سوچا جائے کہ وہاں پر محافظ دستے بنائے جائیں، رینجرز اور پولیس اپنی نگرانی میں لڑکوں کا انتخاب میرٹ کی بنیاد پر کرے، محلے کی سطح پر ایسی کمیٹیاں بنائی جائیں جن کو training دے کر کچھ علاقوں کی ذمہ داریاں اس طرح نوجوانوں میں بانٹ دی جائیں کیونکہ میں نہیں سمجھتی کہ اس طرح پولیس اور رینجرز پورے شہر کی دیکھ بھال کر سکتے ہیں۔ آئے دن کوئی نہ کوئی دلخراش واقعہ ہماری نظر سے گزرتا رہتا ہے یہاں تک کہ رینجرز نے ہم سب کو بے اماں کر دیا ہے کہ جو محلے والوں نے پیسے جمع کر کے barriers لگائے تھے اور وہاں پر سیکورٹی گارڈ کھڑے کیے تھے انہوں نے وہ بھی ہٹا دیے ہیں اور گارڈ

بھی ہٹ گئے ہیں لہٰذا پورا شہر کھلا ہے، کوئی بھی کہیں سے آئے، حملہ کرے اور بستیوں کی بستیاں تاراج کر دے۔

جناب یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سلسلے میں بیٹھ کر منصوبہ بندی کی جائے۔ کب تک شہادتیں ہوتی رہیں گی، کب تک ہلاکتیں ہوتی رہیں گی۔ کہیں بھی مرنے والا، شہید ہونے والا ایک فرد نہیں مرتا، پورا گھر مر جاتا ہے۔ وہ روز ہر پل جیتے اور مرتے ہیں اور جب خاص طور پر کسی گھر کا کفیل اٹھ جاتا ہے تو وہاں کا منظر نامہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ جب ان گھروں میں جاؤ جہاں یہ قیامت گزرتی ہے تو آپ یقین کیجیے کہ کئی کئی دن کھانا کھانے کی نوبت نہیں آتی، دل ہی نہیں چاہتا۔ آج کی جو قیامت ہے وہ بھی بہت بڑی ہے۔ اس میں بچوں اور خواتین اموات زیادہ ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کراچی پر اپنا فضل و کرم کرے لیکن اس کے ساتھ ہی صاحب اقتدار طبقے اور مقتدر طبقے کو اللہ تعالیٰ اس بات کی ہدایت دے کہ کم از کم اتنے بڑے حادثے کے بعد جو کراچی میں رونما ہوا ہے کوئی اچھے فیصلے کیے جائیں۔ بہت ساری چیزوں کو نظر انداز کر کے سب سے پہلے اس وقت جو ہماری ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ دہشت گرد تنظیموں کو ختم کیا جائے، وہ علاقے سب کی نظر میں ہیں۔ خاص طور پر یہ دو علاقے جو میں نے آپ کو بتائے تھے، سہراب گوٹھ اور اس کے قریب ہی الآصف اسکوائر ہے، وہاں پر صرف طالبان کا order چلتا ہے۔ حکومت کی رٹ وہاں پر ختم ہو چکی ہے۔ جو کچھ وہ قانون بناتے ہیں اس علاقے میں وہی قانون چلتا ہے۔ میں بہت زیادہ بات نہیں کرنا چاہتی ایک تو دل بھی نہیں چاہ رہا دوسرے سب لوگ منتظر ہیں کہ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ میں آخر میں ایک شعر نذر کرتی ہوں۔

منصفی کی چاہ میں تمام شہر کٹ گیا
جو بے شعور عدل ہیں وہی تو قاضیوں میں ہیں

جناب چیئرمین: عطاالرحمٰن صاحب۔

**Senator Atta-ur-Rehman**

سینیٹر عطاالرحمٰن: نحمدھو و نصلی علی رسولہ الکریم امہ بعد۔ آج ایک مرتبہ پھر ایوان میں معمول کی کارروائی روک کر ایک قرارداد کو زیر بحث لایا جا رہا ہے۔ کل ایک اور واقعہ ہو گا پھر ایک اور قرارداد آئے گی۔ پھر بالاتفاق قرارداد پاس ہو جائے گی اور ہم پھر اس پر بحث کریں گے۔ ہماری مثال ایسی بن گئی ہے کہ جیسے کسی بے وقوف شخص کو کہا گیا کہ تمہارا کان کتا لے گیا ہے تو وہ بجائے اپنا کان ٹٹولنے کے

کتے کے پیچھے بھاگ پڑا کہ واقعی وہ میرا کان لے گیا ہے۔ ہم واقعے کے بعد یہاں اپنی بھڑاس بھی نکال لیتے ہیں اور یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں سیاست سے بالاتر ہو کر، پارٹی سے بالاتر ہو کر گفتگو کرنی چاہیے۔ ہم یہاں پر دل کی بھڑاس نکالنے کے بعد سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو گئے ہیں، ہم نے اپنی ذمہ داریاں پوری کر لی ہیں۔ کیا ہم کبھی سنجیدگی کے ساتھ اپنے معاملات کو نہیں لیں گے؟ کیا کبھی بھی ہم یہ نہیں سوچیں گے کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں ہو رہا ہے؟ بغیر تحقیق کے الزام لگا دیا جاتا ہے کہ یہ ضرب عضب آپریشن کا شاخسانہ ہے یا الزام لگا دیا جاتا ہے کہ یہ طالبان کر رہے ہیں۔ کوئی تحقیق نہیں ہوئی اور ابھی تک وہاں زخمیوں کو منتقل کیا جا رہا ہے۔ ہم بغیر تحقیق کے الزامات جڑ دیتے ہیں۔ کیا میں بھی یہ کہہ دوں کہ یہ 11 مارچ کے آپریشن کا شاخسانہ ہے؟ کیا میں بھی یہ کہہ دوں کہ یہ صولت مرزا کی پھانسی کا شاخسانہ ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے لیکن ہمارے ملک میں نہ عیسائی، نہ ہندو، نہ بریلوی، نہ دیوبندی، نہ شیعہ، نہ اہل حدیث کوئی بھی محفوظ نہیں ہے۔ کسی بھی حوالے سے آج بھی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم غیر محفوظ ہیں۔ اس کے باوجود ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کسی بھی community کو کمزور نہیں کیا جا رہا، ہمارے ملک کو کمزور کیا جا رہا ہے اور جب تک ہم اپنے رویے نہیں بدلیں گے، ہم سنجیدگی کے ساتھ بیٹھ کر یہ نہیں سوچیں گے کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ جس طرح مشہدی صاحب نے کہا یا میرے دوسرے فاضل ممبران نے کہا کہ ہمیں سیاست سے اوپر آ کر، پارٹی کی سیاست سے بالاتر ہو کر بات کرنی چاہیے۔ ہمیں یقیناً تحقیق کے بعد کسی نتیجے پر پہنچنا چاہیے۔ خدارا اگر ہم یہاں پر سچ نہیں بولیں گے، یہاں پر صحیح تجزیہ نہیں کریں گے تو ہم اپنا اور قوم کا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم نے ان واقعات کو روکنا ہے تو وہ اس طرح ہم روک نہیں پائیں گے بلکہ ان واقعات کو روکنا مشکل اور دشوار ہو گا۔

بنیادی طور پر بات یہ ہے کہ جب تک دنیا میں دو سپر طاقتیں تھیں اس وقت تک یہ لوگ آپس میں لڑتے رہے، مسلمان محفوظ تھے۔ جب سے روس ختم ہوا، جب سے روس کو دریائے آمو کے پیچھے دھکیل دیا گیا، NATO کا مقصد ختم ہو گیا۔ امریکہ بہادر نے کہا کہ نہیں NATO کو ہونا چاہیے کیونکہ ابھی تک دنیا میں اسلام اور مسلمان باقی ہیں اور یہی ہمارا دشمن ہے۔ آج اسی مسلمان اور اسی اسلام کو نشانے پر رکھ کر ہر ملک میں اس کو قتل کیا جا رہا ہے۔ ہر ملک میں اس کو ختم کیا جا رہا ہے لہٰذا یہ کسی شیعہ کے خلاف جنگ نہیں ہے، یہ کسی بریلوی کے خلاف جنگ نہیں ہے، یہ کسی دیوبندی کے خلاف جنگ نہیں ہے، یہ کسی عیسائی، ہندو اور کسی دوسرے مذہب کے خلاف جنگ نہیں ہے۔ اس کا مقصد صرف

مسلمانوں کو کمزور کرنا ہے۔ پاکستان کو کمزور کرنا ہے۔ لہٰذا ہم تمام اداروں، پارلیمنٹ، تمام سیاسی پارٹیوں سے یہ گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ آئیں سنجیدگی کے ساتھ بیٹھ کر اپنے فیصلوں پر غور کریں کہ ہم خود کسی کے لیے دانستہ یا نادانستہ طور پر استعمال تو نہیں ہو رہے۔ کیا خود بین الاقوامی حالات کا تجزیہ نہ کر کے ہم خود ان کے آلہ کار تو نہیں بن رہے؟ کیا ہمارے اندر وہ کمزوریاں ہیں؟ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ بجائے اس کے یہاں پر ہم ایک دوسرے کو الزام دیں ہمیں بیٹھنا چاہیے اور ایک ایسی سوچ اپنانی چاہیے۔ جس طرح میرے محترم ساتھیوں نے کہا کہ آج بھی ہماری قیادت جمع ہے، ہماری قیادت کو چاہیے کہ اگر ہم نے اس ملک کو بچانا ہے تو اس وقت صحیح تجزیہ کرنا ہوگا۔ ہم ایک دوسرے پر الزامات لگا کر ان واقعات کی روک تھام نہیں کر سکتے۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ I am very grateful کہ آپ نے وقت کے اندر مکمل کیا۔ سردار صاحب۔

**Senator Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel**

سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں speech کرنے سے پہلے ضلع ہرنائی کے طلبہ کے وفد کو ایوان کی طرف سے welcome کرتا ہوں۔ جناب! جہاں تک اس سانحے کا تعلق ہے، اس پر میں پشتو کا ایک محاورہ adjust کروں گا۔ (پشتو) اس کے معنی ہیں کہ " سچ بات یہ ہے کہ لوگ سچ نہیں بول سکتے۔ سچ بولنے سے ڈر لگتا ہے، سچ کہنے سے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے"۔ جہاں تک ان واقعات کا تعلق ہے، ایک حکومت کی ناکامی لمحہ فکریہ نہیں ہوتی لیکن ریاست کی ناکامی بہت بڑی بات ہوتی ہے۔ خدانہ کرے اگر ہماری ریاست ناکام ہوتی ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر رہے۔

دہشت گردی پر بات ہو رہی ہے، میں پشتونخوا ملی عوامی پارٹی اور اپنے قائدین کی جانب سے کوئٹہ اور کراچی میں ہونے والی دہشت گردی کو مکمل طور پر condemn کرتا ہوں۔

(اس موقع پر جناب پریذائیڈنگ آفیسر (جناب حمزہ) نے کرسی صدارت سنبھالی)

جناب! جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے، ایک سیاسی کارکن کی حیثیت سے میری سوچ یہ ہے کہ دہشت گردی کا بیج ضیاالحق کے دور میں بویا گیا۔ دہشت گردی کو promote کیا گیا اور اس کے لیے لوگوں کی تنظیمیں بنائی گئیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہاں پر ایک فاضل سینیٹر نے کہا کہ

سیاست کو دفع کرو۔ سیاست ہماری پہچان ہے، سیاست کی وجہ سے یہ آواز ہے، سیاست ضمیر کی نمائندگی کرتی ہے۔ اگر ہم سیاست کو دفع کریں گے تو ہمارا ضمیر دفع ہو گا۔ پتا نہیں یہ لوگ کیسے سیاست کرتے ہیں؟ یہاں پر کیسے یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں کہ سیاست کو دفع کرو۔ سیاست عبادت ہے۔ سیاست مظلوموں کی رکھوالی کرتی ہے۔ ہم سیاسی کارکن ہیں، ہم سیاست پر فخر کرتے ہیں۔ ہم جو بات بھی کہیں گے وہ ہماری سیاست کی نمائندہ اور ہماری سیاست پر محیط ہو گی۔ ہم سیاسی کارکن ہیں اور اسی سیاست کے حوالے سے اس ایوان تک پہنچے ہیں۔ ہماری زندگی کی بہتری اور ہماری مظلومیت کے خاتمے کا واحد علاج سیاست ہے۔ اگر ہم سیاست نہیں کریں گے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ ہم ایک مردہ لاش ہیں۔

جناب! آپ بارہ مئی کے واقعے کو دیکھیں، بارہ مئی کا واقعہ عدلیہ پر ہمارا احسان ہے، عدلیہ ہماری مقروض ہے۔ پاکستان پشتونوں کا مقروض ہے۔ ہم نے پاکستان کی خاطر خون بہایا، جانوں کا نذرانہ دیا ہے۔ ہم نے پاکستان میں اسلام لانے کے لیے شہادتیں پیش کی ہیں لیکن آج آپ دیکھیں کہ پاکستان کا مظلوم قوموں کے ساتھ کیا رویّہ ہے۔ آپ بارہ مئی کا واقعہ لے لیں، ہم نے کیا گناہ کیا تھا؟ بارہ مئی کو ہم پشتونوں نے کیا گناہ کیا تھا کہ کراچی میں عدلیہ کی بالادستی کے لیے ہمارے نکالے گئے جلوس میں ہمیں بے دردی سے شہید کیا گیا؟ بارہ مئی کو کراچی میں جتنے بھی لوگ شہید ہوئے ہیں، وہ سب کے سب پشتون تھے، ان کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سابقہ چیف جسٹس چوہدری افتخار نے اس کا کوئی suo motu notice نہیں لیا۔ آج تک وہ درندے ایسے ہی پھر رہے ہیں۔ جناب! جہاں تک دہشت گردی کا تعلق ہے، یہ ہم پاکستان میں مرضی سے لائے ہیں اور اس کو پاکستان میں promote کیا ہے۔ جناب! جہاں تک میں جانتا ہوں، یہ بات سچ ہے۔ ہم نے دہشت گردی کو فروغ دیا ہے۔ وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خان نے ایوان میں کہا تھا کہ ریاست کی 33 agencies ہیں۔ اگر یہ بات واقعی صحیح ہے کہ یہاں پر 33 agencies ریاست کی رکھوالی ہیں تو میرا سوال ہے کہ یہ 33 agencies دہشت گردی کیوں نہیں روک سکیں؟ جب یہ دہشت گردی کو نہیں روک سکتیں تو پھر ریاست کو کیا ضرورت ہے کہ ان agencies کو پالے؟ ہم کیوں ان پر اپنا بجٹ خرچ کریں؟ Agencies کو سب کچھ معلوم ہے۔ سچ بات یہ ہے کہ جب تک agencies یہ طے نہ کریں کہ ہم نے اس ریاست کو بچانا ہے، اس وقت تک ہم جو بھی کہیں، جو کچھ بھی کریں، اچھے الفاظ سے نوازیں، خدا نہ کرے، برے الفاظ میں ان کو کچھ کہیں گے تو ریاست ناکامی کی طرف جائے گی۔ جناب! ریاست

ناکام ہو رہی ہے۔ حکومت ناکام ہو جائے تو کوئی بات نہیں، دوسری اچھی حکومت آئے گی لیکن جب ریاست ناکام ہو جاتی ہے تو یہ سب کے لیے بربادی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ افغانستان میں ہم نے کیا کیا؟ ہم نے افغانستان کو خون میں نہلایا۔ کیا ضرورت تھی کہ ہم نے افغانستان پر حملہ کیا؟ ہمیں یہ نشہ کہاں سے چڑھا کہ ہم پانچواں صوبہ بنائیں؟ یہ ہماری agencies اور ہمارے حکمرانوں کی غلطی ہے۔ میری تجویز، اس مسئلے کا علاج، میرا مدعا اور مقصد یہ ہے کہ agencies آج سے یہ عہد کریں کہ ہم نے اس ریاست کو بچانا ہے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: غوث محمد خان صاحب۔

**Senator Ghous Muhammad Khan Niazi**

سینیٹر غوث محمد خان نیازی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد۔ شکریہ جناب چیئرمین! آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ آج کراچی میں جو واقعہ ہوا ہے، اس چھیالیس جانیں ضائع ہو گئی ہیں اور یہ کہا گیا ہے کہ یہ تمام اسماعیلی تھے۔ جناب چیئرمین! یہ اسماعیلی نہیں پاکستانی تھے۔ ہمارے دشمن کی ہمیشہ کوشش رہی کہ کبھی شیعہ، کبھی اسماعیلیوں، کبھی دیوبندیوں اور کبھی بریلویوں کے پندرہ، بیس بندے شہید کروا دیے جائیں اور اس کو فرقہ پرستی کا نام دیا جائے۔ دراصل وہ پاکستان کے دشمن ہیں، کسی فرقے کے دشمن نہیں ہیں، وہ ہمیں لڑانا چاہتے ہیں۔ ہمیں ان کی سازشوں کو ناکام بنانا ہو گا۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ جب کوئی بڑا واقعہ ہوتا ہے تو ہم اکٹھے ہو جاتے ہیں اور سوچ بچار شروع کر دیتے ہیں لیکن کچھ دنوں کے بعد پھر ایک دوسرے کے دست و گریباں ہو جاتے ہیں۔ جناب والا! پچھلے سال سولہ دسمبر کو Army Public School پر حملے کا جو واقعہ ہوا، اس کے نتیجے میں ہماری حکومت نے military and civil leadership کو اکٹھا کیا اور ایک پیغام دیا کہ ہم پاکستان کی بقا کے لیے اکٹھے ہیں۔ اس کے نتیجے میں مجبوراً ایک آئینی ترمیم بھی کرنی پڑی جس کی وجہ سے ہمارے security کے اداروں کو کچھ اختیارات دیے گئے تاکہ ناگزیر حالات میں دشمنوں کا مقابلہ کیا جائے۔ الحمد للہ کراچی میں operation کیا گیا، رینجرز نے کارروائی کی اور target killers کے گروہ پکڑے گئے جس کے نتیجے میں تقریباً دو ماہ میں کراچی میں امن ہو گیا اور اسی سے نوے فیصد تک target killing ختم ہو گئی تھی لیکن اب پھر کیا ہوا کہ جب چین کے صدر پاکستان آئے اور دشمن کو محسوس ہوا کہ پاکستان ترقی کرے گا تو ایک سازش کے تحت دوبارہ یہ حملے

شروع کر دیے ہیں۔ ہمیں ایک دوسرے سے دست و گریباں ہونے کی بجائے اکٹھا ہونا چاہیے۔ جناب والا! آج ہم ایوان میں کچھ کہہ رہے اور دو دن پہلے ہم ایوان میں کیا کر رہے تھے کہ پنجابی، سندھی، بلوچی، پختون ایک دوسرے سے دست و گریباں تھے۔ میرا دوستوں کو مشورہ ہے کہ کیوں ہم جب چالیس، پچاس جانیں ضائع ہوتی ہیں تو پھر اکٹھے ہوتے ہیں، ہم یہاں جو تقاریر کرتے ہیں، ان کا messageجب عوام میں جاتا ہے تو وہ ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ یہاں پرسوں کہا گیا کہ یہ پنجابستان ہے، پنجاب عیاشی کا اڈا ہے۔ جناب والا! ہر ایک کو اپنا احساس کرنا ہو گا اور پاکستان کے لیے کام کرنا ہو گا۔ گوادر تا کاشغر routeکو baseبنا دیا گیا ہے، جس طرح کالا باغ ڈیم کو متنازعہ بنایا گیا، اسی طرح اس کو بھی متنازعہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ لوگ نہیں چاہتے کہ پاکستان کا یہ routeبنے اور پاکستان ترقی کرے۔ عجیب اتفاق ہے کہ کیونکہ پچھلے چار، پانچ دن سے اس ایوان میں اور مختلف ٹی وی چینلز پر غلط قسم کا پروپیگنڈہ اور غلط اطلاعات پھیلا کر اس routeکو متنازعہ بنایا جا رہا تھا۔ آج وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب نے تمام سیاسی پارٹیوں کے قائدین کو بلایا تھا۔ ممبران نے اس کو studyہی نہیں کیا کہ یہ routeکیا ہے۔ چین اگر پاکستان میں 46 بلین ڈالر investکر رہا ہے تو اس کے اپنے مفادات ہیں، اس نے بھی تو اپنا مفاد دیکھنا ہے۔ یہ routeطے ہو گیا ہے اور اس کے باوجود اس کو متنازعہ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

پرسوں یہاں ہمارے دوست یہ کہہ رہے تھے کہ لاہور میں جو Orange Train منصوبہ ہے یہ بھی اس سے منسلک ہے حالانکہ وہ اس کا حصہ نہیں ہے وہ پنجاب حکومت کا ایک علیحدہ projectہے اور پنجاب حکومت ہی اپنے وسائل سے اس پر پیسا لگا رہی ہے۔ اس میں وفاق کا پیسا استعمال نہیں ہو رہا۔ وہ پنجاب حکومت اور چین کے درمیان ایک علیحدہ معاہدہ ہے جس کے تحت وہ کام ہو رہا ہے۔

آج کراچی میں جو قتل و غارت ہوئی ہے دراصل یہ اس منصوبے کو ختم کرنے کے لیے سازش ہے۔ ہمیں اس پر سوچنا ہو گا۔ خدارا! ہمیں ایک دوسرے کی leg pullingکی بجائے پاکستان کی خاطر اکٹھے ہو جائیں تاکہ مخالف کو پیغام جائے کہ ہم ایک ہیں اور انشاء اللہ ایک رہیں گے۔ جب تک ہم اکٹھے نہیں ہوں گے تو دشمن ایسی چالیں چلتا رہے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ نہال ہاشمی صاحب۔

**Senator Nehal Hashmi**

سینیٹر نہال ہاشمی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! کہاں سے شروع کروں اور کہاں پر ختم کروں۔ ہم کہتے تھے کراچی mini Pakistan ہے یہ تو mini Pakistan سے muni Pakistan بن گیا ہے جہاں ہر کوئی آکر اس مُنی کو چھاٹ مار کر جا رہا ہے۔ گزشتہ تیس سالوں سے کراچی میں یہ سب کچھ ہوتا رہا اور ہم قراردادیں منظور کرتے رہے۔ ہم ایک دوسرے پر تنقید کرتے رہے۔ ہم blame game کرتے رہے اور آج بھی مجھے بہت افسوس ہوا کہ ہم زیادہ سے زیادہ اسے discuss کر سکتے تھے کہ یہ پاکستانیوں کا قتل عام ہے۔ یہ بابائے قوم محمد علی جناح کی برادری پر حملہ ہے۔ یہ پاکستان کی economy پر حملہ ہے مگر ہم نے نہ چاہتے ہوئے بھی اسے مذہبی انتہا پسندی کا رنگ دیا۔ ہم نے اسے صوبائیت کا رنگ دیا اور یہی تو ہمارا دشمن چاہتا ہے کہ ہمیں تقسیم در تقسیم کرے۔ ہم ایک دوسرے کو criticize کرتے رہیں، یونٹی سے بہت دور چلیں جائیں اور ہم آپس میں دست و گریباں ہو جائیں۔ ہم نے اس ایوان سے ایک پیغام دینا ہے کہ ہم سب ایک ہیں، ہم سب سے پہلے انسان ہیں پھر ہم مسلمان ہیں اور پھر ہم پاکستانی ہیں۔ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں، ہم نے شیعوں کے ایک فرقے کو آگے multiply کیا۔ ایسی چیزیں نہیں کرنی چاہییں۔ آج پوری دنیا اس ایوان کی طرف دیکھ رہی ہو گی کہ آج یہ ایوان کیا پیغام دے رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے۔ آج سے دو ماہ قبل بوہری جماعت کا ایک جماعت خانہ ہے اس پر حملہ کیا گیا۔ ایک خاص مقصد کے تحت گزشتہ پچیس سالوں سے کراچی پر تواتر سے حملہ کیا جا رہا ہے۔ کراچی جو معیشت کا، تجارت کا hub ہے اسے تباہ کر دیا جائے اور یہ جو بابائے قوم کی برادری ہے، یہ خالصتاً تجارتی برادری ہے۔ ان کا کام تجارت کرنا ہے اور پوری دنیا کو یہ پیغام دینا ہے کہ پاکستان میں تجارت نہ کرو۔ کراچی میں investment نہ کرو وہ محفوظ جگہ نہیں ہے اور ہم بھی بار بار یہی کہتے ہیں اور ادراک کرتے ہیں کہ محفوظ جگہ نہیں ہے۔ کون کہتا ہے محفوظ نہیں ہے، بالکل محفوظ جگہ ہے۔ اگر ہم اسے محفوظ بنانا چاہیں، اگر ہم ایک دوسرے پر blame game نہ کریں، اگر ہم point scoring کو ایک طرف رکھ دیں۔ آج جب پاکستان کی economy take off کر رہی ہے، آج یہاں کے infrastructure پر کام ہو رہا ہے، آج یہاں انرجی پر کام ہو رہا ہے تو ایک خاص طبقہ چاہتا ہے کہ پاکستان economically take off نہ کرے اور پاکستان کا جو معاشی

hub ہے اس کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے، لہولہان کر دیا جائے۔ آج سوچنے اور غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے اور آج اتحاد کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین! ہمیں صرف اور صرف پاکستان کی بات کرنی چاہیے۔ جب کوئی انگلینڈ میں، چین میں، فرانس میں بات کر رہا ہو گا تو وہ یہ نہیں سوچتا کہ یہ دیوبندی تھے، بریلوی تھے، شیعہ تھے، پنجابی تھے۔ وہ صرف پاکستان کو ہی focus کرتا ہے۔ پاکستان کی capital economy کو focus کرتا ہے کہ پاکستان کی economy کا جو capital ہے، جو businessmen community ہے اس پر حملہ کیا گیا ہے تو ہمیں احتیاط برتنی چاہیے، ہمیں اس طرح کی گفتگو نہیں کرنی چاہیے۔ حالانکہ ہم ذمہ دار ملک ہیں، ہم بھی چاہتے تو الزام لگا سکتے تھے کہ پاکستان کے economy hub کو "را" تباہ کرنا چاہتا ہے مگر ہم ایسی غیر ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کریں گے جب تک ہمارے پاس شواہد نہ آ جائیں گو کہ اس کے امکانات بہت ہیں، جس طرح کی واردات کی گئی ہے، میں اس شہر کا بیٹا ہوں، وہاں کے چپے چپے سے واقف ہوں جہاں یہ واردات ہوئی ہے اس جگہ سے بھی واقف ہوں۔ یہ کوئی ordinary game نہیں ہے، اس کے پیچھے ضرور کوئی بین الاقوامی سازش ہے کہ کراچی میں economic activity کو سبوتاژ کیا جائے۔

جناب چیئرمین! اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ایک facts finding mission بنائیں، اس ہاؤس کی ذمہ داری بنتی ہے کہ ایک facts finding mission ہو کہ 1985 to onward کراچی میں اس طرح کی جو بھی قتل و غارت گری ہوئی ہے جس میں خاص طور پر business community کو، کبھی کسی خاص business center کو attack کیا جا رہا ہے، کبھی پورٹ پر مظاہرہ کیا جا رہا ہے، کبھی ماڑی پور کی روڈ کو بند کیا جا رہا ہے اس کے پیچھے کون سے عوامل ہیں۔ ان کی پشت پناہی کون سی بین الاقوامی قوتیں کر رہی ہیں، کون سی ایجنسی کر رہی ہے اور ان میں ایسے کون سے پاکستانی لوگ ملوث ہیں جو نہیں چاہتے کہ پاکستان کی economy take off کرے، جو ہر روز کہیں نہ کہیں کسی بہانے سے یہ نعرہ دے دیتے ہیں کہ 2015 الیکشن کا سال ہے یا آپ بیرونی دنیا کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ یہ حکومت مستحکم نہیں ہے، جانے والی ہے۔ نواز شریف stable نہیں ہے، یہ جانے والا ہے۔ یہ جو ہوا ہے یہ پاکستان کا اور کراچی کا معاشی قتل عام ہے۔ میں سمجھتا ہوں اب بہت ہو چکا۔ اب ایک truth and reconciliation commission قائم ہونا

چاہیے کہ پاکستان میں جو بھی سیاسی، غیر سیاسی دہشت گردی ہوئی ہے، پاکستان کی economy پر جو حملہ کیا گیا ہے اس میں خواہ اندرونی ہاتھ ہو خواہ بیرونی، جو لوگ اس میں ملوث ہیں خواہ وہ کسی بھی حیثیت میں ہوں ان کی نشاندہی کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔ ہم آنے والی نسلوں کو ایک اچھا پاکستان اور ایک اچھا کراچی دینا چاہتے ہیں اور ہمیں ہمیشہ یہ بات سوچنی پڑے گی کہ یہ پاکستان میں قائداعظم محمد علی جناح کے vision کا قتل ہے۔ قائداعظم کی اس سوچ پر یہ حملہ ہے، نواز شریف کی economic policy پر یہ حملہ ہے اور کراچی کے بے روزگار نوجوانوں کے مستقبل پر حملہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس حملے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایوان فوری طور پر ایک کمیٹی بنائے اور جو فوری طور پر وہاں جائے اور جتنا وقت چھ مہینے یا نو مہینے لگیں جو بھی stake holders ہیں ان کو بلایا جائے اور وہ ساری FIRs بھی نکالی جائیں کہ وہ نامعلوم لوگ کون تھے modus operandi کیا تھا، کس انداز میں واردات کی جاتی ہے، شہر میں کیسے ہڑتال کرائی جاتی ہے، اس شہر میں کیسے economy کو بند کرایا جاتا ہے۔ یہی میری گزارشات تھیں، میں چاہتا تو تھا کہ بہت کچھ بولوں لیکن وقت قلیل ہے اور آپ کی لائٹ بھی جل چکی ہے تو میں ایک بار زور دے کر کہوں گا کہ ایک truth reconciliation and fact finding commission کراچی کے لیے لازم و ملزوم ہے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شکریہ۔ کلثوم پروین صاحبہ۔ موجود نہیں۔ جان صاحب۔

**Senator Brig. (R) John Kenneth Williams**

Senator Brig. (R) John Kenneth Williams: Thank you Mr. Chairman for giving me the floor, I take it as a privilege to speak under a veteran like you who has always fought for the rights of Pakistan and who has lived for the unity of Pakistan. Today, at this sad occasion, it is again a need that we should all unite, put our hands together and see what can be done to amend the future. Sir, the Ismaeli community, as has been said by so many speakers, is very special, a very fruitful, a very loving, a very honest and a very polite community and today the terrorists have struck at them to bring a bad name to our

country and to bring a bad name to each one of us. It is a moment of sorrow and great grief that this thing has happened. Sir, we have evolved the National Action Plan to cater for the terrorist activities to bring it to a halt. The Pakistan Army, the Pakistan defence forces, the Air Force and I would also say Navy have gone in all out to do away with the terrorists to uproot them but yet the things are happening. There are loopholes and we as citizens, as politicians, as people responsible for the security of the country, we have to get down and re-vamp National Action Plan, see where the loopholes lie. The army I know because of my background, has given tremendous sacrifices; there are more than 35000 martyrs from the Pakistan army in this action.

Sir, the army leadership, General Raheel Sharif is a true soldier and along with his team from the air force, they have gone out of their way to sacrifice and to do anything that is required of them. I can vouch for them because I understand solder's body language and their words, I know what they mean. Raheel Sharif is a man who would lay down his life for this country at any moment, whenever he is asked for it, he is a leader who leads from the front. Sir, it is very difficult in these barren lines and desolate countryside, where the terrorists operate, to go out into the face of death. There is no hesitation from the side of the Pakistan Army and the other arms of the military but where are the loopholes? What has gone wrong? The terrorist we should all understand have the initiative, they have the liberty of action, they pick and choose their targets. They go for the softest targets like today they have gone for a bus

with innocent, honest and peace loving people in it. They have caused great damage. Similarly, they have done it earlier in the school at Peshawar on Warsak road, they have done in the Church at Peshawar, the All Saints Church in the city. This has been going on and many mosques and so many other things have come into their reign of attack.

Sir, I would like to thank the honourable Atta-ur-Rehman who today, while naming the targets of the terrorists, has named the Christian community, the Muslim community, the various sects of the Muslim community all in one line because he feels for Pakistan, we all feel for Pakistan. Any Pakistani who goes is a brother; we have to do something about it. I would recommend that we should analyze what is wrong and the enemy, the terrorist, he is not a *Jadugar*, he is not a *jin*, he is not a *balla*

They are human of beings and when جب مرضی ہو کہیں سے آ جائے۔ we talk of foreign intervention, why should we be so weak to allow this foreign intervention to flush, ہم اپنے گریبان میں جھانکیں where are mistakes and go for them and should not be exploited by foreign forces. یہ کون کرتا ہے، ہمارے دشمن ہی کرتے ہیں، ہمارے دوست تو نہیں کر رہے تو ہم سب مل کر دشمنوں کے خلاف اپنا کوئی defence بنائیں۔ ہم سوچیں کہ یہ کام کیوں ہو رہے ہیں اور یہ دشمن کدھر سے آ رہا ہے، کس direction سے آ رہا ہے، کس وقت آ رہا ہے، کب آ رہا ہے، کیوں آ رہا ہے۔

جناب! ہمارے Interior Minister صاحب نے 33 agencies کا بتایا ہے کہ ہم نے ان کو اکٹھا کیا ہے تو ہم ان کو مبارک باد دیتے ہیں کہ آپ نے ان کو اکٹھا کیا ہے۔ اب ان سے کام لیں، یہ کیوں ایسا ہوتا ہے، ہمارے لوگوں کو کیوں پتا نہیں چلتا یہ کیسے ہو رہا ہے۔ جنہوں نے DSP اور

دوسرے پولیس افسر کو شہید کیا، یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ان کو شہید کیا ہے۔ جناب! ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ کوئی ایسا انتظام کریں کہ ان لوگوں کا صحیح پتا چلا سکیں، ان کی activity کو زیادہ public کریں تاکہ لوگوں کو پتا چلے کہ اس سے defend کیسے کیا جا سکتا ہے۔ یہ کدھر ہیں، ہماری بغل میں ہیں، کہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ہم ان کو sought out کریں۔ Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر روبینہ عرفان صاحبہ۔

**Senator Rubina Irfan**

سینیٹر روبینہ عرفان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ آج جو واقعہ ہوا ہے یہ ایک بہت دردناک واقعہ تھا ہمیں ان بچوں، اس بیوی، ماں، بیٹی، بہن، بھائی اور باپ ان سب کے ساتھ یک جہتی اور ایک ساتھ ہونے کا پیغام دینا چاہیے۔ بجائے اس کے ہم یہاں پر point scoring کریں اور اپنی بات کریں۔ کوئی اپنی پارٹیوں کی بات کرتے ہیں، کوئی پاک۔چین corridor کی بات کرتے ہیں، کوئی کسی اور topic پر بات کرتا ہے، مگر آج اصل میں بات ان بہنوں کی ہے، ان ماؤں کی ہے، ہمیں جن کی چیخیں سنائی نہیں دے رہیں، ان بچوں کی جو یتیم ہو چکے ہیں، اس ضعیف باپ کی بات کرنی چاہیے، وہ ضعیف باپ جو پوری عمر اس آسرے میں بیٹھتا ہے کہ اس کے بچے کے کندھے ایک دن اتنے مضبوط ہوں گے کہ وہ میرا بوجھ اٹھائیں گے۔

جناب! ہم سب جو یہاں پر بیٹھے ہیں، خود غرض ہیں، ہم یہاں پر point scoring کر رہے ہیں اور صرف اور صرف بات کر رہے ہیں کہ ہم نے یہ کرنا ہے، ہم نے وہ کرنا ہے، یہ agencies ہیں، کام تو state کا ہے، یہ state کی ذمہ داری ہے کہ اپنے ہر ایک citizen کا تحفظ کرے۔ بلوچستان میں جو کل ہوا، آج سندھ میں ہوا ہے اور خدانخواستہ کل کسی اور جگہ پر ہو گا، ہم کس کو پکڑیں گے، اگر کسی کو پتا ہے، یہ کہتے ہیں کہ ان agencies کو معلوم ہے، وہ ان کو پہلے سے اطلاع دیں یا معلوم کریں یا انہیں پکڑیں۔ جناب! جو اپنے حق کی بات کرتا ہے، ہم اسے کہتے ہیں کہ یہ عمل غداری میں آتا ہے۔ جو غداری کرتا ہے، آپ نے اسے بغل میں رکھا ہوا ہے۔ ہم اس state کو کیا کہیں کہ جو اپنی بات کرتی ہے، آپ اسے غدار کہہ کر اس کی بات ہی نہیں سنتے۔ جناب چیئرمین! آج ہمیں اسی وقت کھڑے ہو کر سب کو ایک دعا پڑھنی چاہیے، ان بچوں اور یتیموں کا ساتھ دینا چاہیے جن کے ساتھ یہ سانحہ ہوا ہے۔ ہم یہاں پر بیٹھ کر تقریر پر تقریر نہ کریں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر سحر کامران صاحبہ۔

**Senator Sehar Kamran**

سینیٹر سحر کامران: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ آج کا یہ unfortunate incident tragic واقعہ ہے۔ میرا دل بھی اتنا ہی رنجیدہ ہے جس طرح پاکستان کے عوام اور ہر شخص کا دل رنجیدہ ہے۔ ہم یہاں پر تقریر اس لیے نہیں کر رہے کہ ہمیں کوئی numbers بنانے ہیں، آج کے عوام اس ایوان بالا میں بیٹھے ہوئے اپنے نمائندوں کا ردعمل بھی دیکھنا چاہتے ہیں اور عمل بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس دہشت گردی کے حملے کے جو بھی مجرم ہیں، وہ پاکستان کے بھی مجرم ہیں، وہ پاکستان کے دشمن ہیں۔ پاکستان کی سالمیت، بقا، ترقی اور عوام کے دشمن ہیں۔ آج ہمیں جن challenges کا سامنا ہے وہ اتنا آسان نہیں ہے، اس دہشتگردی کو کنٹرول کرنا کسی واحد institution کے اور کسی صوبائی حکومت کے بس میں نہیں ہے۔ اس کے لیے پاکستان کے ہر شخص کو اکٹھا کھڑا ہونا ہوگا کیونکہ یہ normal حالات نہیں ہیں، ہم حالت جنگ میں ہیں۔ ہمارا دشمن اتنا بڑا نہیں ہے کہ ہمارے عزم سے بڑا ہو جائے۔ آج مجھے پھر 16-12-2014 کا وہ واقعہ یاد آ رہا ہے کہ جس میں 140 سے زیادہ شہادتیں ہوئیں، ہمارے معصوم بچوں کو شہید کر دیا گیا لیکن ان بچوں نے اپنا عزم دکھایا، وہ واپس اسی سکول میں گئے اور انہوں نے بتایا کہ ہمارا resolve break نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں آج وہی resolve دکھانا ہے کہ ہمارا دشمن ہمیں کمزور نہیں کر سکتا، ہم نے بہت قربانیاں دی ہیں۔ بی بی شہید دہشتگردی کا شکار ہوئیں، کراچی کے 18 اکتوبر کے واقعہ میں کتنی جانیں گئیں، روزانہ ایک کے بعد ایک دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے، جب بھی ہم تھوڑا سا سکون میں آتے ہیں کہ آج ہم نے کچھ دہشتگردی پر قابو پا لیا، اب جرائم میں کچھ کمی آ گئی، چند elements قانون کے سامنے آ گئے مگر اس کے بعد ایک نیا واقعہ ہو جاتا ہے۔ ابھی چند دن پہلے پاکستان کے Chief of Army Staff نے اور ان کو follow کرتے ہوئے حکومت نے بھی پاکستان میں دہشتگردی کی کارروائیوں میں، انتشار میں اور insurgency میں RAW کے ملوث ہونے اعلان کیا کہ پاکستان میں RAW کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ اس کے بعد ان سرگرمیوں میں مزید تیزی آ گئی، کون ہمیں کمزور کرنا چاہتا ہے؟ کسے پاکستان کو کمزور کرنے میں فائدہ ہے؟ کوئی محب الوطن پاکستانی پاکستان کے عوام

پر گولی نہیں چلا سکتا۔ دشمن اندرونی ہے یا بیرونی ، ان کی جڑیں کہاں ہیں ، اسے تلاش کرنا ہوگا، دہشتگردوں کو مارنے سے دہشتگردی ختم نہیں ہوگی۔

میں اپنی law enforcement agencies کو،اپنی security forces کواوراپنیMilitary کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ وہ دشمنوں کا مقابلہ کر رہے ہیں، مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ جو root causes of terrorism ہیں انہیں جڑ سے نکال پھینکا جائے تاکہ چند دہشتگردوں کو ختم کرنے کے بعد جو نئی پیداوار آ جاتی ہے وہ نہ آئے۔ چاہے ہمیں اپنے borders کو monitor کرنا ہو، چاہے educational reforms لانی ہوں ،economic opportunities پیدا کرنی ہوں، Police reforms لانی ہوں، Judicial reforms لانی ہوں، انہیں لایا جائے، صرف باتیں نہ کی جائیں، ہمیں اپنی priorities set کرنی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ Pak-China Economic Corridor بہت important منصوبہ ہے، یہ دو سال میں نہیں ہوا، اس کے پیچھے سالوں کی محنت شامل ہے۔ میں اس کا credit لینے کی بات نہیں کر رہی، اس منصوبے کے خدوخال پچھلی حکومت یعنی پیپلز پارٹی کے دور میں طے پا چکے تھے۔ مجھے خوشی ہے کہ ہم اس پر آگے بڑھ رہے ہیں، ہم اسے support کرتے ہیں۔ آج جب پاکستان کے عوام کا کھلے عام قتل عام ہو رہا ہے اور پاکستان کے Prime Minister صاحب meetings کرتے رہیں، کھانے کھاتے رہیں اور یہ سب کچھ ٹیلیویژن پر دکھایا جاتا رہے تو پھر پاکستان کے عوام، اپنے آپ کو یتیم ہی سمجھیں گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس واقعہ کو سنتے ہی Prime Minister صاحب کو کراچی جانا چاہیے تھا، کراچی کے عوام کو تحفظ کا احساس دلانا چاہیے تھا کہ ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں، انہیں احساس دلانا چاہیے تھا کہ آپ طاقتور بنیں میں آپ کی طاقت ہوں، میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوں۔

حکومت کی priorities set نہیں ہیں۔ National Action Plan تو بن گیا لیکن اس کی implementation نہیں ہے۔ ہمیں فخر سے بتایا جاتا ہے لیکن یہ ہماری security agencies, Military establishment کی کارروائیاں ہیں جس سے دہشتگرد ہلاک ہو رہے ہیں۔ حکومت نے دہشتگردی کو ختم کرنے کے لیے کیا عمل کیا ہے، ہم نے فاٹا میں لوگوں کی واپسی شروع کر دی، rehabilitation start ہو گئی مگر کیسی

rehabilitation, کوئی development نہیں ہوئی ، educational ادارے نہیں بنے، کوئی job opportunities نہیں بنیں تو آپ کیا کر رہے ہیں۔ ان لوگوں کو واپس بھیج رہے ہیں وہ وہاں پر کیا کریں گے۔ کیا وہاں پر دوبارہ وہی اسلحے کا کاروبار نہیں ہوگا؟ کیا بارود کی دکانیں نہیں بنیں گی؟ Pakistan is unfortunately a country standing second in the list, having out of school children تو جب یہ حالات ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دے سکتے، لوگوں کو بنیادی سہولیات نہیں دے سکتے، ہم انہیں صحت اور عدل نہیں دے سکتے تو پھر یہ ہوگا کہ دو دو لاکھ میں خود کش بمبار بکیں گے، ایک ایک لاکھ میں دہشتگرد بکیں گے اور دہشتگردی کی کارروائیاں جاری رہیں گی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت اپنی priorities کو طے کرے۔ میں پاکستان کی military کو، حکومت سندھ کو اور ان تمام اداروں کو سلام پیش کرتی ہوں جو دہشتگردی کے خلاف سینہ سپر ہیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ثمینہ عابد صاحبہ۔

**Senator Samina Abid**

سینیٹر ثمینہ عابد: شکریہ۔ جناب چیئرمین! میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں آج کے واقعہ پر کچھ بولوں، 47 معصوم اسماعیلی کمیونٹی کے لوگوں کو بے دردی سے مارا گیا۔ مجھے اس لیے بھی زیادہ دکھ ہے کہ ان میں سے زیادہ تر کا تعلق میرے علاقے چترال اور Northern Areas سے تھا۔ میں ان کا دکھ سمجھ سکتی ہوں۔ یہ وہاں کے سب سے peaceful and loving لوگ ہیں، یہ بہت ہی پیار و محبت کے ساتھ رہنے والے لوگ ہیں، یہ حساس کمیونٹی ہے، انہیں کیوں security فراہم نہیں کی گئی۔ ہمیں معلوم ہے کہ دہشتگردوں سے کن لوگوں کا تعلق ہے۔ ہمارے Economic Corridor کو ناکام بنایا جا رہا ہے، ہمارے پڑوسی دشمن ممالک کا مقصد ہے کہ وہ کسی طرح سے ہمیں ناکام بنائیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان چیزیں کے پیچھے کن کا ہاتھ ہے لیکن پتا نہیں کس مصلحت کی وجہ سے ہم خاموش رہتے ہیں، ہم ان کا نام نہیں لیتے۔ ان کے علاقے میں پٹاخہ بھی پھٹتا ہے تو وہ اسی وقت پاکستان کا نام لیتے ہیں۔ ہمارے ہاں خون کی ندیاں بہہ جاتی ہیں، ہمارے سکول کے بچوں کو شہید کر دیا جاتا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ ان terrorists کو کون funding کر رہا ہے۔ ان کا کسی پارٹی سے تعلق نہیں ہے، نہ ہی یہ مسلمان ہیں۔ میں تو ان کو انسان بھی نہیں کہہ سکتی۔ یہ کرائے کے قاتل ہیں جنہیں

ہمارے دشمن ممالک funding کر رہے ہیں، یہ یہاں ہمارے ملک کو تباہ و برباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اس علاقے کی نمائندہ ہوں، مجھے وہاں کی traditions کا معلوم ہے۔اس کمیونٹی کی tradition ہے کہ یہ اپنی dead bodies کو اپنے علاقوں میں لے کر جاتے ہیں، علاقے بہت دور دراز ہیں، گلگت بلتستان، چترال کا اسلام آباد سے تقریباً پندرہ سولہ گھنٹے کا by road سفر ہے اور ان لوگوں کے اتنے وسائل نہیں ہیں، یہ غریب community ہے۔ میں حکومت سے پرزور مطالبہ کرتی ہوں کہ انہیں C-130 طیارے فراہم کیے جائیں۔ان کے لیے کم از کم اتنا تو کریں، انہیں دو دو یا تین تین لاکھ دیں گے یا نہیں دیں گے، وعدہ تو ہو گا لیکن کچھ نہیں دیا جائے گا۔ مجھ سے جن لوگوں کی بات ہوئی ہے انہوں نے بھی مجھے یہی کہا ہے کہ ہمیں C-130 طیارہ فراہم کیا جائے تاکہ ان کی dead bodies کراچی سے اسلام آباد، چترال، گلگت بلتستان، سکردو پہنچائی جائیں۔ میں اس سے زیادہ بات نہیں کر سکتی، مگر میں پرزور مطالبہ کرتی ہوں کہ ان لوگوں کو پکڑا جائے اور انہیں سخت سزائیں دی جائیں۔ چاہے کوئی شیعہ کمیونٹی سے ہے، چاہے Christian community سے ہے، چاہے ہزارہ کمیونٹی سے ہے، سب کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ان دہشتگردوں کو پکڑ کر سر عام شاہراہوں پر سزائیں دی جائیں۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: راحیلہ مگسی صاحبہ۔

**Senator Rahila Magsi**

سینیٹر راحیلہ مگسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ، چیئرمین صاحب! میں سب سے پہلے ان تمام شہداء کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔آج کا واقعہ پاکستان کی تاریخ میں آرمی پبلک سکول کے واقعے کے بعد سیاہ دن کے طور پر منایا جائے گا۔یہ بہت افسوس ناک واقعہ ہے، تمام سینیٹرز نے اپنے غم و غصہ اور دکھ کا اظہار کیا ہے، میں ان تمام اراکین کے احساسات کا احترام کرتی ہوں۔ مجھے Prime Minister of Pakistan and Army Chief پر فخر ہے جو اس ملک میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اور clear cut media پر یہ کہتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم دہشت گردی کے خاتمے کا سفر آخری دہشت گرد کو ختم کر کے سانس لیں گے۔ میں سندھ کی صوبائی حکومت

سے یہ اپیل کرتی ہوں کہ آپس میں criticise کرنے سے بہتر ہے کہ law and order کی situation کو بہتر بنائیں اور وہاں پر امن قائم کرنے کے لیے اپنی بھرپور اور serious کوششیں کریں۔ جس community کے خلاف آج یہ افسوس ناک واقعہ ہوا ہے یہ ایک پر امن community ہے، جس نے قیام پاکستان میں اپنا بڑا بہترین کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے پاکستان میں صحت اور تعلیم میں بڑی بہترین services دی ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ تمام پاکستان کے عوام، ملٹری سول relationship الحمد للہ سب ایک صفحے پر ہیں، اگر ہم سب نیتاً serious ہو جائیں اور ہماری نیک نیتیاں ایک دوسرے کو support کریں تو میں یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ ہم ان چیزوں کو روک سکتے ہیں۔ پاکستان میں امن قائم کرنے میں ہر فرد اپنا اہم کردار ادا کرے گا۔ Pak-China Economic Corridor پاکستان کے مستقبل میں ایک بہترین اضافہ ہے اس کو ناکام کرنے کے لیے، لسانی فسادات کو جنم دینے کے لیے یہ کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ اگر ہم سب ایک page پر آ جائیں تو کوئی دشمن ہم سے زیادہ طاقتور نہیں ہے۔ بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر داؤد خان صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ سینیٹر ستارہ ایاز صاحبہ۔

**Senator Sitara Ayaz**

سینیٹر ستارہ ایاز: شکریہ جناب چیئرمین! میں اس معاملے پر زیادہ نہیں بولوں گی، یہاں پر میرے تمام بہن بھائیوں نے بات کی ہے اور آج جب ہم آ رہے تھے تو میڈیا بھی وہاں پر کھڑا تھا اور سب سے ان کے تاثرات پوچھ رہا تھا۔ مجھے تو سمجھ نہیں آتی ہے کہ جب بھی کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے تو ہم سب کھڑے ہو کر یہ بات کرتے ہیں کہ ہمیں افسوس ہے اور یہ واقعات ہوتے رہتے ہیں، اور کتنے ہوں گے، ہم باتوں پر باتیں کرتے چلے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! کیا ابھی پھر ایک APC بلائی جائے گی جیسے آرمی پبلک سکول کے واقعے کے بعد ہوئی۔ پھر National Action Plan پر بات ہو گی، وہی چیزیں ہوں گی اور ایک دو ماہ تک یہ چیز چلے گی اور اس کے بعد کوئی بات نہیں ہو گی۔ آج Economic Corridor پر بات ہو رہی ہے، میڈیا پر ایک جگہ یہ دکھایا جا رہا ہے کہ وہاں پر Prime Minister and leaders بیٹھے

ہیں، کھانے کھائے جارہے ہیں، دوسری طرف عوام رو رہے ہیں اور بلک رہے ہیں۔ میری بہن نے جیسے کہا کہ کراچی میں آگ لگی ہوئی ہے لیکن ہم لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم تو عوامی نمائندے ہیں۔ عوامی نمائندے تو یہاں بیٹھے ہیں اور میرے فوج کے سربراہ وہاں کراچی میں ہیں۔ پھر ہم کہتے ہیں کہ ہم یہاں پر democracy کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں اور عوام کے فائدے کی بات کر رہے ہیں۔ آج ہم ان ایوانوں میں بیٹھ کر باتیں کر رہے ہیں، وہاں پر بیٹھ کر APC میں China Corridor پر بات کرتے ہیں، مجھے پتہ ہے جناب وہ بہت ضروری ہے، لیکن کیا وہ ہمارے عوام اور انسانی جانوں سے زیادہ ضروری ہے۔ کیا آج ہمارے لیڈرز بمع وزیراعظم کے انہیں یہاں ہونا چاہیے تھا یا کراچی میں ہونا چاہیے تھا۔ یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے اور یہ ہمیں اپنے آپ سے بھی پوچھنا چاہیے کہ یہ واقعات بار بار ہوں گے اور ہم بار بار صرف condemn کرتے جائیں گے، صرف point scoring ہوتی جائے گی۔ ہم کوئی بھی complete step نہیں لے رہے ہیں، سوائے اس کے کہ ہم دکھاتے ہیں کہ ہماری فوج ضرب عضب میں مصروف ہے یا چند ایک جو پھانسیاں ہو رہی ہیں وہ ہم دکھا رہے ہیں۔ جب آرمی پبلک سکول کا واقعہ ہوا تھا تو ہمیں تو یہ بتایا گیا تھا کہ ان لوگوں کو سرعام پھانسیاں دی جائیں گی تاکہ وہ لوگ عبرت حاصل کریں تو وہ لوگ کیا عبرت حاصل کریں گے کیونکہ ان کو معلوم ہے کہ ایک مہینے کے بعد یہ سب ختم ہو جائے گا اور پھر خدانخواستہ ایک اور سانحہ ہو گا اور ہم یہاں کھڑے ہو کر اس پر اسی طرح بات کرتے رہیں گے۔

میری گزارش ہو گی کہ ہم سب پہلے اپنے آپ سے اسے شروع کریں، ہم باتوں کی حد تک نہ رہیں بلکہ practically ہمیں اپنے عوام کے پاس ہونا چاہیے۔ ان کے دکھ درد کو بھی بانٹنا ہے لیکن ہمیں اس قسم کی دہشت گردی کو بھی ختم کرنا ہے ورنہ یہی کچھ ہوتا رہے گا اور ہم اسی طرح باتیں کرتے رہیں گے۔ شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: سینیٹر میر کبیر احمد محمد شاہی صاحب۔

**Senator Mir Kabir Ahmed Muhammad Shahi**

سینیٹر میر کبیر احمد محمد شاہی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج کا کراچی کا واقعہ انتہائی اندوہناک ہے اور اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اس واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں۔ یہ ایک لمحہ فکریہ ہے، میں اس بات

پر حیران ہوں کہ جب ہم کراچی جاتے ہیں تو ہر چوک پر law enforcing agencies and police لوگوں کی جیبوں کی تلاشی لے رہے ہوتے ہیں، موٹر سائیکلوں کو چیک کر رہے ہوتے ہیں، گاڑیاں کھڑی ہوتی ہیں اور بہت عزت دار، معتبر اور سفید ریش لوگوں کو چیک کرتے ہیں لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ آٹھ مسلح افراد، پانچ موٹر سائیکلوں پر دن دیہاڑے واردات کرتے ہیں اور ان law enforcement agencies کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ اس کے علاوہ چوہدری نثار صاحب نے اس روز بتایا تھا کہ ملک میں 32/33 Intelligence Agencies ہیں جو کہ ان معاملات کو دیکھتی ہیں۔ ہماری یہ 32/33 Agencies کیا کر رہی ہیں۔ ایسا کوئی دن نہیں کہ ہمارے ملک کے کسی شہر میں کوئی واقعہ رونما نہ ہو۔ گزشتہ سالوں میں بلوچستان میں فرقہ وارانہ واقعات اتنے زیادہ ہوتے رہے ہیں کہ ہم نے 150 لاشیں ایک ایک چوک سے اٹھائی ہیں۔ لوگوں نے 200/200 لاشوں کو تین تین روز تک چوراہوں پر رکھ کر احتجاج کیا ہے۔ کل بھی کوئٹہ میں ایک واقعے میں دو تین لوگوں کو مارا گیا ہے جس کی میں مذمت کرتا ہوں۔

جناب میں اس بات پر زور دیتا ہوں کہ ہمارے 32/33 Intelligence ادارے ان معاملات کو قابو کیوں نہیں کرتے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آج کے واقعہ میں پولیس دو گھنٹے کے بعد پہنچتی ہے جو فکر کی بات ہے کہ کراچی جیسے شہر میں ایسا ہوتا ہے۔ یہ کوئی بلوچستان کا آوارا ن نہیں تھا، یہ سردار صاحب کا موسیٰ خیل نہیں تھا، کہ پہاڑوں میں گاڑیوں کا راستہ نہیں تھا۔ کراچی شہر میں، main چوراہے پر، main road پر پولیس دو گھنٹے بعد آتی ہے، یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ اس میں صرف SHO کو suspend کیا جاتا ہے کہ اس کی غلطی تھی، وہ نہیں پہنچ سکا، لہٰذا وہ suspend ہے۔ کیا یہ پینتالیس جانیں، یہ عورتیں، یہ بچے اور وہ بچے جو زندہ ہیں، اس وقت جب یہ واقعہ ہو رہا تھا، ان کی کیا کیفیت ہوئی ہو گی۔ جب انہوں نے دو بچوں پر رحم کھا کر انہیں چھوڑ دیا۔ ان بچوں کی کیا کیفیت ہو گی جب لوگوں کے سروں میں گولیاں لگ رہی ہوں گی۔

جناب چیئرمین! آج دنیا میں پولیس جائے وقوعہ پر پہنچنے کے لیے صرف تین منٹ لیتی ہے۔ تین منٹ کے بعد وہاں نہ پہنچنے کی صورت میں جو بھی نقصان ہو گا، وہ پولیس ڈپارٹمنٹ ادا کرے گا۔ کراچی شہر ہونے والے اس واقعے میں دو گھنٹے کے بعد پولیس پہنچتی ہے۔ میں repetition نہیں کروں گا، میں صرف اسی موضوع پر چار الفاظ بول رہا ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس واقعے کی جوڈیشل

کمیشن کے ذریعے تحقیقات کی جائے۔ ہمارے ہاں بدبختی ہے کہ ہم جب بھی کسی معاملے پر کوئی کمیشن یا تحقیقاتی ادارہ بناتے ہیں، کوئی ٹیم بناتے ہیں تو ہمیں اس کا کوئی result نہیں ملتا۔ چونکہ یہ ایک انتہائی سنگین نوعیت کا حادثہ ہوا ہے، اس کے لیے ایک جوڈیشل کمیشن بنایا جائے اور اس کی باقاعدہ رپورٹ اس ایوان میں پیش کی جائے کہ اس میں یہ security lapse تھے، کیوں تھے، کس کی وجہ سے تھے اور جن کی وجہ سے تھے، انہیں کیا کیا سزائیں ملیں تاکہ آئندہ کے لیے ہم ایسے معاملات سے محفوظ رہیں اور ہماری قیمتی جانیں ضائع نہ ہوں۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔

جناب پریذائیڈنگ افسر: خالدہ پروین صاحبہ۔

**Senator Khalida Parveen**

سینیٹر خالدہ پروین: بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ یہ ایک نہایت افسوسناک سانحہ ہے۔ لفظ 'افسوسناک' بھی اس کے لیے بہت کم محسوس ہو رہا ہے۔ مذمت کے الفاظ کی بھی اب کوئی وقعت نہیں رہی کیونکہ بارہا ایسے واقعات ہوئے ہیں، پاکستان لہولہو ہوتا رہا ہے اور آج بھی پاکستان لہولہو ہے۔ جناب چیئرمین! قانون نافذ کرنے والے ادارے کیا کر رہے ہیں؟ ہمیشہ جب حادثات رونما ہو جاتے ہیں، اس کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ انہیں کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے گا اور ان کو پکڑا جائے گا۔ صرف اس طرح کی باتیں ہوتی ہیں، کبھی ان لوگوں کو پکڑا نہیں گیا اور کبھی ان لوگوں کو سزائیں نہیں ملیں۔ کبھی ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ کس حادثے کا کون ذمہ دار تھا اور اسے یہ سزا دی گئی۔

جناب چیئرمین! میرا یہ ماننا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں ناکام ہو گئی ہے۔ دستورِ پاکستان میں ہر شہری کی حفاظت حکومتِ پاکستان کی ذمہ داری ہے۔ اب تک جو بھی حادثات ہوئے ہیں، ان میں بہت اہم ایک پشاور کا سانحہ ہے، اس کے علاوہ کوئٹہ میں واقعات ہوئے، اس کے علاوہ مختلف شہروں میں ہونے والے واقعات میں یوں لگتا ہے کہ جو بھی عناصر ان میں ملوث پائے گئے ہیں، وہ ان اداروں کے اندر سے ہی لوگ ہیں، جیسے مناوی پولیس سینٹر پر جو حملہ ہوا۔ اسی طرح جونیول بیس پر حملہ ہوا یا پھر GHQ پر، ان واقعات میں اندر کے لوگ ملوث تھے۔ میرا یہ ماننا ہے کہ کچھ کالی بھیڑیں ہیں جو ہمارے اداروں کے اندر، ہماری law enforcement agencies کے اندر موجود ہیں جن کی وجہ سے یہ حادثے اتنی آسانی سے ہو جاتے ہیں۔ یہ حادثہ شاید کسی اور کے لیے اتنے معنی نہیں رکھتا جتنا اس فیملی کے لیے رکھتا ہے جن کے ساتھ یہ پیش آتا ہے۔ اس فیملی کے لیے یہ قیامتِ صغریٰ ہوتی ہے جو برپا

ہو جاتی ہے۔ ان کالی بھیڑوں کو ڈھونڈنا، ان کو محکموں سے نکالنا، انہیں پکڑنا، ان کو انجام تک پہنچانا ان اداروں کی ذمہ داری ہے تاکہ پتا چلے کہ وہ لوگ کس کے آلۂ کار بنے ہوئے ہیں اور کس کے لیے کام کر رہے ہیں تاکہ ہمیں ان عناصر اور ان کے ذمہ داران تک پہنچنے میں آسانی ہو جو یہ کام کرواتے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہر شہری کی جان بے حد قیمتی ہے۔ بہت لہو بہہ چکا ہے، حکومتِ وقت کو اب سوچنا ہو گا، ان عناصر کو، ان کالی بھیڑوں کو ان اداروں سے چن کر نکالنا ہو گا اور ان کو سرِ عام پھانسی پر لٹکانا ہو گا، جب اس چیز کا تعین ہو جائے کہ وہ ان واقعات کے ذمہ دار ہیں اور وہ ان ملک دشمنوں کے آلۂ کار ہیں جن کا مقصد پاکستان کو کمزور کرنا ہے، دنیا کے سامنے اس کی معیشت کو، اس کے لوگوں کو، اس کے عوام کو غیر مستحکم کرنا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب پریذائیڈنگ افسر: سید مظفر حسین شاہ صاحب۔ موجود نہیں ہیں۔ ابھی ایک Calling Attention Notice ہے سلیم مانڈوی والا صاحب کا۔

سینیٹر عثمان سیف اللہ خان: جناب! پرائم منسٹر صاحب نے ایک میٹنگ بلائی ہے، وہ اس میں busy ہیں۔ میں نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ شاید کورم بھی پورا نہیں ہے۔ یہاں important discussions ہو رہی ہیں جبکہ ایوان خالی ہے۔ میں request کروں گا کہ جو سینیٹرز building میں ہیں، وہ kindly Hall میں آ جائیں۔

جناب پریذائیڈنگ افسر: پانچ منٹ کے لیے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس موقع پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

*(At this moment the Chair was occupied by Mr. Chairman)*

Mr. Chairman: The Bells have rung for five minutes. The Bells may be closed and the count may be taken.

(اس موقع پر ممبران کی گنتی کی گئی)

Mr. Chairman: 30 members are present. The House is in quorum. We now move on to Item No. 5. Item No. 5 is a Calling Attention Notice in the name of Senator Saleem Mandviwala. Abbasi sahib, can you

please stay back for one minute. He is not present. The motion is deferred. We now move on to Item No. 6. Item No. 6 is another Calling Attention Notice standing in the name of Syed Muzafar Hussain Shah. I think the Senator is also at the APC. So, this Calling Attention Notice is also deferred. I now move back to Item No. 4. Abbasi sahib, are you ready to argue?

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! میں اس لیے باہر نکلا تھا کہ پانچ بجے Defence Committee کی میٹنگ تھی اور میں نے اس میں جانا تھا کیونکہ وہاں پر آج الیکشن ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: اس point پر آپ بحث کرنے کے لیے تیار ہیں؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: میں بالکل تیار ہوں لیکن اگر سارے ارکان ایک ہی دن تقاریر کر لیں۔

جناب چیئرمین: ایک دن میں تو نہیں ہو پائے گی کیونکہ میں نے اس کو Friday تک سمیٹنا ہے۔ Attorney General sahib, آپ نے اور اعتزاز صاحب نے بحث کرنی ہے۔ آج سیف صاحب نے بحث کرنی تھی مگر وہ آج حاضر نہیں ہیں۔ آپ اگر تیار ہیں تو مہربانی کر کے آج بحث کر لیں۔ آپ پہلے کمیٹی میٹنگ میں جائیں اور الیکشن میں حصہ لے کر پھر آ جائیں۔ میں اتنی دیر میں Adjournment Motion take up کر لیتا ہوں۔ آپ جب آئیں گے تو میں پھر آپ کی بحث سنوں گا۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Now we take up Item No. 7, which is discussion on the Adjournment Motion. Yes, Nasreen Jalil sahiba.

سینیٹر نسرین جلیل: جناب چیئرمین! آپ نے مجھے کہا تھا کہ میں ڈاکٹر فروغ نسیم سے بات کر لوں۔ ان کے والد کی طبیعت زیادہ خراب ہے لیکن وہ یہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے Email Address دیا ہے which I will give to you کہ اس پر اگر ان کو بتا دیا جائے کہ کیا چیز ہے تو وہ اپنی رائے آپ کو دو روز میں لکھ کر بتا دیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ میں سیکرٹریٹ سے کہوں گا کہ سینیٹر صاحبہ سے ان کا Email لے لیں اور ان کو material یا جو question ہے وہ ارسال کر دیں تاکہ ان کا جواب آ جائے because then I have to give a ruling on that. جی، یہ Adjournment Motion تھا جو سیف صاحب، سعید غنی صاحب اور عثمان سیف اللہ نے move کیا تھا۔ سیف صاحب موجود نہیں ہیں۔ سعید غنی صاحب تو ابھی کویتی سفیر کے ساتھ میرے پاس آئے تھے۔ عثمان صاحب! آپ اپنے comments دے دیں، پھر دیگر speakers جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں ان سے میری گزارش ہے کہ وہ Table of the House پر آ کر اپنے نام درج کروا دیں تاکہ ہم ان کو بلوا سکیں۔ جی، سینیٹر سیف اللہ۔

## Adjournment Motion moved by Senators Saeed Ghani, Muhammad Ali Khan Saif and Osman Saifullah Khan Regarding Merging of KASB Bank with Bank Islami

### Senator Osman Saifullah Khan

سینیٹر عثمان سیف اللہ خان: جناب چیئرمین! Government side سے جام صاحب take up کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، ہاں۔

سینیٹر عثمان سیف اللہ خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! اگر یہ بحث موثر ہو گی تو اس کے ذریعے ہمیں نشاندہی کرنی پڑی گی ان وجوہات کی جن کی وجہ سے KASB Bank کا failure ہوا ہے۔ اس کے بارے میں State Bank نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کا merger بینک اسلامی کے ساتھ کیا جائے۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں وضاحت کرنا چاہوں گا کہ بینک کا function کیا ہوتا ہے۔ جناب چیئرمین! بینک کا function یہ ہے کہ وہ depositors سے پیسا لے کر قرضوں کی شکل میں borrowers کو دیں۔ بے شک یہ private sector banks ہیں اور ان کے مالکان private sector individuals ہیں یا companies ہیں لیکن banking ایک State sanctioned activity ہوتی ہے اور جناب چیئرمین! یہ State sanctioned اس لیے ہوتی ہے کہ بینک کو یہ اجازت ہے کہ وہ عوام سے پیسے deposit کی شکل میں لے سکیں۔ اگر آپ پاکستان میں banking کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو

پاکستان میں banking licence کی ضرورت ہوتی ہے۔ State Bank یہ licence issue کرتا ہے۔ اس میں تقریباً کم از کم دس ارب روپے capital کی ضرورت ہوتی ہے and various other regulatory requirements ہوتی ہیں۔ جناب چیئرمین! banking کا ایک خاص aspect یہ بھی ہے کہ اگر آپ کے پاس 7.50 پیسے ہوں تو آپ 92 پیسے باہر سے لے کر ایک بینک لگا سکتے ہیں یعنی آپ کو capital صرف 7.50% کی ضرورت ہوتی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ پاکستان میں واحد business ہے جس میں آپ کو اتنے کم capital کی ضرورت ہوتی ہے اور اتنے زیادہ قرضے آپ لے سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین! اس مسئلے سے جو پہلی بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ آج ضرورت ہے کہ جو depositors کے deposits ہیں وہ Federal Government insure کرے۔ جناب چیئرمین! جو depositor ہوتا ہے وہ بینک میں پیسے اس لیے رکھتا ہے کہ پیسے محفوظ ہوں اور پوری دنیا میں deposits to some extent insured ہوتے ہیں، امریکہ میں شاید دو لاکھ ڈالر تک اور مختلف ممالک میں figures کا فرق ہوگا۔ As far as I know کہ federal deposit insurance Pakistan میں نہیں ہے۔ I think پہلی recommendation or policy measure جس کی ضرورت ہے کہ deposits must be insured by the Federal Government.

جناب چیئرمین! ہمیں اس سے دوسرا اسبق یہ سیکھنا چاہیے کہ stock market and bank میں کچھ فرق ہونا چاہیے۔ پاکستان میں یہ ایک tradition بن گئی ہے کہ stock market کے ذریعے آپ آسانی سے اور بڑی جلدی اپنا سرمایہ double and triple کر سکتے ہیں۔ جب تک ہمیں یہ احساس نہ ہو کہ آپ stock market میں نقصان بھی کر سکتے ہیں، I think اس کی بہت ضرورت ہے کہ investor's education ہو کہ stock market کی investment میں کچھ dangers ہیں اور investors کو before they invest in the stock market ان کے بارے میں بتایا جائے۔

جناب چیئرمین! اب بات ہو رہی ہے کہ KASB کے shareholders جن کا سارا پیسا ڈوب گیا، ان کا کیا ہوگا؟ ان shareholders میں کچھ ایسے بھی ہیں جو مالدار ہیں، جو بینک کو چلا

رہے تھے اور شاید یہی لوگ ہیں جو اس crisis کے ذمہ دار ہیں۔ جناب چیئرمین ! ایسے بھی shareholders ہیں جو unsophisticated, small investors ہیں اور وہ شاید لالچ میں آکر یا ان کے پاس اور کوئی investment avenues نہیں تھے تو انہوں نے investment کی، they also need our sympathy لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہو گا کہ پاکستان کے انیس، بیس کروڑ عوام ان کے نقصان کو پورا کریں۔ جناب والا! جو شخص بھی stock market میں investment کرتا ہے تو اسے پتا ہونا چاہیے کہ stock market میں نفع بھی ہو سکتا ہے اور نقصان بھی ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس میں two regulators ہیں جن کی oversight میں یہ crisis سامنے آیا ہے، ان میں ایک Securities and Exchange Commission of Pakistan and other is State Bank of Pakistan. جناب والا! 2009 میں یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ یہ کشتی ڈوب رہی ہے، KASB کے حالات 2009 سے بڑے clearly خراب ہوتے گئے، نظر آ رہا تھا کہ کشتی ڈوب رہی ہے لیکن depositors اس میں سوار ہوتے گئے۔ 2008 سے لے کر 2013 تک آپ دیکھیں کہ اس کے share کی قیمت بارہ روپے سے ستر پیسے پر آ گئی لیکن انہوں نے عوام سے جو سرمایہ لیا اس میں تیس ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ جناب والا! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جو regulators تھے، وہ دیکھ رہے تھے کہ معاملات خراب ہو رہے ہیں، انہوں نے اس بینک کو کیوں یہ اجازت دی کہ وہ پاکستانی عوام سے تیس ارب collect کریں۔ میرے خیال میں State Bank of Pakistan نے بھی جواب دینا ہو گا، Securities and Exchange Commission of Pakistan نے بھی جواب دینا ہو گا کہ why did they not intervene at that time and honourable Minister ہمیں بتائیں کہ اگر proper regulation and proper oversight ہوتی تو شاید یہ تیس ارب روپے بھی danger میں نہیں ہوتے۔

جناب چیئرمین! ایک اور سبق جو سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ پاکستان میں بڑے بینک بھی ہیں اور چھوٹے بینک بھی موجود ہیں اور چھوٹے بینکوں کا بڑے بینکوں سے مقابلہ کرنا بہت مشکل ہے۔ We have seen اور میں نے اپنے banking motion میں بھی بات کی کہ تقریباً ایک ہزار

ارب روپے کی Government securities میں بینکوں نے investment کی ہے، اس میں 90% shares پاکستان کے پانچ بڑے بینک، جن میں صرف ایک سرکاری بینک ہے اور باقی چار private banks ان کے ہیں۔ جناب والا! حکومت جب انہی بڑے بینکوں سے قرض لیتی ہے، یہ ان بینکوں کے لیے ایک بڑا profitable and risk free income کمانے کا طریقہ ہوتا ہے تو چھوٹے بینکوں کے لیے ان کے ساتھ compete کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ لہذا جو زیادہ risky avenues ہوتے ہیں، سننے میں آیا ہے کہ اس بینک کی ایران کے ساتھ بھی کچھ dealings ہوئی ہیں and other such dealings which are highly risky جن کی وجہ سے آج یہ بینک ڈوب گیا ہے۔

جناب چیئرمین! حکومت ہر سوال کا یہ جواب دیتی ہے کہ یہ private sector کے ادارے ہیں، ہم کیا کر سکتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ State Bank of Pakistan, پاکستان کے regulators میں ایک اچھا regulator ہے لیکن اس میں مزید ضرورت یہ ہے کہ licencing کی requirements کو زیادہ stringent کیا جائے، یہ نہ ہو کہ جو شخص مالدار ہو، جس کا کچھ کاروبار ہو اور جس کے پاس سو ملین ڈالر ہوں تو وہ سامنے آ جائے اور ایک بینک بنا لے، عوام سے deposits لے لیے جاتے ہیں اور پھر وہ پیسے ڈوب جاتے ہیں۔ So there is a need, I believe, that State Bank of Pakistan must also review its licencing requirements. آنے والے licences کو بھی review کیا جائے اور existing licences کو بھی review کیا جائے تاکہ ایک ایسی situation جس میں تقریباً ڈیڑھ لاکھ depositors ہیں، ہزاروں میں shareholders ہوں گے، ان کا پیسا یا تو ڈوب گیا یا خطرہ ہے کہ ڈوب جائے گا۔

جناب چیئرمین! کیونکہ یہ ایک somewhat technical discussion ہے، اس لیے I would request کہ

you may also issue instructions that the Standing Committee on Finance should take it up and those of us who are movers but not members of that Committee,

may also be invited to contribute to that discussion. I thank you for your time.

جناب چیئرمین: شکریہ، سعید غنی صاحب۔

**Senator Saeed Ghani**

سینیٹر سعید غنی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں اس پر زیادہ تفصیل سے بات نہیں کروں گا کیونکہ عثمان صاحب نے کافی باتیں کر لی ہیں۔ کچھ سوالات ہیں، اگر وزیر صاحب ان کے جوابات دے سکیں تو ہمیں سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ جناب والا! KASB کا معاملہ کافی عرصے سے مسائل میں تھا اور یہ سب کو پتا تھا کہ بینک کے حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ چند مہینے پہلے حکومت نے اسے takeover کیا اور پھر اس کے depositors کے پیسوں کی withdrawal پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ انہیں صرف تین لاکھ روپے تک نکلوانے کی اجازت تھی۔ لوگوں نے بہت زیادہ پریشانی اٹھائی، انہیں بہت زیادہ مشکل ہوئی۔ جن لوگوں کے کروڑوں روپے اس میں موجود تھے اور ان کے businesses تھے، انہیں آگے payments کرنی تھیں لیکن تین لاکھ تک کی پابندی تھی تو اس وجہ سے وہ زیادہ پیسے نکال نہیں سکتے تھے اور کافی لوگوں کا اس میں نقصان ہوا۔

جناب چیئرمین! اس میں بنیادی چیز یہ ہے کہ آپ نے اس کا merger کیا، کل شاہد خاقان عباسی صاحب فرما رہے تھے کہ یہ چونکہ private ہیں اس لیے ہم انہیں پوچھ نہیں سکتے، یہاں interesting situation ہے کہ KASB بھی private bank تھا اور Bank Islami بھی private bank تھا لیکن اسے State Bank نے takeover کیا اور پھر merger بھی غالباً State Bank نے کیا ہے۔ ایک بنیادی سوال ہے کہ اس merger کا فیصلہ State Bank of Pakistan نے کیا یا Ministry of Finance نے کیا ہے، یہ کس نے فیصلہ کیا ہے؟ یہ بہت اہم سوال ہے۔

جناب چیئرمین! دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر حکومت یہ سمجھ رہی تھی کہ KASB کے depositors کا پیسا ضائع ہو سکتا ہے، انہیں payments نہیں ہوں گی، اس لیے اس کا merger کسی بینک کے ساتھ ہو تاکہ ان کی ادائیگی ہو جائے تو یہ merger National Bank of Pakistan کے ساتھ کیوں نہیں کیا گیا جو سرکاری بینک ہے، بہتر position میں ہے، اسے نہیں دیا گیا بلکہ ایک private bank کو دیا گیا۔

جناب چیئرمین! تیسرا بنیادی سوال یہ ہے کہ حکومت نے یا State Bank نے فیصلہ کیا کہ KASB کا merger ہونا چاہیے، انہوں نے یہ offer کیسے کی؟ کیا تمام بینکوں کو یہ لکھا گیا کہ ہم اس کا merger offer کر رہے ہیں اور کون سا بینک اسے لینا چاہتا ہے؟ کیا اس کے لیے اخبار میں کوئی اشتہار دیا گیا؟ کون سا راستہ اختیار کیا گیا، کس طرح یہ اطلاع دی گئی کہ کوئی بھی بینک اگر چاہتا ہے تو وہ offer کرے اور یہ بینک لے لے؟ جناب چیئرمین! میں نے ایک اور important بات گزشتہ دنوں کہی تھی کہ اطلاعات ہیں، مجھے نہیں پتا کہ یہ ٹھیک ہیں یا غلط ہیں، وزیر صاحب ان کی correction کر سکتے ہیں کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کو یہ کہا جا رہا ہے کہ پندرہ یا پتا نہیں سولہ ارب روپے بنک اسلامی کو ادا کرے تاکہ KASB کے depositors کو ادائیگیاں کی جا سکیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر بنک اسلامی نے اگر اس کو liabilities and assets کے ساتھ take over کیا ہے تو پھر حکومت کیوں ادائیگی کر رہی ہے۔ اگر ادائیگی نہیں کر رہی ہے تو پھر ان کے depositors کو بنک اسلامی کس طرح payment کرے گا، کیا اپنے پاس سے کرے گا۔ یہ چند بنیادی سوالات ہیں۔ اگر اس کے جوابات وزیر صاحب دے دیں تو بڑی آسانی ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، لطیف انصاری صاحب۔

**Senator Abdul Latif Ansari**

سینیٹر عبدالطیف انصاری: جناب چیئرمین! آپ کی بڑی مہربانی کہ اس اہم issue پر مجھے بولنے کا موقع دیا ہے۔ جو بھی بنک کھلتا ہے اس کے لیے لائسنس سٹیٹ بنک دیتا ہے جو بڑی تصدیق کے بعد دیا جاتا ہے کہ آیا یہ ادارہ بنک چلا سکے گا یا نہیں۔ لائسنس ملنے کے بعد اس کمپنی کا paid up capital 20% ہوتا ہے جبکہ 80% اس کو سٹیٹ بنک کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اس میں سٹیٹ بنک کی رقم زیادہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ عثمان صاحب نے فرمایا کہ 2009ء میں یہ کشتی ڈوب رہی تھی، اس وقت یہ moratorium لگایا گیا ہے کہ کوئی بھی depositor اپنے اکاؤنٹ سے تین لاکھ سے زیادہ رقم نہیں نکال سکتا اور اس کے بعد بڑی پریشانی ہوئی۔

اس کے بعد نومبر 2014 میں اس کا لائسنس cancel کیا گیا اور اس کو اطلاع دی گئی کہ آپ صحیح طریقے سے بنک نہیں چلا سکتے۔ لائسنس سات مئی کو cancel کیا گیا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جب یہ کشتی ڈوب رہی تھی تو اس وقت paid up capital جو دس ارب روپے ہونا چاہیے تھا وہ

پچانوے کروڑ رہ گیا۔ اس وقت بھی حکومت یا سٹیٹ بنک نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا تاکہ اس ڈوبتے ہوئے بنک کو بچایا جائے۔

میں یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ سٹاک ایکسچینج کے broker houses میں کافی لوگوں کو یہ مراعات دی گئی ہیں کہ یہ بنکس کھلے ہوئے ہیں لیکن بنک کھلنے کے بعد آج یہ پوزیشن ہے کہ اس میں لوگوں کے ستاون ارب روپے ڈوب رہے ہیں۔ اس پر حکومت اور سٹیٹ بنک اس کو اسلامک بنک میں شامل کر رہے ہیں تاکہ اس کے ڈوبے ہوئے پیسے لوٹائے جا سکیں۔ ایسی بات ہمارے ملک میں ہوتی رہی ہے کہ جو چیزیں ڈوب جاتی ہیں ان کے بعد ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔

ہمارے ہاں اس بنک میں بارہ سو ملازمین ہیں۔ ان بارہ سو ملازمین کے روزگار کی کیا گارنٹی ہے کہ لوگوں کے پاس روزگار تھا، وہ وہاں پر کام کر رہے تھے جن کو بے روزگار کیا گیا، جس سے ایک اور مسئلہ پیدا ہو گیا۔ میں عرض کروں کہ اس بنک کے علاوہ حکومت اپنے طور پر ایک اچھی طرح چلتے ہوئے ادارے کو بھی بند کر دیتی ہے۔ 2002ء میں سٹیٹ بنک نے این ڈی ایف سی کو ختم کر کے نیشنل بنک میں merge کر دیا۔ یہ نہیں دیکھا کہ ہب اور اوچ میں دو بڑے power projects اس ادارے نے لگائے تھے جس پر بڑی سرمایہ کاری ہوئی اور اس میں بڑا تکنیکی سٹاف ہے۔ اس کے بعد وہاں سے پانچ ہزار لوگوں کو برخاست کیا گیا، ان کو ملازمتوں سے نکالا گیا۔ ہمارے ملک میں صحیح طریقے سے پلاننگ کیوں نہیں کی جاتی تاکہ اس ملک میں ایسے نقصانات نہ ہوں۔ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ملک چلتا رہے، یہ نہیں دیکھا جاتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے، اس سے کتنے لوگ بے روزگار ہو رہے ہیں، کن کن کے روزگار چھینے جا رہے ہیں اور ان مسائل کو کیسے حل کیا جائے۔

میں عرض کروں کہ ہمارے ملک میں ہزاروں industries, sick industries ہو گئی ہیں۔ ان پر بھی بنکوں کے پیسے لگے ہوئے ہیں۔ وہ پیسے کسی نے اپنے طور پر نہیں لگائے ہیں۔ ان صنعتوں کے sick ہونے کے بعد وہاں کے مزدوروں کا کوئی پرسان حال نہیں ہے، کوئی ان کا حال پوچھنے والا نہیں ہے۔

میں عرض کروں کہ پیپلز پارٹی کا پروگرام یہی ہے کہ اس ملک کے لوگوں کو روزگار دیا جائے۔ اس ملک کے لوگوں کے مسائل کو حل کیا جائے، خوشحالی لائی جائے۔ 1975ء میں، میں چیئرمین شہید محترم ذوالفقار علی بھٹو کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اور لوگوں کی مشکلات اور مسائل پر بات

کر رہا تھا۔ خدا شاہد ہے کہ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ میں ایک ادنیٰ سا کارکن تھا، میرے سامنے انہوں نے اپنے آنسو نہیں گرائے۔ ان میں یہی چیز تھی کہ انہیں اس ملک کے غریب لوگوں کی فکر ہے، ان محنت کشوں کی، ان لوگوں کی جن کو آج تک ہم حقوق نہیں دے سکے۔ اس راہ میں رکاوٹوں کو وہ دور کرنا چاہتے تھے۔ ہمارے ملک کی بد قسمتی ہے کہ ایسے لوگ جو ملک کی خوشحالی اور بہتری کی کوشش کرنا چاہتے ہیں ان کو اپنے ہاتھوں سے ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں کہ ہم روتے ہی رہتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔

ہماری شہید بے نظیر صاحبہ کی محنت تھی جس نے اس ملک کی بقا کے لیے بات کی، کسی دوسرے کی بات نہیں کی لیکن خدارا! میری گزارش ہے کہ اس ملک کی بہتری کے لیے، اس ملک کی بقا کے لیے، اس ملک کی ترقی کے لیے ایسے اقدامات کیے جائیں جن سے ہم اپنے ملک کو آگے بڑھا سکیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر نسرین جلیل صاحبہ۔

**Senator Nasreen Jalil**

سینیٹر نسرین جلیل: جناب چیئرمین! شکریہ، سینیٹر عثمان نے جس طرح KASB Bank کے حوالے سے explain کیا ہے اور جو تجاویز دی ہیں وہ بہت ہی مناسب ہیں۔ KASB Bank یقیناً crisis میں تھا اور یہ ضروری تھا کہ اس کے حوالے سے کوئی action لیا جائے۔ moratorium بھی لگایا گیا اور پابندی بھی لگائی گئی کہ account holders ایک خاص رقم کے علاوہ اپنے deposits میں سے رقم نہیں نکال سکتے۔ اس طرح یہاں بات ہوئی تھی کہ Chinese sponsors KASB Bank کو لینا چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس requisite certificate نہیں تھے کہ وہ qualify کر سکتے اور State Bank of Pakistan کی regulations پر وہ پورا نہیں اترے۔

جناب والا! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب جو KASB کو بنک اسلامی کے حوالے کیا گیا ہے، یہ بھی justifiable نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ State Bank of Pakistan کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ forced merger or amalgamation کروائیں اور Under Section 47 of the Banking Company's Ordinance وہ یہ کروا سکتے

ہیں لیکن بنک اسلامی کے اپنے بہت زیادہ serious issues ہیں۔ان کے پاس مالی وسائل نہیں ہیں۔ ان کی profitability اتنی نہیں ہے کہ جب KASB کا بوجھ ان پر پڑے گا تو وہ کیسے stretch کر پائیں گے اور کیسے چیزوں سے deal کر پائیں گے کیونکہ KASB کے اپنے مسائل ہیں اور بنک اسلامی کے اپنے مسائل ہیں۔

سٹیٹ بنک آف پاکستان نے out of the way جاکر KASB کے لیے attractive rescue package کیوں دیا کہ بنک اسلامی اس کو take over کرے جیسا کہ سعید غنی صاحب نے کہا کہ شاید اس میں Finance Department کا کوئی interest تھا، ہونا تو یہ چاہیے کہ KASB بینک پانچ بڑے بینکوں میں سے کسی ایک کے حوالے کیا جاتا۔ میں سعید غنی صاحب کی بات سے اتفاق کروں گی کہ نیشنل بنک ان کے لیے ایک obvious choice تھا کیونکہ ان کا بڑا portfolio ہے، ان کی profitability بھی مستحکم ہے۔ جناب چیئرمین! میں حکومت سے یہ سوال کرنا چاہوں گی کہ ہاؤس کو بتایا جائے کہ بینک آف اسلامی کی financial position کیا ہے، اس کی equity کتنی ہے، اس کے پاس reserves کتنے ہیں، اس کے deposits کتنے ہیں۔ جناب چیئرمین! سٹیٹ بینک آف پاکستان نے ہزار روپے کے عوض پانچ ارب روپے دس سال کے لیے بینک اسلامی کو interest free دیئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میری اطلاعات کے مطابق بیس ارب روپے at concessional rate ان کو دیئے گئے ہیں۔ جناب چیئرمین! حکومت یہ بتائے کہ یہ جو amount dole out کی گئی اس کا بوجھ عوام پر کیوں ڈالا جا رہا ہے؟ یہ پیسے کون سی مد سے نکالے جائیں گے؟ اس کو کس طرح سے آپ equate کریں گے؟ اتنی مراعات کیوں دی گئیں؟ اس کے پیچھے کیا وجوہات تھیں ہمیں اس کا جواب چاہیے۔ ایک بات جو یہاں پر point out ہوئی ہے کہ small share holders جس میں بیوائیں ہوتی ہیں، زیادہ عمر کے لوگ ہوتے ہیں، جو لوگ اپنی بچیوں کی شادیوں کے لیے بینکوں میں پیسے رکھتے ہیں ان سب کے پیسے ڈوب چکے ہیں۔ اتنے لوگوں کی جو تباہی و بربادی ہوئی ہے اس کے نتیجے میں حکومت ہمیں جواب دے اور بتائے کہ ایسے بینک کو جس کا کوئی ایسا potential نہیں تھا کہ اس کو KASB بینک کے حوالے کر دیا جاتا لیکن کیا گیا ہے اس کی وجوہات ہاؤس کے سامنے لائی جائیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: One of the mover is here, Senator Saif.

**Senator Muhammad Ali Khan Saif**

Senator Muhammad Ali Khan Saif: Hournarable Chairman I was stuck somewhere. I am sorry for coming late.

میری اس سلسلے میں معلومات تو نہیں ہیں کہ اس سے پہلے سینیٹر صاحبان نے کیا کیا باتیں کیں لیکن issue یہی ہے کہ ہزار روپیہ لے کر ایک پورے بینک کو amalgamate کر دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں بنیادی legal issues اور دو تین باتیں میں ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، اس میں issue No.1 یہ ہے کہ Section 48 بینکنگ کمپنی کا ہے جس کے تحت ایک procedure دیا گیا ہے کہ جو بھی بینک amalgamate ہو اس میں مخصوص طریقہ کار دیا گیا ہے جو لمبا procedure ہے، میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہوں گا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بینک کی amalgamation کے process میں، سیکشن 48 کی جو mandatory provision ہے جو بنیادی قانون ہے اس کو مکمل طور پر violate کیا گیا ہے۔ کوئی ایسی reason نہیں ہے جس میں یہ پتا چلے کہ کیوں یہ exceptional course adopt کیا گیا۔

جناب چیئرمین! سپریم کورٹ کے ایک نہیں کئی کیسز میں یہ فیصلے ہیں کہ share holders کی grouping نہیں ہونی چاہیے تاکہ monopolization نہ ہو سکے۔ اس کیس میں جس گروپ کو یہ share دیے جا رہے ہیں ایک تو وہ JS bank کو own کرتا ہے، اس کے علاوہ بینک اسلامی ہے، یہ دو بینک ہیں جو بنیادی طور پر ایک ہی share consortium ہے، اگر اس کو probe کیا جائے تو یہ تمام facts سامنے آ سکتے ہیں۔ میں کہوں گا کہ یہ بھی بینکنگ قوانین کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے بھی منع کیا ہے کہ ایسا نہ ہو لیکن ایسا کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ جو اس کا ایک negative impact ہے وہ یہ ہے کہ بینک اسلامی JS بینک گروپ کی particularly share holding کو بڑھایا جا رہا ہے through execution, through amalgamation اس وقت یہ تقریباً 36% تک پہنچ چکے ہیں جو basically monopoly rules کی بھی خلاف ورزی ہے، مارکیٹ share کے جو regulatory قوانین ہیں ان کی بھی خلاف ورزی ہے۔ جناب چیئرمین! ہماری اطلاع کے مطابق اس بینک کے لیے دس بلین روپے کے سکوک حکومت issue کر رہی ہے۔ Again as I said یہ عوام کا پیسہ ہے،

حکومت کا پیسہ عوام کا پیسہ ہوتا ہے جو ایک پرائیویٹ سیل کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان سے اس کا بھی پوچھنا چاہیے کہ یہ کیوں ہو رہا ہے اور کس قانون کے تحت ہو رہا ہے جبکہ سیکشن 48 اس قسم کے کسی بھی اقدام کو مکمل طور پر prohibit کرتا ہے۔

جناب چیئرمین! اس میں، میں ایک پوائنٹ کا اور اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ کسی بھی بینک کی amalgamation سے پہلے evaluation کا ایک compulsory process ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ Ernst and Young نے اس کی evaluation کئی بلین روپے کی تھی، اس کو ignore کرتے ہوئے خفیہ طریقے سے Ferguson جو auditors کی ایک فرم ہے اس کو hire کیا گیا۔ PPRA rules کی صریحاً خلاف ورزی کی گئی ہے۔ نہ اس کو advertise کیا گیا، نہ اس کو مارکیٹ کے طریقہ کار کے مطابق جو regulatory mechanism ہے اس کو follow کیا گیا، ان کو privately hire کر کے evaluation کی گئی، اس process کو secret رکھا حالانکہ section 48 یہ تقاضا کرتا ہے کہ تمام share holders کو اطلاع دے کر، ان کے ساتھ consultation اور اس کو public information کے طور پر treat کرتے ہوئے evaluation process کو advertise کیا جائے گا۔ Which was not done in this case. میں یہ کہوں گا کہ banking ordinance کی صرف civil implications نہیں ہیں بلکہ یہ criminal offence بھی بنتا ہے۔ اگر اس کی اس طریقے سے deliberately secret evaluation کی جائے تو کسی share holder سے بات نہیں کی گئی۔ جناب چیئرمین! اس وقت مارکیٹ کا اصول یہ ہے کہ بیس سے پچیس لاکھ یا maximum تیس لاکھ روپے اس قسم کی evaluation کے لیے دیئے جاتے ہیں۔ Ferguson کمپنی کو دو کروڑ روپے کی ادائیگی کی گئی اور اس بینک کے assest سے کی گئی۔ یہ صریحاً خلاف ورزی ہے اور یہ clear cut NAB کا کیس بنتا ہے کہ corruption and corrupt practices, abuse and misuse of authority جو NAB کے mandate میں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ open خلاف ورزی ہوئی ہے۔ اس بینک کے 9000 share holders ہیں، یہ ان share holders کی individually and

They were never consulted, collectively خلاف ورزی کی گئی ہے۔ they were never asked اور ان کا پیسہ کسی اور کے حوالے کر دیا گیا ہے۔

جناب والا! جو میں نے پہلے Honest and Young reference کی evaluation کا دیا، معزز چیئرمین! ان کی evaluation کے مطابق تقریباً اٹھارہ بلین روپے کی liquidity تھی، جب monetarism ہوا تو monetarism میں یہ کہا گیا کہ ایک particular threshold سے اگر نیچے ہو گی تو ان بینکوں کی سیل ہو گی۔ اس کی 18 بلین تھی لیکن اس کے باوجود اس کو monetarism میں لایا گیا and then without consulting the share holders or following legal process this order has been made اب تو ہزار روپے لے کر بینک کو فارغ کر دیا گیا۔ اس میں 100 million US dollar کی گارنٹی Cybernaut investment دی تھی، ان کے documents اس وقت یہاں میرے پاس موجود ہیں، آپ چاہیں گے تو میں ریکارڈ کے لیے پیش کر سکتا ہوں لیکن ان کو refuse کر دیا گیا without assigning any reason حالانکہ قانون یہ تقاضا کرتا ہے کہ اگر آپ کسی کی offer کو reject کر رہے ہیں تو اس کی بھی reasons دیں۔ Reason یہی تھی کہ ان کا experience نہیں ہے حالانکہ experience کی documentation بھی موجود ہے۔ Experience کا انٹرنیشنل ریکارڈ ہے کسی بھی international body کے جو بینک اس کو regulate کرتا ہے، اس قسم کی فیلڈ میں، sectors میں investment کو regulate کرتا ہے، اگر internet پر ان کی website پر ایک click کر دیا جاتا تو ان کی ساری تفصیل آ جاتی۔ Due process ہے وہ ہونا چاہیے تھا وہ ہو سکتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ تمام چیزوں کو صرف نظر کرتے ہوئے یہ کام کیا گیا ہے جو نہ صرف ملکی قوانین کی خلاف ورزی ہے، نہ صرف share holders کے rights کی violation ہے بلکہ straightaway کرپشن کا کیس ہے جس کا اس ہاؤس کو نوٹس لینا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، میاں محمد عتیق صاحب۔

**Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh**

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: بہت شکریہ۔ جناب والا! ہم جو بات کر رہے ہیں KASB بینک کی تو سب سے پہلے میں یہ بتاتا چلوں کہ KASB گروپ 1958 سے ملک میں کام کر رہا ہے۔ ان کا

investment banking, research, brokerage and assets management میں جو major role رہا ہے یہ کوئی نئی کمپنی نہیں تھی جو بینک کے سلسلے میں آئی، اب دیکھنا یہ ہے کہ جب ہم کہتے ہیں کہ KASB bank fail ہو گیا تو وہ کیوں ہوا، آیا کہ اسے فیل کیا گیا۔ جس وقت سٹیٹ بینک نے مدعا اٹھایا اس سے بہت عرصہ پہلے سے کیوں سٹیٹ بینک نے یہ موقع دیا کہ وہ اس کو مزید نقصان میں لے کر جائیں۔ جناب والا! درمیان میں ایک سٹیج یہ آئی کہ جب سٹیٹ بینک نے اپنا آرڈر پاس کیا کہ جو KASB بینک گروپ ہے انہوں نے اپنے طور پر arrangements کئے Cybernaut Group کے ساتھ، جن کی offer کو یہ کہہ کر reject کر دیا گیا کہ شاید یہ معیار پر پورا نہیں اترتے جبکہ وہی Cybernaut Group بارہ biggest banks in the China کو represent کرتے ہیں اور ان میں ان کی investment ہے۔ So, it means that they already had the experience of banking, this Cybernaut Group دوسری طرف جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس کو کسی مقصد کے تحت بینک اسلامی کو ایک ہزار روپے کے عوض دیا جا رہا ہے یا دیا جا چکا ہے تو جب ہم بینک اسلامی کی بات کرتے ہیں تو بینک اسلامی itself دبئی بینک کی financing ہے جو بینک اسلامی کے major share holders ہیں۔ جب ان کو یہ کہا گیا کہ ہم KASB bank کو لے رہے ہیں تو they were not interested. اس کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ درمیان میں کون سی ایسی چیزیں آئی جن کی وجہ سے چائنا والوں کو آگے نہیں لایا گیا اور بینک اسلامی کو یہ bank دے دیا گیا۔ ایک طرف تو چائنا سے دوستی کی بات کی جاتی ہے، چائنا کی سرمایہ کاری کو اور زیادہ لانے کی بات کی جا رہی ہے اور دوسری طرف اس طرح کے عمل سے سارے معاملے کو سبوتاژ کیا جا رہا ہے۔ جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ یہ معاملہ فنانس کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور جن ممبران نے آج کی گفتگو میں حصہ لیا ہے ان کو مزید وضاحت کے لیے بلایا جائے۔ بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: As there are no more speakers, so I will request the Minister.

## Jam Kamal Khan, MOS for Petroleum

Jam Kamal Khan (Minister of State for Petroleum): Thank you very much Chairman *sahib*. I would try my best to clarify the points which have been raised by many

of the honourable Senators and at the same time, try to give a brief how the whole things from the past till today have come up.

بہت سارے اراکین نے اس کی وضاحت بڑی تفصیل سے خود بھی کی ہے۔

I am sure they are very much aware of some developments which have been happening for the last few months or years and so on. Banking sector is a very clear system which the State Bank of Pakistan monitors and is a regulator. Keeping that in mind, the State Bank makes it very much sure that its prime concern is with the depositors who are the main source. It also makes sure their interests are very much secured and the banks who have their deposits, they really maintain the depositors' funds in a very proper and secured manner. Keeping that in view we have two situations. Where the bank keeps with the State Bank of Pakistan, 10 billion rupees as a deposit and at the same time whatever deposits they have of the depositors.

With reference to KASB Bank, news had been coming for a very long time and initially

بہت سارے اراکین نے خود admit کیا ہے کہ جب یہ بینک پچھلے کئی سالوں سے کچھ crises میں چل رہا تھا تو اس حوالے سے سٹیٹ بینک یا regulators نے اپنا ایک effective role play کیوں نہیں کیا۔ so I think it really defines کہ اس بات پر ہم سب agree ہیں کہ this bank has been going through a turmoil stage.

Now when we look towards deposits, deposits are quite high and the shareholders are not shareholders with the bank account, account holders are nearly 150 thousand.

So at the same time

جس چیز کو دیکھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ سٹیٹ بینک آف پاکستان

for many years had been giving notices to KASB bank to make sure about the capital deposits, but has been depleting time to time, really going down and then coming up for a little bit, majority of the time its graph had been going really down. For that purposes the State Bank of Pakistan always gave notices to the banks so that they maintain the required balance which is basically 10 billion rupees.

I think the main reason which today or many years later lead to the amalgamation of this bank, has always been that the bank did not keep that 10 billion amount but most of the time it came to a very low deposit. So on that reason State Bank through the Government of Pakistan, under section, we are quoting as Section 48, I think it is Section 47 which has been referred. Ministry of Finance basically initiated it but obviously the State Bank of Pakistan proposed it to the Ministry of Finance.

اس حوالے سے moratorium کا ایک process ہے آگے گیا۔ اس میں یہ چیز بھی clear کرتا جاؤں کہ ظاہر ہے depositors کی سیکورٹی اور deposits کو ہمشہ مد نظر رکھا جاتا ہے، اس حوالے سے جو main proposal تھی کہ تین لاکھ پر ایک cap ہوا کہ anybody who wishes to take out rupees 3 lacs, they can اس سے زیادہ پر cap ہے۔ I am sure the regulator has its own terms and regulations how to pursue it.

Approximately, as a result, an amount of 4.8 billion rupees was paid to the depositors despite the limitation of amount of Rs.3 lacs. Rest was obviously with the bank. I will be just going to 3-4 phases, the first phase was basically the background of the bank. It was going through an issue of maintaining 10 billion with State Bank and how that was processed, went on and the State Bank

gave notices to them. So I put it into another phase, after that notice issue

ہوااور جب بینک کو دیکھا گیا کہ بینک اپنی monitory levels کو برقرار نہیں رکھ رہا ہے تو the Government had to come and under Section 47 imposed the moratorium.

The main reason of doing it again was to make sure that if the bank collapses directly due to some other circumstances, depositors

at least the depositors still have their کے بھی پیسوں کو اور زیادہ خطرہ ہوتا money intact with the bank and at the same time 4.8 billion has been given to many account holders also. One of the honourable members also said that what was the process of really knowing کہ بینک کی amalgamation ہو رہی ہے تو banks کس طرح اس میں participate کریں گی۔

The banking community and State Bank itself was over there. Many banks were corresponding with State Bank and having meetings so it was not a surprise but everybody knew what was happening on those forums.

اس حوالے سے اس کی جب amalgamation کی گئی اور جب moratorium impose ہوا تو بہت سارے بینکوں نے اپنا interest اسی حوالے سے خود show کیا جس طرح اراکین بتا who had come up. At the same time رہے تھے کہ ایک Chinese company Cybernet Investment Group (CIG) وہ بھی اسی طرح آئے تھے۔ پاکستان کے حوالے سے عسکری بینک، جے ایس بینک، سندھ بینک اور بینک اسلامی they were the main banks which really came forward with the intention of seeing options, if they really want to go into that merger.

ظاہر ہے نہ آپ کسی کو پابند کر سکتے ہیں اور نہ ہی کسی کو زبردستی اس system سے نکال سکتے ہیں کہ وہ اس بینک کی required amalgamation میں آتا ہے یا نہیں آتا ہے۔

The books are laid, the external auditors are there, the companies have their own auditors, there are many financial advisers, there are bank advisers and there are so many other things,

جہاں وہ سٹیٹ بینک کے ذریعے ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہیں، ان کو assess کرتے ہیں اور پھر اپنا interest آگے show کرتے ہیں۔ اسی لیے شروع میں یہ سارے بینک آئے اور بعد میں process کے دوران انہوں نے evaluate کیا ہوگا، ان books کو پڑھا ہوگا، statements کو دیکھا ہوگا، liability کیا ہے، کیا نہیں ہے، بینک کا function کیسا ہے۔ ان ساری چیزوں کو دیکھتے ہوئے کچھ بینکوں نے ظاہر ہے

slowed down gradually. Obviously, then you have few contenders left who are there, who are more interested. This was the process which was happening simultaneously, BankIslami was also there and at the same time we have the CIG. One of the directors with KASB initiated a case in one of the courts. That was also being run at the same time.

جس طرح میں نے آپ کو بتایا کہ اس میں ایک Auditor Fergusons بھی تھے، They all had done their working on it. What they had showed, if your good honour allows, then I can read something from text over here. So, it was shown even by one of the audit companies. جس طرح Ernst and Young کی بات کر رہے تھے،

I will quote it. The Auditor stated, "we have not been able to obtain sufficient, appropriate audit evidence to provide a basis for an audit opinion. Accordingly, we do not express an opinion on the financial statements of the bank for year ending 31st December, 2014". So, this was basically for the year ending 31st December, 2014 where the external auditors of the bank have not provided their opinion rather have issued a disclaimer.

جس میں یہ بات آ رہی تھی کہ انہوں نے شاید اس کی evaluation 18 billion or something like that بتائی تھی۔

I am sure that the Ernst and Young Company, what they had said was also in written. So, at the same time Ferguson, an auditor which was also evaluating. Finally they showed that the bank had a negative equity gap of Rs.5.2 billion. When we see it in the next phase, keeping all these things in front, as I mentioned that one of the persons, Mr. Nasir Ali Shah Bukhari, vide a letter informed State Bank of Pakistan that they have identified investment, Cybernaut Investment. Mr. Nasir Ali Shah is also one of the directors, may be of KASB, had shown their interest that there is a Chinese company which would like to come and invest a certain amount of money in terms of being part of that merger. Obviously, the due right was given to Cybernaut where they had been given all access, whatever proposal they can give.

However, whatever information was gathered at that time, the CIG Company at the same time gave the proposal to the State Bank of Pakistan, on whatever grounds it was, I am sure, it was evaluated by the auditors right in place, the State Bank of Pakistan not really opted for that proposal. It was, may be one part, was it the financial aspect where they wanted to contribute in a specific period of time, the amount and the way that process was going to take place and at the same time, like one of the honourable members also said, may be because of some proposals that they must have given in terms of running a bank in Pakistan. Those were not really opted by the State Bank that is why they refused it. So, they had gone to a court and an application was given before the Islamabad High Court. They had given a proposal of injecting some money but the time period given was of six months where they said initially they will be giving like five million

dollar, then 15 million dollar and 30 million dollar, which was not accepted at that time.

The audit which was done by Fergusons, indicated a negative equity of 5.2 billion, implying that the bank's capital has been completely eroded. The bank would have required an upfront capital injection of approximately 150 million dollars which is like 50 million gap and 100 million MCR.

Coming to my last few points, this is the same time where Ernst and Young had given their final opinion or giving a disclaimer to it which I read what they had exactly said. So, keeping all these things in mind, the bank had gone through in those many years, about its position how it was running the affairs, where it was not really maintaining its 10 billion as its capital investment with State Bank of Pakistan, depositors, what amount they had in the bank and how many number of bank account holders. Keeping all these things in front, obviously being a regulator, State Bank had to take some action. Initially they gave their best where the bank could really come up with those notices and tried to improve whatever the State Bank was asking from them. Once it was not done then under section 47, it had gone for the moratorium. Then that process was taken up like I said in which banks came in, they showed their interest and finally, Bank Islami or whatever it is, many of friends and members of the Senate said that they had seen that Bank Islami is not really a reputable bank or that they don't have those credentials but I think, the overall proposal that they must have given at that time to the State Bank of Pakistan was one where they were fulfilling the requirements. Rest of the three banks had left and this was the bank which was there to give its proposal.

In the end I will say that all branches of KASB bank, now Bank Islami are working normally, very much normally with effect from 7$^{th}$ of May, I just want to update it, from 7$^{th}$

of May, there has not been any downsizing in terms of employment, where some Senators had said, may be a lot of people had lost their jobs, during the merger, there is no such thing happening. The deposits are all there, whatever the amounts they have, in fact, after a merger they are having a better bank than before, they will be opting and giving their best services, I am sure, that is why this whole merger was done.

There were few questions which were straightaway asked by the members, I will try to see them point to point and try to give answers whatever I can. Saifullah *sahib* had one suggestion which was that how the Government can do its best to really secure the depositors? I would like to add that the Government is planning of making an Act or proposal which will be sooner or later introduced so that these things can be taken care of. At the same time, Ghani *sahib* had asked about merger by whom, I think the point which he was referring is, under Section 47, it was the Ministry of Finance, I guess, who had initiated moratorium and for that State Bank carried out its process.

Latif Ansari *sahib* had asked about unemployment which I would again try to clarify that there is no such downsizing or laying off people. Nasreen Jalil *sahiba* had said something about the Chinese group, which I have already tried to clear in my statement.

About a Rescue package, yes, there was a point on the rescue package, I think that the State Bank has its own procedure where they give a period of 06 months to any bank. This is not only for KASB. I guess, if it would have been merger of any bank, they do give certain amount which is something like 5 billion rupees and not more than that financial position of Islami Bank and its detail, well exactly, I really don't have those details over here with me but those can be provided because there were 5, 6 points which

madam had raised over there. So, those details can be provided if she really wants those answers. There must be a few more points left, I have tried my best to clarify whatever things I could in regard to KASB Bank. Thank you.

جناب چیئرمین: جی سعید غنی صاحب۔

**Senator Saeed Ghani**

سینیٹر سعید غنی: جناب! میں نے بڑی آسان آسان سی باتیں کی تھیں، وزیر صاحب شاید نوٹ کرنا بھول گئے ہیں۔ میری گزارش یہ تھی کہ جو بنک اسلامی کے ساتھ merger ہوا ہے، یہ National Bank کے ساتھ کیوں نہیں ہوا؟ دوسرا ابھی وزیر صاحب فرمارہے تھے کہ کچھ بنکوں نے interest show کیا تھا، انہوں نے وہ proper forum پر discuss کر لیا ہو گا۔ یہ کوئی صحیح جواب نہیں ہے۔ سیدھی سی یہ بات پوچھی گئی تھی کہ کس طریقے سے یہ offer کی گئی کہ کون کون سے بنک اس کو لینا چاہتے ہیں، جو اس کے ساتھ amalgamation کروانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے سلک بنک کا نام لیا اور چار، پانچ اور بنکوں کے نام لیے لیکن طریقہ کار کیا اپنایا گیا تھا؟ اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا یا اسٹیٹ بنک نے تمام بنکوں کو خط لکھا تھا، ان کو invite کیا تھا کہ آئیں ان کی books دیکھیں اگر آپ کو سمجھ میں آتا ہے تو آپ merger کا جو process ہوتا ہے اس کا حصہ بن جائیں؟ اس کا کوئی صحیح جواب نہیں آیا۔

دوسری بات یہ کہ یہ decision کہ بنک اسلامی اور KASB Bank کا merger ہو گا، یہ ٹھیک ہے جو Section 47 کہہ رہے ہیں کہ سٹیٹ بنک نے پوری سکیم بنانی ہے پھر وہ سکیم بنا کر انہوں نے آگے بڑھانی ہے لیکن یہ decision لیا کس نے تھا؟ یہ کس نے طے کیا کہ اس کا merger بنک اسلامی کے ساتھ ہونا ہے؟ کس نے یہ طے کیا کہ National Bank کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے؟ یہ کس نے decide کیا تھا میرے دو تین بڑے سیدھے سے سوال ہیں۔

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

**Mr. Jam Kamal Khan, MOS for Petroleum**

Jam Kamal Khan: Why not National Bank, I think National Bank did opt for giving their proposal or any interest in the merger or being involved in that. Secondly, the process as he himself pinpointed, I think it was not

through advertisement or any such notice or letter. In fact, it was through State Bank of Pakistan who called different banks for giving their proposals if they would like to put their interest for this merger. The third point, the decision was by the State Bank itself. It was regarding the moratorium.

جناب چیئرمین: جی نسرین جلیل صاحبہ۔

Senator Nasreen Jalil: It is not clear about the small shareholders

ان کی holdings غائب ہو گئی ہیں، انہیں سرے سے کچھ بھی نہیں ملے گا، آپ نے اس کے حوالے سے کچھ نہیں بتایا کہ کیا ہو گا۔ They will be the ones who will suffer, the small shareholders.

جناب چیئرمین: منسٹر صاحب۔

Jam Kamal Khan: Well, the shareholders, definitely being part of what the stock pricing which normally goes down and up. I am sure with the new merger, if they still maintain, it will go as according to that. So definitely the loss was because of some practices adopted by the bank which did not carry itself the way it should have been. Normally there was a sign that it might go into a merger or decline or something like that. The stocks do go down and up and, if you are referring to the same thing, I very much believe the shareholder can really revive their share holding prices when the merger goes into a much better bank and with much more efficient way of functioning and may be taking the bank to much higher position.

جناب چیئرمین: جی سیف صاحب۔

سینیٹر محمد علی خان سیف: جناب چیئرمین! میری simply اتنی گزارش ہے کہ ان تمام وضاحتوں کے باوجود clear جواب نہیں آ رہا کچھ ifs and buts میں بھی بات ہو رہی ہے۔ یہاں پر basically law کی clear cut violation ہوئی ہے۔ 48 Section کا میں نے اس لیے حوالہ دیا ہے کہ اس میں procedure described ہے ۔ وہ procedure law میں اس لئے described ہے کہ اس کی ضرورت ہے اور انہوں نے اس کو follow کرنے کے لئے قانون میں ڈالا ہے، اس کی violation ہوئی ہے ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ بھی ایک general settled principle ہے کہ ایک shareholder group ایک سے زیادہ بنک رکھ نہیں سکتا۔ بنک اسلامی اور اس کی mother company اس وقت Emirates NBD کے نام سے دبئی میں کام کر رہی ہے۔ ایک گروپ کو دو سے زیادہ بنک دینے کی اجازت دے دی گئی ہے اور چونکہ law کی violation ہوئی ہے اور transparent طریقے سے transaction نہیں ہوئی، اس لئے میری request تو یہ ہے کہ یہ معاملہ Finance Committee کے سپرد کیا جائے۔ وہ اس کو دیکھے اور اگر بنتا ہے تو this must be referred to the National Accountability Bureau because it's a clear cut violation of the law. Thank you.

جناب چیئرمین: جی منسٹر صاحب۔

Jam Kamal Khan: Sir, if the members do propose that it should go to a Committee, we have no concerns. I think they can really study it in detail there, discuss it there with all the points and everything. So we have no objection if it really goes over there. As far as the concern like the banks have equity offshore and what are they telling for that, I am sure whatever rules, procedures the Government of Pakistan has laid down for State Bank of Pakistan, if someone violates it, it can be taken at any court level or at any forum and it can be challenged. I am sure there are all such forums to really take them up.

Mr. Chairman: As the Minister has given his consent, therefore, the matter is referred to the Standing Committee on Finance. We now move back to Item No. 4, Abbasi *sahib* are you ready? Abbasi *sahib*.

## Discussion on the Entitlement of Medical Facility for Depending Family Members of Sitting and Former Members of Senate

**Senator Muhammad Javed Abbasi**

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بہت شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ کی اور چوہدری اعتزاز احسن صاحب کی موجودگی میں سچی بات ہے کہ ہم جرات بھی نہیں کر سکتے جو explanation آپ خود ہیں اور آپ خود ایک authority ہیں اور جس طرح آپ آئین اور قانون کو جانتے ہیں لیکن چونکہ Section 12 of the Members of Parliament (Salaries and Allowances) Act, Section 3 کے سلسے میں حکم کیا گیا تھا، جناب چیئرمین! میرے لئے تو یہ بالکل واضح ہے کہ جب 66 والا law جس کو 74 میں repeal کیا گیا تو جناب چیئرمین! یہ 1966 میں بڑا clearly لکھا ہوا تھا، جو 3 section میں انہوں نے دیا تھا، اس کے اندر heading تو salaries تھی لیکن اس کے اندر ہی the Privileges and Amenities define کر دیے گئے تھے اور اس کے ساتھ ہی ایک schedule لگا دیا گیا تھا۔ پھر جناب! 4 schedule میں medical facilities کو define کر دیا گیا تھا۔ جب اس act کو 1974 میں repeal کیا گیا تو انہوں نے جو 3 heading تھی اس میں salaries کو اسی طرح رہنے دیا لیکن جو چیزیں schedule میں اس کا حصہ بنائی تھیں، اس کو act کا حصہ بنا دیا گیا اور اس کو different heading دے دی گئی ہے۔ مزید یہ کہ section 12 اس میں ڈال دیا ہے۔

جناب چیئرمین! اگر اجازت ہو تو میں یہ section پڑھ دوں؟

جناب چیئرمین: بالکل پڑھیں۔

Senator Muhammad Javaid Abbasi: 'A Member shall be entitled to such facilities including medical facilities as were admissible to the Member of National

Assembly of Pakistan immediately before the commencement of this Act.'

جناب!اس سے پہلے Section 66 میں یہ بالکل clear تھا کہ ان کو وہی medical facility حاصل ہو گی جو Central Services Rules کے تحت سرکاری ملازمین کو حاصل ہیں۔ لہذا جناب چیئرمین! میرے نزدیک اس میں categorical لکھا ہے، statute بالکل clear ہے، اس میں کوئی ambiguity نہیں ہے۔ انہوں نے Section 66 میں salaries کے نیچے اس کی heading دے دی تھی اور ایک schedule لگا دیا گیا تھا۔ اس schedule کے اندر ساری چیزیں define کر دی گئی تھیں کہ ان Members کو کون سی مراعات حاصل ہوں گی۔ اس میں medical facility بھی تھی لیکن جب Section 74 repeal میں کیا گیا تو اس کے لیے علیحدہ section 12 ڈال دی گئی جو بالکل واضح ہے اور اس میں لکھ دیا گیا تھا کہ اس سے پہلے جو Act نافذ تھا اور وہ 66 Act والا تھا۔ جناب چیئرمین! اس سے پہلے جو دونوں rules موجود تھے، ایک 1958 کے Central Services Rules ہیں اور دوسرے 1999 کے Federal Services Medical Attendance Rules ہیں، ان میں بھی کوئی تبدیلی نہیں لائی گئی اور اسی طرح Civil Servant کی definition موجود ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کے لیے کچھ authorities بھی لایا تھا لیکن میں ان کو پیش کرنا اس لیے ضروری نہیں سمجھتا کیونکہ ایک Act میں clear position ہے، اس میں categorically آ گیا ہے۔ جب کوئی چیز statute میں clear ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ اس میں کوئی ambiguity ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو 66 میں تھا، وہی 74 میں ڈال دیا گیا ہے۔ صرف ایک علیحدہ 3 clause سے نکال کر 12 میں ڈال دیا گیا ہے۔ لہذا جناب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت clear ہے کہ وہی مراعات حاصل ہیں جو 66 میں حاصل تھیں، وہ 74 میں بھی موجود تھیں اور وہ آج بھی available ہیں۔

جناب چیئرمین: عباسی صاحب، آپ کی بڑی مہربانی، آپ نے ان دو sections کو تو دیکھ لیا لیکن آپ Ministry of Law کی opinion کو کس نظر سے دیکھ رہے ہیں؟ اگر آپ citations لائے ہیں تو مہربانی سے مجھے لکھوا دیں۔

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! میں آپ کے لیے تین چیزیں لایا تھا۔ ایک یہ Article 264 of Constitution اس میں بڑا واضح ہے پھر General Clauses Act کا section 6 ہے اور جناب! ایک 2013 کی SCMR 314 ہے، 2013 کی CLC ہے۔

Mr. Chairman: Abbasi *sahib*, 2013, SCMR?

Senator Muhammad Javaid Abbasi: SCMR 2013Page 314, CLC 2013 page 1420, CLC 2008 page 222, PLD 2001 Lahore page 181, PLD 2002 Supreme Court page 757

یہ clear ہے۔ جناب! میں تو اس پر بڑا clear ہوں کہ یہ statute میں بڑی clear ہے۔

جناب چیئرمین: آپ نے Law Ministry کی opinion دیکھی ہے؟

سینیٹر محمد جاوید عباسی: جناب! انہوں نے کہا تھا چونکہ repeal ہو گیا ہے اور اس کے بعد یہ 74 میں نہیں ڈالا گیا۔ جو میں سمجھا ہوں کہ شاید ان کو یہ پریشانی ہے کہ یہ 3 میں کیوں نہیں لایا گیا۔ جو چیزیں 3 میں تھیں، وہ انہوں نے 74 میں ڈال دی ہیں۔ انہوں نے 74 میں ساری چیزوں کو علیحدہ علیحدہ heading دے دی ہے اور other facilities کی heading میں medical facility دی گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ شاید انہوں نے اس کو اس طرح دیکھا نہیں ہے۔ ہاں! ایک چیز نئی Act of 74 میں ڈالی گئی ہے جو Act of 66 میں موجود نہیں تھی اور وہ ex-member کے لیے ڈالی گئی ہے کہ انہیں بھی ایک term کے لیے medical facilities حاصل ہوں گی۔ 74 میں یہ ایک نئی چیز ضرور آئی ہے لیکن جو 66 میں تھا، وہ 74 میں disturb نہیں ہوا اور Member of National Assembly and Member of Senate کو جو privilege حاصل تھی، وہ اسی طرح آج بھی حاصل ہے۔

Mr. Chairman: Thank you. Saif *sahib*.

سینیٹر محمد علی خان سیف: شکریہ۔ جناب! جہاں تک 1966 کے Act کی provision کا تعلق ہے، وہ تو عباسی صاحب نے بتا دیا، اس میں Member and the spouse, minor children and unmarried daughters of the Member residing with and wholly dependent on the Member کی entitlement کے بارے میں بات تھی لیکن جب 1974 کا Act آیا تو اس میں یقیناً کچھ

changes آئی ہیں۔اس کا Section 12 ہے کہ a member shall be entitled to such facilities اور ان کے family members کو omit کر دیا گیا ہے۔آپ نے Law Ministry کی جس opinion کی طرف reference دیا تھا،انہوں نے بھی basically اسی کو ہی hit کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ repeal ہو چکی ہے۔

جناب! میں اس سلسلے میں 1966 کی legislation کی history میں جانا چاہتا ہوں کیونکہ میں اس سے کچھ points raise کرنا چاہ رہا ہوں۔1966 کے اس Act میں family members کو یہ facility extend کی گئی along with other facilities for Members like salaries, housing and traveling allowance بھی تھے، 1974 میں جب یہ Act آیا تو اس میں family members expressly mention نہیں کیا گیا۔اس کے بعد اس Act کو 1985 میں follow کیا گیا ہے، 1985 کا ایک Act ہے،اس میں amendment آئی ہے اور یہ 1988 Act میں بھی revise ہوا ہے،اس میں amendment ہوئی ہے، وہ بھی record پر ہے۔1985 کے Act کے تحت Ministry of Health کا notification ہے، ہمیں جو material دیا گیا ہے، یہ اس میں موجود ہے۔اس میں ministry کی طرف سے 1985 میں کہا جا رہا ہے کہ Member کو medical facilities کے حوالے سے وہی مراعات ہوں گی جو ایک gazetted class one officer کو حاصل ہیں۔ It means that by virtue of their interpretation, 1966 کی Act کے 195 understanding by as well prevail کر رہی ہے، جب وہ notification جاری ہوتا ہے۔

اس کے بعد جناب چیئرمین! اصل issue یہ ہے کہ 1966 کے Act میں Member کے family members کے حوالے سے جس right کو create کیا گیا وہ till 1985 operational رہا،اس کو recognize کیا جاتا رہا اور اس پر practice ہوتی رہی۔ اس exercise کے نتیجے میں over a period of time وہ right ایک vested right میں convert ہو جاتا ہے اور اس پر کافی jurisprudence موجود ہے کہ اگر ایک right کی practice کی جائے اور جس کو over a certain period of

status acquire کا vested right کیا جائے تو وہ بعد میں ایک time recognize کر لیتا ہے۔ اس پر law موجود ہے کہ جب rights create ہو جائیں اور vested rights بن جائیں تو پھر without giving cogent, solid reasons ان rights کو واپس نہیں لیا جا سکتا۔ یہ نہ صرف پاکستانی courts کی بلکہ باقی courts کی بھی ایک understood and well laid down jurisprudence ہے۔ اگر کسی بھی وجہ سے یہ سمجھا جائے کہ اب اس right کو واپس لیا جا رہا ہے تو اس کے لیے jurisprudence میں یہ test ہے کہ وہ natural justice کے اصولوں کے خلاف نہ ہو اور وہ reasoned based ہو، اس کے لیے کوئی reasoning دی جائے۔ اس reason کے بارے میں jurisprudence یہ کہتی ہے کہ وہ reasons expressly Act میں provide کیے جائیں یا Law میں Simply by omitting a word provide ہونے چاہییں۔ اگر ایک چیز آ رہی ہے اور اس کی continuation میں بعض الفاظ کو omit کر دیا جاتا ہے تو میری understanding یہ ہے کہ اس سے وہ already approved right invalidate, extinguish نہیں ہوتا۔

اس سلسلے میں statute interpretations کے جو general and well established rules ہیں، اس میں ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ قانون کی interpretation اس انداز میں کی جائے کہ that should not lead to manifest absurdity. میں یہ سمجھتا ہوں کہ Law Ministry نے جس طرح کی interpretation اپنے اس letter میں کی ہے جو record پر موجود ہے، that is causing or leading to manifest absurdity to a situation which is absurd situation کہ اب اس میں سے family members کو ہٹا دیا گیا ہے جبکہ family members dependent ہیں اور اب تک ان کے جتنے بھی actions ہیں، وہ ہمیشہ family members include کرتے رہے ہیں، پہلی بات۔

دوسرا؛ میں اس سلسلے میں چند حوالے دینا چاہتا ہوں کہ statute interpretation کا یہ بھی ایک اصول ہے کہ the Legislature is presumed

یہ ایک presumption ہے جو کہ not to be inimical to public welfare. ہیں۔ جو میں نے پہلے کہا کہ fundamental principles کے interpretation another presumption is that the Legislature does not intend to interfere with vested rights once established جب ایک بار vest ہو جائیں تو وہ نہیں ہٹائے جا سکتے۔ Then there is a valid presumption and I am quoting from Maxwell's Statute Interpretation جس کے at a later stage میں references بھی دے دوں گا لیکن Maxwell which is an established authority on statute interpretation says "There is a presumption against intending which is inconvenient or unreasonable". میری رائے میں interpretation of Law Ministry is not only inconsistent with the previous practice. کہ unreasonable

دوسرا؛ میں اس سلسلے میں ایک اور بات کروں گا کہ اس میں ہی ایک اور rule ہے اور case law ہے جو اس طرح سے بیان ہوتا ہے کہ consistency between earlier and subsequent provision should be presumed unless contrary intention is expressed or is clearly deducible by implication which in this case does not exist. It should be expressed اور میں نے شروع میں بھی یہی arguments دیے ہیں۔

جناب چیئرمین: سیف صاحب! sorry to interrupt you, یہ جو آپ نے ابھی quote کیا ہے، کیا اس کی citation دے سکیں گے۔

**Senator Muhammad Ali Khan Saif**

سینیٹر محمد علی خان سیف: یہ citation میں آپ کو کچھ دیر بعد میں دوں گا۔ میرے پاس وہ paper نہیں ہیں جن میں وہ citations ہیں۔ میں نے یہاں پر صرف ان کا gist quote کیا ہے I can give you the citation.

Mr. Chairman: I will be grateful.

سینیٹر محمد علی خان سیف: اس میں دوسری بات جو میں نے شروع میں ایک term use کی manifest absurdity اس کے بارے میں بھی law یہ ہے کہ the presumption is

that no absurdity exits in statues. Law given did not intend to introduce absurdity in law, therefore, in all interpretations; a situation that leads to manifest absurdity must be avoided. "Must" is mandatory. On the basis of this, sir, I personally I think we have a right، letter لکھا ہے، letter جو نے believe that Law Ministry since, in a way, it is attacking the vested rights of the Member which was given to them by the 1966 Act. I believe, we have a right to, at least, examine the reasoning جو اس letter کی بنیاد بنا۔ اس سے پہلے انہوں نے کیا دلائل دیے، کیا انہوں نے اس پر بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کا record بھی سامنے آئے تاکہ معلوم ہو کہ انہوں نے کیوں یہ reasoning دی ہے but I personally believe that in continuation of 1966 Act, اس کے بعد سے اب تک اور پھر جو 1974 Act ہے، اس کی interpretation ہے، this is inconsistent with the laid down practice. Thank you sir.

**Observation of the Chairman**

Mr. Chairman: I am sorry, this should have been sent but I don't know why, may be it was on the file. So, they thought it should not be sent. I will read it out to you. It says;

"As provided under Section 12 of the Members of Parliament Salaries and Allowances Act 1974, a Member is entitled to such facilities including medical facilities as were available to a member of the National Assembly of Pakistan immediately before the commencement of this Act."

The provisions of law regarding medical entitlement of the member of the National Assembly of Pakistan immediately before the commencement of the Act are traceable under Section 3(1) read with item No.4 of the Schedule of the members of the National Assembly Salaries and Allowances Act, 1966. Under these provisions, a member and spouse, minor children and unmarried daughters of the member residing with and wholly dependent on the member, are entitled to the same medical facilities as are admissible to a gazetted officer, class I, of the Central Government and the

spouse and children of such officer under the Central Services Medical Attendance Rule 1958, which we referred to.

Under Rule 10 of the Central Services Medical Attendance Rules, 1958; "The family of a Government Servant was entitled to the same medical facilities as were admissible to the Government servant himself under the rules. Under Rule 2(c), the wife, parents, husband and his parents, legitimate children and step children of the Government servant residing with and wholly dependent on him were included in the definition of family. These rules have since been superseded by the Federal Service Medical Amendment Rules, 1990.

The term family, as defined under Rule 2(d) of the Federal Services Medical Attendance Rules, 1990 means, parents, husband, wife, legitimate children and step children of Government Servant's parents, sisters and minor brothers residing with and wholly dependent upon him."

A careful perusal of the law, rules referred to above makes it clear that a Government servant is entitled to the medical facilities along with his family as defined under Rule 2(d) of the Federal Services Medical Attendance Rules, 1990. However, the persons entitled to medical facilities along with a member of the National Assembly, have been specified under item No.4 of the Schedule of the Members of the National Assembly Salaries and Allowances Act, 1966. Family of a member of the National Assembly is not found entitled to the medical facilities as that of a Government servant except those specifically mentioned under sub-Section 3(1) read with item 4 of the Schedule of the members of the National Assembly Salaries and Allowances Act, 1966 unless necessary amendment in this regard is made in Section 12 of the Members of Parliament Salaries and Allowances Act, 1974 and the relevant rules, the reference is answered accordingly.

جی۔

سینیٹر محمد علی خان سیف: جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہی جو میری thinking تھی کہ انہوں نے صرف Section 12 میں a member لکھا ہوا ہے اسی کو a member کہہ کے اس فرد کو identify کیا ہے اور باقیوں کو exclude کر دیا ہے لیکن اس میں انہوں نے اس practice کو completely ignore کر دیا ہے جو اس سے پہلے ہوتی رہی ہے اور اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ اسی میں آخر میں 1985 کا ایک notification ہے جس میں member کو entitled کیا گیا ہے with members and Gazeted Officers Class-1 اس میں ان کی فیملی کا باقاعدہ لکھا ہوا ہے کہ their family تو یہ ایک inconsistent interpretation ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنی convenience کو دیکھتے ہوئے انہوں نے یہ interpretation کی ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ I believe that it is یہ جو interpretation ہے latest Ministry of Law کی inconsistent with the previous practice and the established rules of Statutory interpretation. So, I would submit a kind of still claim کہ جو interpretation میں نے کہا جو terms استعمال کی manifest absurdity یہ manifest absurdity کی طرف lead کر رہی ہے اور ہمیں اس کو challenge کرنا چاہیے کیونکہ this is unacceptable.

Mr. Chairman: Thank you. Honourable Leader of the Opposition, were you able to go through it or would you like tomorrow.

Senator Aitzaz Ahsan(Leader of the Opposition): Sir, I had requested you yesterday that I will make submissions tomorrow because of engagement of Prime Minister Conference and the Election inquiry. I have also just heard actually the Law Ministry's opinion.

Mr. Chairman: No. I understand, no problem. Let us see, if this is not in the documents that have been sent to Aitzaz Sahib, please make sure he gets them today. Tomorrow the Attorney General will also be coming so, Aitzaz Sahib and the Attorney General, I will hear them. Farogh Naseem Sahib have said that his father is not well so, he wants the questions Emailed and he will send back his reply in

Email. Anusha Rahman *Sahiba,* you want to say something on this issue. I know you want to make a policy statement. I will give you the floor on that later but on this issue do you want to say something.

**Mrs. Anusha Rehman Ahmad Khan, MOS for Information Technology**

Mrs. Anusha Rehman Ahmad Khan: I looked into it in the previous term of the Parliament and certainly there is interpretation which contra to the Rules and the Law that were followed throughout in 1966. This interpretation has been made arbitrarily by the Law Ministry on its own and certainly the member of the Parliament have not been consulted in taking this position that they have taken. So, the House should be taken into confidence and the eminent lawyers who are sitting here should look into it. We should be giving out our perspective which is not inconsistent with the jurisprudence that has already been established but certainly the rights of the member are being impinged upon and if there is a feeling and the House has been the feeling for this, even in the last term there were the same feelings within the members of the National Assembly as well that when the class-1 officers are being given certain privileges and the privileges of Members of the Parliament are made commensurate that you cannot be selective and then giving out those privileges to the Members of the Parliament and here a selection process has taken and some elimination or deletion have been arbitrary. So, I appreciate your initiative, I studied it in the last term as well but failed to convince my fellow Parliamentarians on this issue but I think, this exercise is very much required to bring the clarity. I appreciate the efforts of the Senators in this regard.

Mr. Chairman: If you have any notes on what you had done in the last term, I would appreciate, if you could pass them on too.

Mrs. Anusha Rehman Ahmad Khan: I will definitely look into my record and this was more or less in line with what honourable Barrister Saif has mentioned. We looked into the Act of 66, we looked into 85, we looked into 88, we looked in Rules and one thing is very clear, there has been a selective procedure that some words have been deleted but on the question of principle, I think, we should be taking out of policy decisions that if you are making the privileges of the Members of the Parliament, commensurate to the grade-1 or the class-1 officer then why these should not be selective while giving out those privileges. They should not be shy of claiming the privileges, I mean what is it that would make the Members of the Parliament be so shy of not claiming what otherwise, is right of rest of them in the same procedure. So, thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. This Item No.4 is carried forward for the Orders of Day for tomorrow when the honourable Leader of the Opposition and the Attorney General will make their submissions. Now, I have a note which says that the honourable Minister for Information Technology wants to make a policy statement under the Rules, she is entitled to make such a statement; therefore, I call upon the Minister to make a policy statement.

Mrs. Anusha Rehman Ahmad Khan: Thank you very much honourable Chairman, it is my privilege to be here

today, to place before the august Senate a policy statement with respect to withdrawal…

Mr. Chairman: Honourable Minister *sahiba*, I am sorry to interrupt you, would you be reading your statement?

Mrs. Anusha Rehman Ahmad Khan: I would be seeking a permission to read out the statement.

Mr. Chairman: Permission is granted.

**Policy Statement by Mrs. Anusha Rahman Ahmed Khan, MOS for Information Technology Regarding Withdrawal of International Clearing House (ICH) Regime**

Mrs. Anusha Rehman Ahmad Khan: Thank you. I wish to place the policy statement on withdrawal of International Clearing House (ICH) regime; the policy gave out incoming traffic into Pakistan and its impact on grey traffic.The International Clearing House (ICH) regime a consortium of Long Distance International (LDI) operators formed to terminate all international traffic through a single gateway exchange at a fixed rate of 8.8 US cent per month, was introduced by the previous Government in August 2012, it is commonly known as the ICH Directive.

Mr. Chairman, ICH regime resulted into elimination of competition from the market opposed to previously negotiated rates with foreign operators with low margins for LDI operators; calling rates to Pakistan from abroad increased manifold; unprecedented rise in grey traffic pushed consumers towards over the top (OTT) services like Skype, Tango, Viber etc. that had never been the first choice for consumers before ICH. The legal traffic that

stood at around two billion minutes per month immediately before introduction of the ICH regime, dropped to less than 400 million minutes per month by September, 2014.

Amidst immense hue and cry by the general public, businesses and overseas Pakistanis against the increased call rates and poor quality of voice due to increase in grey tariff, the price hike and disparity in receiving and sending calls to and from Pakistan promoted foreign regulators such as the US Federal Communications Commission (FCC), Saudi Arabian and other Middle Eastern regulators to order their operators to stop sending calls to Pakistan under the ICH arrangement which was also got declared unlawful being anti-competitive and collusive at home by the Competition Commission of Pakistan (CCP) which also imposed heavy fines on respective LDI operators.

Honourable Chairman, the Prime Minister of Pakistan Mian Muhammad Nawaz Sharif constituted a High level Steering Committee to look into the issue of grey traffic, this committee determined that the ICH regime is the main cause behind increase in grey traffic. Despite PTA enforcement raids against illegal exchanges to curb grey traffic continued. Finally, ICH Policy was withdrawn by the Ministry of IT on the recommendations of PTA vide a policy directive dated 17-06-2014 to take effect on 01-08-2014.

I would like to bring to the attention of the House, the challenges that we faced there on. The LDI operators challenged the withdrawal of ICH policy through a well-orchestrated scheme where multiple suits and writ

petitions were filed in the Sindh and Lahore High Courts in such a manner that initially four LDI operators approached the Honourable Sindh High Court and obtained an ex-party stay order against withdrawal of ICH. Ministry of IT, successfully defended these cases in Sindh High Court leading to their withdrawal or dismissal by the court. Once the arguments before Sindh High Court were at final stage, another LDI operator approached Lahore High Court and obtained yet another ex-party stay order on 04-12-2014 which was extended on successive dates of hearings. Noticing the nefarious designs of LDI operators, the Ministry of IT invoked the Appellate jurisdiction of the Honourable Supreme Court against the stay orders issued by the Lahore High Court and Sindh High Court. The honourable Supreme Court, after hearing the parties, was pleased to set aside the stay orders on 24-2-2015 since the date of revocation of the ICH policy it took us more than seven months to get it finally implemented. The court observed that the ICH regime was causing unjust enrichment of the LDI operators at the cost of telecom consumers. It is pertinent to mention that continued uncertainty due to the stay orders resulted in further decline of the incoming white minutes as the beneficiaries of ICH as well as the grey traffic operators continued to enjoy the arbitrage during the month of November, 2014, record low of 367 million of white traffic was recorded.

Mr. Chairman, based on the benchmark of white traffic of two billion minutes per month recorded before ICH regime, ICH regime caused a loss of approximately 44.4 billion international call minutes to the telecom

sector translating into a projected loss Rs. 400 billion over a period of two years approximately. Withdrawal of ICH regime removed incentives of grey traffickers leading to more than double increase in white traffic to 852 million within a month subsequent to passing of the order of the honourable Supreme Court and later to 1.02 billion minutes in the month of April 2015 and this pattern of rising legal/white traffic is expected to continue

I am very glad to share details with this honourable House that we are making an attempt to make the incoming traffic business completely legitimate. In view of traffic statistics the reversal of ICH policy 2012 proves to be immensely successful and the result of increase in legal minutes is showing on our records. It will soon have corresponding positive impact on the legal revenues of the industry as well as increase in tax collections based on this increase.

However, I would like to bring to the kind attention of the House that due to various factors associated to the pattern of international incoming calls including the OTT effect where the subscribers have now started using skype, viber, whatsapp ect., which was not a trait before the ICH regime to such an extent some of the traffic will continue to remain on OTT and the whole pre-ICH traffic which is around 2 billion of the pre-ICH bench mark may not be wholly and fully recovered.

However, the results of moving ICH policy directive has certainly shown us a trend whereby we can see that the ICH traffic from some where between lowest of around 372 million minutes a month have gone up to

over 1.02 million minutes a month and it is continuously on the rise. Thank you very much for giving me time.

Mr. Chairman: Thank you Minister *sahiba*. I have a notice here for a point of public importance and that is by Senator Mohsin Leghari *sahib* on the deteriorating state of education in the country. Leghari *sahib*, I can give you the floor but my advice to you is that if you want a meaningful debate on the state of education in Islamabad because that is what is now the Federal Government. If you were to give a call attention notice or move an Adjournment Motion or a Motion under 218, it would be better because the Minister would be present and you would be able to get a reply but if you still want to talk on it right now, I will give you the floor.

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: I'll take your advice and I'll be waiting.

جناب چیئرمین: پھر آپ motion داخل کر دیں، if you want to talk, I'll give you the floor.

Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari: Sir, that would be better, that's the right place.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کل ممبران اپنا تھوڑا سا ذہن بنا کر آئیں، ہو سکتا ہے کہ کل ہمیں دو sittings کرنی پڑیں کیونکہ دو Calling Attention Notices ہیں، public petitions پر آدھے آدھے گھنٹے کی بحث ہے اور Ministers کا response بھی ہے، پھر فاضل Leader of the Opposition and Attorney General نے بھی اپنے points of view دینے ہیں۔ اس سے پہلے Question Hour ہو گا، کوشش یہی ہو گی کہ ایک sitting میں ہو جائے لیکن اگر ایک sitting ممکن نہ ہوئی تو پھر second sitting کا ضرور ذہن بنا کر آئیے گا۔ جی مندوخیل صاحب۔

سینیٹر سعید الحسن مندوخیل: شکریہ۔ جناب چیئرمین! آپ دوsittings میں ہمیں رات بارہ بجے تک بٹھائیں لیکن ہمیں صبح جلدی نہ اٹھائیں۔ آپ جتنی دیر بٹھانا چاہیں گے ہم بیٹھیں گے۔

جناب چیئرمین: تاج حیدر صاحب۔

سینیٹر تاج حیدر: جناب چیئرمین! under the rule overtime admissible ہے۔

Mr. Chairman: Overtime is payable by a working lunch. The House stands adjourned to meet again on Thursday, the 14th of May, 2015 at 10.00 a.m.

.....

*[The House was then adjourned to meet again on Thursday, the 14th May, 2015 at 10.00 a.m.]*

.....

Jam Kamal Khan ..... 140, 148, 149, 150
Mr. Ahsan Iqbal ..... 24, 57, 92
Mr. Ghulam Murtaza Khan Jatoi ..... 31, 63, 71, 85
Mrs. Anusha Rehman Ahmad Khan ..... 160, 161, 162
Rana Tanveer Hussain ..... 36, 88, 94
Senator Abdul Rehman Malik ..... 73
Senator Brig. (R) John Kenneth Williams ..... 114
Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi ..... 3, 23, 59, 71, 72, 84
Senator Farhatullah Babar ..... 23
Senator Karim Ahmed Khawaja ..... 2, 3
Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh ..... 9, 28, 29, 63, 75, 83
Senator Mohammad Ishaq Dar ... 23, 30, 40, 43, 49, 59, 72, 75, 82, 83, 84, 86, 88, 92
Senator Mrs. Nuzhat Sadiq ..... 85, 94
Senator Ms. Nighat Mirza ..... 55
Senator Muhammad Ali Khan Saif ..... 137
Senator Muhammad Ishaq Dar ..... 21, 28, 42, 55, 74
Senator Muhammad Javaid Abbasi ..... 151, 153
Senator Mukhtiar Ahmed Dhamrah @ Aajiz ..... 40, 42
Senator Nasreen Jalil ..... 135, 149
Senator Nauman Wazir Khattak ..... 73
Senator Nighat Mirza ..... 49
Senator Osman Saifullah Khan ..... 21, 30, 36, 57, 82, 84
Senator Rahila Magsi ..... 86, 88
Senator Rozi Khan Kakar ..... 91, 92
Senator Sassui Palijo ..... 101, 102
سینیٹر عطا الرحمٰن ..... 106
سینیٹر اقبال ظفر جھگڑا ..... 2
سینیٹر تاج حیدر ..... 99, 100, 167
سینیٹر ثمینہ عابد ..... 120
سینیٹر خالدہ پروین ..... 125
سینیٹر خوش بخت شجاعت ..... 10, 12
سینیٹر روبینہ عرفان ..... 117
سینیٹر ستارہ ایاز ..... 122
سینیٹر سحر کامران ..... 118
سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل ..... 108
سینیٹر سسی پلیجو ..... 101
سینیٹر سعید الحسن مندوخیل ..... 167
سینیٹر سعید غنی ..... 2, 3, 6, 132, 148

سینیٹر سلیم ضیاء ..... 16
سینیٹر شاہی سید ..... 18, 19
سینیٹر عبدالطیف انصاری ..... 133
سینیٹر عثمان سیف اللہ خان ..... 126, 128
سینیٹر غوث محمد خان نیازی ..... 110
سینیٹر کرنل (ر) سید طاہر حسین مشہدی ..... 2, 3
سینیٹر کریم احمد خواجہ ..... 8
سینیٹر محمد جاوید عباسی ..... 103, 127, 151, 153
سینیٹر محمد علی خان سیف ..... 150, 153, 156, 159
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ ..... 9, 139
سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی ..... 123
سینیٹر نسرین جلیل ..... 127, 135
سینیٹر نگہت مرزا ..... 105
سینیٹر نہال ہاشمی ..... 112
سینیٹر راحیلہ مگسی ..... 121
سینیٹر مولانا تنویرالحق تھانوی ..... 14